

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز منگل مورخہ 17 ستمبر 2013 بمطابق 10 ذیقعد

1434 ہجری بعد از دوپہر چار بجے منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، امتیاز شاہد مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ۝ يَصَلُّونَهَا يَوْمَ الدِّينِ ۝ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ ۝
وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمَ الدِّينِ ۝ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمَ الدِّينِ ۝ يَوْمَ لَا تَمَلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا ۝ وَالْأَمْرُ
يَوْمَ لِلَّهِ -

ترجمہ :- بے شک نیکوکار نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے۔ اور بدکردار دوزخ میں۔ (یعنی) جزا کے دن
اس میں داخل ہوں گے۔ اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے؟
پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے؟ جس روز کوئی کسی کا بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اس روز خدا ہی کا ہوگا۔
وَآخِرُ الدَّعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

محترمہ عظمیٰ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محترمہ عظمیٰ خان، پلیز۔

محترمہ عظمیٰ خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ محترم جناب سپیکر! انتہائی اہم مسئلہ تھا اس لئے میں نے پہلے اٹھانا چاہا جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ ایک وحشی پن کا، درندگی کا مظاہرہ ہم پنجاب میں دیکھ چکے ہیں جناب سپیکر اور یہ ناسور اب ہمارے صوبے تک پہنچ گیا جناب سپیکر۔ کل ہمارے پشاور میں ایک بارہ سالہ بچی اور ایک چودہ سالہ بچی جن کو ابھی Recover کیا گیا جناب سپیکر، چار دن پہلے وہ سکول سے اغوا ہوئی ہیں، انہیں کہاں رکھا گیا؟ ان کے ساتھ اتنی زیادتیاں کی گئیں جناب سپیکر، اور Distance کیا تھا جناب سپیکر؟ حسن گڑھی جو روسک روڈ پر موجود ہے، وہاں سے اٹھا کر انہیں شامی روڈ پر رکھا گیا تھا جناب سپیکر۔ میرے خیال سے پولیس کیلئے Investigate کرنا اتنا مشکل نہیں تھا، اتنے قریبی Distance میں وہ تھیں۔ آج جب ان کو Recover کیا گیا جناب سپیکر، ان کو وہاں چھوڑنے سے پہلے زہر دینے کی بھی کوشش کی گئی تھی لیکن معجزانہ طور پر وہ بچ چکی ہیں جو کہ دونوں بہنیں تھیں جناب سپیکر، ایک کی عمر بارہ سال اور دوسری کی چودہ سال ہے۔ جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آتی، ایسے واقعات تو ہم آئے روز دیکھ رہے ہیں لیکن آج تک ہم نے یہ نہیں دیکھا کہ کسی ایک مجرم کو سزا ہوئی ہو جناب سپیکر۔ مجرم لائے جاتے ہیں، صرف میڈیا کے سامنے پیش کر دیتے ہیں اور پھر غائب ہو جاتے ہیں۔ جناب سپیکر، ایسے لوگوں کو سرعام ایک کو پھانسی پر لٹکا دیں، میں یقین سے کہتی ہوں کل کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوگا (تالیاں)

جناب سپیکر! خیر پختونخوا کے حالات ایسے ہیں کہ آج بھی اگر بچیوں کو سکول بھیجا جاتا ہے جناب سپیکر، تو ماں باپ کے دل دہل رہے ہوتے ہیں کہ وہ اب واپس کیسے آئیں گی؟ اس واقعے کے بعد آپ کیا سمجھتے ہیں کہ یہاں ہماری بچیوں کی تعلیم کی سطح بلند ہوگی یا کم ہوگی جناب سپیکر؟ ہمارے پاس جناب سپیکر، چائلڈ ایکٹ موجود ہے، چائلڈ کمیشن موجود ہے، Play کریں اپنا Role جناب سپیکر، لائے مجرموں کو سامنے، اس کیلئے ہم لکھنؤ لکھنؤ کریں، جو ایسے کام کا مرتکب ہوگا اس کو پھانسی دی جائے جناب سپیکر، اس کیلئے سزائیں سخت رکھیں تاکہ آئندہ کوئی ایسی حرکت نہ کر سکے جناب سپیکر اور میری یہ درخواست ہوگی کہ حکومت کے وزراء خود اس مسئلے کو Tackle کریں۔ ان کے خاندانوں کے ساتھ ہمدردی بھی کریں، جائیں جناب سپیکر اور خود اس کیس کو لیں۔ یقیناً اس دفعہ ہم

یہ امید رکھتے ہیں کہ آپ مجرموں کو سزا دیں گے اور ہمارے سامنے اسمبلی میں فخر سے کہیں گے کہ یہ دیکھیں وہ مجرم جنہوں نے بچیوں کے ساتھ ایسی حرکت کی تھی۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اسرار اللہ خان گنڈاپور۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): سر! یہ کافی دلخراش واقعہ ہے جس طرح انداز میں انہوں نے بیان کیا اور جیسا کہ ہمارے نوٹس میں ابھی لائی ہیں تو اس کا سر یقیناً یہاں پر ہوم ڈیپارٹمنٹ اور پولیس کے اہلکار بیٹھے ہوئے ہیں، اس فلور سے میں ان کو ہدایت جاری کرتا ہوں کہ اس کا پورا نوٹس لے لیں اور ان شاء اللہ کل تک ہم اس پوزیشن میں ہونگے کہ اس کا جو باقاعدہ گورنمنٹ کا Version ہے، ہاؤس کے سامنے رکھ سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یقیناً یہ میڈم عظمیٰ نے بڑے Heinous nature of offence کی بات کی ہے جس کو میں Appreciate کرتا ہوں اور گزارش کرتا ہوں کہ اس پہ Immediately action لیا جائے، تھینک یو۔ ’کوئسچنز آور‘ پہ بات کرتے ہیں جی، پھر اس کے بعد۔ معزز اراکین اسمبلی! اسمبلی کے آج کے اس اجلاس میں ہمارے معزز مہمان۔ ٹانک، لکی مروت اور بلوچستان سے کچھ صحافی بھائی تشریف فرما ہیں، میں اپنی طرف سے اور پورے ایوان کی طرف سے ان کو ویلیم کہتا ہوں، خوش آمدید۔

(تالیاں)

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: ’کوئسچنز آور‘ ہے جی۔ یہ کوئسچن نمبر 14 ہے، جناب زرین گل صاحب سے گزارش ہے۔

جناب زرین گل: محترم سپیکر صاحب! زما مقصد د دی کوئسچن، جی زہ ستاسو
 توجہ را گھر خول غوارم۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب زرین گل: محترم سپیکر صاحب! زما د دی کوئسچن مطلب دا وو چہی پہ
 دیکبئی پسند ناپسند شومے دے۔ جواب دوئی پہ دہی دغہ کبئی د "ب" پہ جواب
 کبئی ما تہ ویلی دی چہی د پی ایس تہی تعیناتی چہی دہ، دا یونین کونسل وائز

میرٹ پالیسی باندی شوہی دہ۔ سپیکر صاحب، زہ حیران دی محکمہی تہ یم، دوئی
 ھدود سرہ خبر نہ دی او دی دھوکہی تہ ئے وگورہ، دی جواب تہ ئے وگورہ، ما
 دی ہاؤس کبھی 2013-9-11 باندی پہ بلدیات کبھی یو اسمبلی کوئسچن کرے
 وو، بلدیات والو ما لہ دغہ کرے وو، ما وئیل چہ ضلع تور غر کبھی یونین
 کونسلہی Exist کوی؟ نو ما تہ ئے دا جواب را کرے وو چہی پہ تور غر کبھی نہ
 یونین کونسلہی شتہ او نہ د مخکبھی نہ د دی خہ وجود وو، دا د حکومت بلہ
 محکمہ ماتہ وائی چہی دا مونبرہ چہی کومہ پالیسی جوہہ کرہی دہ نو دا مونبرہ ستا
 پہ دی تور غر کبھی یونین کونسل وائز جوہہ کرہی دہ، نو زہ عجیبہ دی خبرہی تہ
 حیران یم چہی د حکومت دی دغہ تہ وگورہی چہی یو دیپارٹمنٹ وائی چہی د سرہ
 ھلتہ یونین کونسل Exist کوی نہ، نہ چرتہ وو او بلہ محکمہ وائی چہی دا پالیسی
 چہی کوم دے یونین کونسل وائز مونبرہ جوہہ کرہی دہ نو جناب سپیکر صاحب، دا
 د پسند او ناپسند پہ بنیاد شوہی دہ، زہ د دی نہ مطمئن نہ یم جی او دا د ہاؤس
 استحقاق مجروح شوے دے، دا غلط بیانی پکار دہ چہی دا دیپارٹمنٹ، او زہ جی
 دا وایم سپیکر صاحب، یو بلہ خبرہ درتہ کوم، دا دیپارٹمنٹ چہی کوم دے، دی دا
 ملک غرق کرو، بلہا سیکرٹریان پکبھی ناست دی، دا ئے فلانکے سیکرٹری او
 دا ئے فلانکے سیکرٹری او دا ئے فلانکے سیکرٹری، تعلیم چہی کوم دے د سرہ
 دغہ ونکرہ، سکولونہ تباہ و برباد پراتہ دی، د سرہ دا سسٹم ھدو ختم کرہی چہی
 کہ دا حال وی چہی کوم د تعلیم سرہ دوئی کوی او کومہ پالیسی د خپلہی مرضی
 دوئی جوہوی لگیا وی، میرٹ پہ خپلہ مرضی جوہوی او پخپلہ رولز خان لہ
 جوہوی، زہ د دی تپوس کوم، ما لہ د جناب سپیکر صاحب! د دی جواب را کرہی
 گنی زما استحقاق دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب یوسف ایوب صاحب سے گزارش ہے کہ وہ جواب دیدیں۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر تعمیرات): شکر یہ، سپیکر صاحب۔ میری ایک گزارش سن لیں آپ بھی،
 میری ریکویسٹ یہ ہے کہ منسٹر ابھی آنے والے ہیں، تھوڑی دیر میں، اگر اس کو کچھ دیر کیلئے ڈیفر کیا جائے تو
 متعلقہ منسٹر آ کے ان کی Satisfaction کے مطابق ان کو جواب دیدینگے۔ میرا خیال ہے پانچ دس منٹ اگر
 ایجوکیشن کے سوالوں کو ڈیفر کیا جائے۔ شکر یہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فی الحال اس کو پینڈنگ رکھتے ہیں۔ کونسل نمبر 32، جناب زرین گل صاحب، ایم پی اے۔

جناب زرین گل: جناب سپیکر صاحب! نو دا خوبیا هغه د تعلیم وزیر نشتہ نو بیا به خه چل کوؤ؟

ایک رکن: تعلیم والا ٿول۔۔۔۔۔

جناب زرین گل: بیا د تعلیم سره متعلقه دا کونسل چن دے۔۔۔۔۔

ایک رکن: تعلیم والا ٿول۔۔۔۔۔

جناب زرین گل: نو جناب سپیکر صاحب! که داسی دا وزیران کوی نو بیا پکار ده چي مونبره دې هاؤس ته هډوراخونه، دا خنگه حالات دی؟

جناب شاه حسین خان: سپیکر صاحب، دا خوبالکل داسی ده چي کوم دا پارلیمانی سپیکر تریان چي دی نو دا خه له به پکاریری؟

جناب زرین گل: دا خه کار دے لکه دا چي کوم دوئی کار جوړ کړے دے؟ دې سوالا تو ته ئے وگوره، دې جوابا تو ته ئے وگوره او د دوئی دې ناستې ته وگوره، د دوئی دې دغه ته وگوره، دو مره دوئی دا شے سیریس نه گنی، اخر دا خه ډسټرکټ کونسل خونه دے، د درې کروړو عوامو یو هاؤس دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اشتیاق امر صاحب سے گزارش ہے کہ بات کریں، اشتیاق امر صاحب۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ جی تاسو پلیز لږ دا واورئ۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، پکار ده چي دا اوس حاضر وے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ جی۔ پلیز، تاسو دا لږ واورئ۔

سید محمد اشتیاق: زه تاسو ته دا وایم جی، ټول راروان دی ان شاء الله۔

(قطع کلامیاں)

جناب شاه حسین خان: کوم دی؟

سید محمد اشتیاق: ستاسو خبره په خپل ځانې صحیح ده، نه زه دا وایم چې ستاسو خبره بالکل تهپیک ده، پکار ده چې هغوی دلته حاضر وے، تائم شوے دے خو زما خو شاه فرمان صاحب سره هم خبرې وشوې، هغه هم را روان دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل آپ لوگوں کا جو Objection ہے، وہ بجائے۔

(قطع کلامیاں اور شور)

جناب زرین گل: او تر اوسه پورې د دوی پتہ ہم نہ لگی۔

سید محمد اشتیاق: خیر دے کله نا کله زمونږ خبره هم منی۔

(شور)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نو دا انصاف دے جی؟

سید محمد اشتیاق: نه نه، را روان دی ان شاء اللہ، په لاره دی او بل زمونږ لاء منسټر ناست دے که څه خبره وی نو ان شاء اللہ هغه به ئے Handle کړی۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: کولسچن نمبر 292، پلیز آپ تھوڑا انتظار کریں جی، ہم آپ سے زیادہ جوہے، تو ان شاء اللہ

اس پہ۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب شاه حسین خان: سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب۔

(شور)

ایک رکن: یہ بالکل سیریس نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کولسچن نمبر 292، سید جعفر شاہ، ایم پی اے، پلیز۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ یو خو مو دا خبره کوله جی چې د اسرار

اللہ کنډا پور صاحب ډیر بد حال دے، د هر منسټر جواب تا سو د دوی نه تپوس

کوی نو چې کوم دا متعلقه منسټران صاحبان دی، دوی د مهربانی وکړی، تیار د

راځی چې په هغوی باندې دا بوجه لږ کم شی۔ سوال نمبر 292۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 292 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سوات میں یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس میں سینکڑوں آسامیوں کی منظوری بھی دی جا چکی ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) یونیورسٹی میں کتنی منظور شدہ آسامیاں ہیں، ان کی نوعیت اور تفصیل فراہم کی جائے، نیز کتنی آسامیاں پر کی جا چکی ہیں، باقی ماندہ آسامیاں کب تک پر کی جائیں گی;

(ii) کلاس فور، ضلعی کیڈر اور کلریکل آسامیوں کو پر کرنے کا فارمولا کیا ہے، آیا یہ ضلع کے انتخابی حلقوں کی بنیاد پر پر کی جائیں گی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) یونیورسٹی میں ٹوٹل 1354 آسامیاں ہیں۔ 221 آسامیاں پر کی جا چکی ہیں، تفصیل درج ذیل ہے۔ یونیورسٹی انتظامیہ بوقت ضرورت فنڈز کی دستیابی کو دیکھتے ہوئے آسامیاں پر کرتی ہے، فی الحال فنڈز کی کمی کو مد نظر رکھتے ہوئے یونیورسٹی آسامیوں کو پر کرنے میں احتیاط کر رہی ہے۔

(ii) یونیورسٹیوں میں ضلعی کیڈر نہیں ہوتا اور نہ ہی انتخابی حلقوں کی بنیاد پر آسامیاں پر کی جاتی ہیں۔ یونیورسٹی آف سوات میں تمام آسامیاں اوپن میرٹ کی بنیاد پر پر کی جاتی ہیں۔ تمام آسامیاں مشہور کی جاتی ہیں۔ یونیورسٹی آف سوات ریگولیشنز 2010 کے مطابق گریڈ 1 سے لیکر 16 تک کی آسامیوں پر بھرتی کا اختیار وائس چانسلر کے پاس ہے جبکہ گریڈ 17 اور گریڈ 17 سے اوپر کی آسامیوں پر بھرتی کا اختیار سلیکشن بورڈ اور سٹڈی کمیٹی کے پاس ہے۔

UNIVERSITY OF SWAT

Summary of total Approved Budget Filled & Vacant positions

S. No.	Description	Approved Positions	Filled	Vacant
A	Faculty positions	546	52	494
B	Administrative Positions	808	-	-
i.	BPS-17 & above	84	14	69
ii	BPS-16 & below	724	154	570
	Grand Total	1354	221	1133

Total No. of approved budget positions (Faculty + Administration)	= 1354
Total No. of Filled budget positions (Faculty + Administration)	= 221
No. of Faculty Positions filled on Contract	= 31
No. of Administration Positions filled on Contract (BPS 2-16)	= 74
No. of Administrative Positions filled on Contract (BPS 17 & above)	= 04
Budget deficit for 2013-14	= 919.663 million

جناب جعفر شاہ: جناب والا، داد سوات یونیورسٹی پہ حوالی سرہ ما سوال کرے وو او هغوی دلته ماتہ جواب راکرے دے چے 1354، دیارلس سوہ او خلور پنخوس آسامیانے چے دی، دا خالی دی او پکبنے دوہ سوہ او یویشت آسامیانے پہ دے پینخہ کالہ کبنے پہ هغے بانڈے بھرتی شوے دہ او نورے تراوسہ پورے خالی دی۔ جناب سپیکر صاحب، پہ دیکبنے هغوی د غلط بیانے نہ کار اخستے دے او زما د نالج مطابق او صحیح معلوما تو مطابق هغوی پہ دیلی ویجز بانڈے دیو یو سمسٹر د پارہ لگیا دی د Nepotism پہ بنیاد بانڈے خلق بھرتی کوی او هغوی له تنخواه ورکوی Simple M.Sc هلکان دی او هغوی راخی ایم ایس سی او ایم فل هلکانو ته سبق وائی، د سٹیوڈنٹانو ژوند ئے تباہ کرو۔ دویمہ خبره جی دا دہ چے دوئی کوم کلاس فور، چے دوئی کوم ملازمین بھرتی کری دی، تہول دیو کلی نہ ئے بھرتی کری دی، 100 پرسنت هغه د رجسٹرار خپل خوریونہ او وریورونہ او د ترور خامن، ترورئی خامن او د تره خامن، تومشتاق غنی صاحب! سوات یونیورسٹی کا بہت برا حال ہے سر، اور آپ نے Seriously اس چیز کو Consider کرنا ہے اور میری گزارش ہوگی کہ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور اس کو Thrash out کیا جائے کیونکہ ساتھ ساتھ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ جو چیز وائس چانسلر کے مینڈیٹ میں نہیں ہے، پراجیکٹ ڈائریکٹر پی اینڈ ڈی، Treasurer، رجسٹرار، تو پہلے وہ کنٹریکٹ پر لیتے ہیں بندوں کو، پھر ان کو Permanent کرتے ہیں حالانکہ یہ گورنر کی صوابدید ہے، یہ اس کا اختیار ہے کہ وہ ان بندوں کو According to Swat University Act بھرتی کر لیں، یہ لوگ وائس چانسلر صاحب خود بھرتی کرتے ہیں۔ پھر سر یہ ہے کہ بلڈنگ کی مرمت میں بھی کافی شکایات ہمیں موصول ہو رہی ہیں اور اس کیلئے زمین بھی خریدی گئی ہے لیکن اس کے باوجود پانچ سال سے چھ لاکھ روپے Per month ہم ریٹ اس یونیورسٹی کا ادا کر رہے ہیں تین سال سے، تو ریٹ ہم کیوں ادا کریں، کنسٹرکشن ہم شروع کیوں نہیں کرتے؟ پھر سر، یہ ہے کہ یونیورسٹی کی

یہ Properties ہیں، Assets ہیں، گاڑی اور پھر ہیومن ریسورسز کو بھی آفیسرز اپنے گھروں میں اپنے Private use میں لاتے ہیں۔ لہذا میری یہ گزارش ہے کہ اس سوال کو کمیٹی کے حوالے کریں تاکہ اس کو Thrash out کیا جائے اور میں آپ کو یاد دلاؤں کہ Next Session میں جب میں ایم پی اے تھا تو یہی سوال ہم نے پوچھا تھا اور واٹس چانسلسر صاحب یہاں پر تشریف لائے تھے لیکن اس کے باوجود حالات جوں کے توں ہیں اور یہ اس پر بہت سیریس ایکشن لینا چاہیے۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر مشتاق غنی صاحب، پلیز۔

جناب احمد خان بہادر: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، ارشاد فرمائیں۔ مائیک آن کریں۔

جناب احمد خان بہادر: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ سر، زما پہ دے ڈی ضمنی سوال وو، عجیبہ اتفاق دے جی، مشتاق غنی صاحب، Concerned Minister Sahib، ناست دے، زما پہ خیال دا زہ چہی راغلیے یم دے ہاؤس تہ نن نو زما یو او وہ اتھ روخے شوی دی او ورو مبنی خل باندی ما دا خیز لیدلے دے چہی Concerned Minister ناست وی دلته خو مونر یو اسرار اللہ گنہ اپور موندلے دے او جی چہی خہ وی، ہغہ ہغہ تہ ریفر کوؤ او ہغہ د ہغے جواب ورکوی، ہر فن مولیٰ دے بلکہ ما لا دہ تہ او وئیل چہی مونر د دے ہاؤس نہ یو قرارداد منظور وؤ چہی تا سینئر منسٹر کپی خکہ تہ خود ہر خہ جواب ورکوی۔ (قطع کلامی) جناب والا!

د ہائر ایجوکیشن بارہ کبھی چونکہ کوئسچن دے، زہ یوہ خبرہ Add کوم جی چہی د ایجوکیشن د طرف نہ، ہائر ایجوکیشن د طرف نہ د گریڈ ایک نہ گریڈ اکیس پورے پہ تولو ملازمتونو باندی پابندی لگیدلی شوے وہ جی، پہ تولو یونیورسٹیو کبھی د پختونخوا جی۔ بیا د گریڈ 17 نہ Onward ہغہ Ban وچت کرے شو سوائے د ایگریکلچر یونیورسٹی مردان او د عبدالولی خان یونیورسٹی مردان نہ، یو خو زہ Concerned Minister نہ دا تپوس کولے شم چہی آیا دا ولے، یواخے مردان ولے؟ د نورو ہر طرف نہ Ban وچت شو صرف پہ مردان باندی ولے تراوسہ پورے Ban دے۔ بل جناب والا، ہغہ بلہ ورخ 15th تاریخ باندی زمونر پہ خیبر تہی وی باندی یو پروگرام وو، د حکومت یو ذمہ وار ملگری پکبھی دا

خبرہ و کپہ چہ مونبر د مردان یونیورسٹی کوم وائس چانسلر وو، هغه سره Dual charge وو د اسلامیه کالج یونیورسٹی، مونبر د هغه نه دا چارج خککه واخستو بل تن له مو ورکړو چہ هغه تن باندي د تير شوی گورنمنټ د امير حيدر هوتی صاحب احسانات وو نو آیا دا Criteria ده؟ مونبر به یو کس صرف په دې وجه بدلوو، هغه نه مونبر چارج اخلو چہ دے تير شوی گورنمنټ دلته لگولے وو؟ بل دا چہ مونبر د هغه نه Dual charge واخستو، هغه له مویو چارج ورکړو نو چہ دا کوم تن مونبر دلته راوستو، په دغه یونیورسٹی باندي مویو کبنيټو، آیا ده سره Dual charge نن نه دے؟ بل دا سوال زه یو کولے شم جی چہ یو خبره راغلې وه چہ د تير شوی وائس چانسلر کوم چہ د ولی خان یونیورسٹی وائس چانسلر دے، هغه تنخواگانې اخستې، د دوه درې ځایونو نه یو ځانې تنخواگانې اخستې، آیا زمونبر منسټر صاحب سره د دې جواب شته یا داسې څه ثبوت ورسره شته چہ هغه په یو ټائم باندي د اسلامیه کالج یونیورسٹی نه هم تنخواه اخستې ده او د مردان یونیورسٹی نه ئے هم اخستې ده جی؟ Thank you very much, Mr. Speaker.

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جناب ستار خان! کوشش کریں، مختصر ټائم لیں جی۔

جناب عبدالستار خان: سر، ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوال ہے، یونیورسٹی کے بارے میں۔ ہمارے دوست سوات یونیورسٹی، مردان یونیورسٹی اور کافی اس پر مختلف سوالات کرتے ہیں، پوچھتے ہیں لیکن پانچ سال ہمارے گزشتہ اسمبلی میں گزرے، ہمارے ہزارہ میں واحد یونیورسٹی، ہزارہ یونیورسٹی جو کہ اس صوبے کی ایک بڑی یونیورسٹی ہے اور اس کی حالت یہ ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں میں اس کو کوئی اضافی گرانٹ نہیں ملی ہے، وقتاً فوقتاً اس کے وی سی سے ملتا ہوں، ہمیشہ ادارے کی طرف سے بھی شکایت ہو رہی ہے کہ اس ادارے کی ڈیولپمنٹ اور وہاں پر جو Educational activities ہیں، اس کو جاری کرنے کیلئے ہمیں اضافی وسائل نہیں دیئے جا رہے ہیں۔ ہزارہ یونیورسٹی ہمارے ہزارہ ڈویژن کو ہستان سے لیکر ہری پور تک واحد ادارہ ہے، یقیناً یہاں پر ہمارے دور دراز علاقے کے طلباء کو بہت بڑی پریشانی ہے، کوہستان کے لوگوں کیلئے، تو ساتھ ہم نے گزارش کی تھی کہ اس یونیورسٹی کا کمیٹس ایک سب کمیٹس آپ کو ہستان میں بھی

کھولیں (تالیاں) میں منسٹر صاحب سے گزارش کرونگا کہ اس سلسلے میں ہزارہ یونیورسٹی کی بہتری کیلئے ان کا کیا پلان ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر مشتاق غنی، پلیز۔

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ تھینک یو ویری مچ، جناب سپیکر۔ سید جعفر شاہ صاحب ہمارے جواب سے کچھ مطمئن نظر نہیں آئے اور اس لئے انہوں نے اس کو کمیٹی کے سپرد کرنے کی بات کی ہے، ہمیں بالکل کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر کہیں بھی کوئی Irregularity ہو رہی ہے، میرٹ کی Violation ہو رہی ہے، رولز ریگولیشنز کو Follow نہیں کئے جا رہے تو ہماری گورنمنٹ کا بنیادی جو نظریہ ہے، وہ یہی ہے کہ کہیں بھی کسی بھی محکمے میں، کسی بھی جگہ میں کوئی بھی خرابی ہے، اس کی نشاندہی کر کے اس کا تدارک کیا جائے اور جس طرف انہوں نے نشاندہی کی، ہم ضرور اس کو خود بھی دیکھیں گے، اگر وہ ہم پر Trust کریں اور جو بھی انہوں نے جن چیزوں کی طرف نشاندہی کی ہے، ان شاء اللہ میں خود بھی وزٹ کرونگا ان کے ساتھ جا کر، اور ایک چیز کہیں رکاوٹ بنتی ہے ہماری راہ میں، جو اٹانومی ہے یونیورسٹیز کی، وہ اپنے آپ کو Autonomous body کہتے ہیں لیکن جو تھوڑا سا ہمارا ان کے ساتھ کوئی Link بنتا ہے، اس کو Use کرتے ہوئے ہم ضرور کوشش کرتے ہیں کہ جہاں بھی Irregularities کسی بھی یونیورسٹی کے اندر ہو رہی ہوں، کسی بھی Autonomous body کے اندر ہو رہی ہوں، ہم اس پر Prompt action لیتے ہیں اور جیسے ستار خان، پہلے میں احمد بہادر صاحب کا جواب، (جناب احمد خان بہادر، رکن اسمبلی سے) آپ مطمئن ہیں سر میرے جواب سے؟ میں نے ابھی جواب ہی نہیں دیا ہے ابھی۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر صاحب، میرے سوال لانے کا مقصد بھی اس مسئلے کو بہتر انداز سے حل کرنا ہے، اس پر مشتاق غنی صاحب سے بات کریں گے۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: Exactly تو آپ اور میں ان شاء اللہ وزٹ کریں گے اور جو بھی وہاں کے ایشوز ہیں، ہم ان کو ان شاء اللہ Address کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محترم یوسف ایوب صاحب، پلیز۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): سپیکر صاحب! آپ کی وساطت سے مشتاق غنی صاحب سے، جعفر شاہ صاحب کی بات کو میں Endorse کرتا ہوں جی، یہ کمیٹی میں جانا چاہیے، مشتاق غنی صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ Realistic ایک Approach ہے لیکن ساتھ ساتھ میں ہری پور یونیورسٹی کی ادھر ضرور بات کرونگا۔ جو آپ میرٹ کی Irregularities کی بات کر رہے تو ہمارے ہری پور یونیورسٹی میں تقریباً 90 فیصد ایمپلائز سفارش پر رکھے گئے ہیں اور میرٹ کی Violation ہوئی ہے، میں چاہوں گا کہ جو سلیکشن پچھلے دو تین سال میں ہری پور یونیورسٹی میں ہوئی اور جس میں میں ثبوت کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ایک ایک گھر کے نو نو آدمی اس یونیورسٹی میں ماں، باپ، بہنیں، بھائی، نو نو آدمی، جتنا خاندان ہے، وہ اس یونیورسٹی میں بھرتی کئے گئے، اس کی Violations کا (معاملہ) بھی اس کمیٹی کو دیا جائے اور جو Illegal بھرتیاں ہوئی ہیں، ان کو نکالا جائے۔ شکریہ جی۔

(تالیاں)

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: ہم تمام یونیورسٹیز کے معاملات کو دیکھ رہے ہیں، اصل میں پچھلے پانچ سالہ دور میں بے شمار یونیورسٹیز تو کھول دی گئیں، ہر جگہ پر لیکن ان کے اوپر چیک اینڈ بیلنس کی کوئی پالیسی نافذ نہیں کی گئی جس سے وہ ساری تقریباً ستر بے مہار کی طرح چلتے رہیں اور جیسے یوسف ایوب صاحب نے بڑا صحیح کہا کہ ایک ایک فیملی کے بہت سارے لوگوں کی اپوائنٹمنٹ وہاں پر کر دی گئی اور میرٹ کی بھی Violation ہوئی۔ اب ہم اس سارے معاملات کو دیکھ رہے ہیں اور ہم نے تمام یونیورسٹیز کے اوپر 4 جولائی کو ایک لیٹر لکھ کر کہ جتنی بھی اپوائنٹمنٹس ہو رہی تھیں، جنکے بارے میں ہمیں اس ہاؤس میں بھی اور Through Newspapers رپورٹس مل رہی تھیں کہ کچھ Irregularities ہو رہی ہیں، ہم نے انکے اوپر پابندی لگادی۔ ساتھ ہی ہم نے کہا کہ آپ ہمیں ایک سال کا ریکارڈ پیش کریں اور وہ ریکارڈ ہمارے پاس تقریباً آگیا ہے، ہم اسکو دیکھ رہے ہیں اور ہم نے ان یونیورسٹیز کے اوپر سے وہ Ban ہٹا دیا ہے، گریڈ 15 تک جنہوں نے ہمیں ریکارڈ Provide کر دیا ہے۔ اب جیسے میرے آئریبل ممبر نے کہا، مردان یونیورسٹی کی بات کی انہوں نے، وہاں سے بھی ہم نے ریکارڈ ان سے منگوا لیا لیکن وہ ریکارڈ ہمیں ابھی تک پورا نہیں دیا گیا، جس یونیورسٹی کا ریکارڈ ہمارے پاس نہیں ہے، اس سے ہم کس طرح پابندی اٹھا سکتے ہیں جب

تک کہ ہم اس کو اچھی طرح دیکھ نہ لیں؟ کہ جو بات ہو رہی ہے، میڈیا میں اور اس معزز ایوان کے اندر، اس کی ہم اس سے تصدیق کرنا چاہتے ہیں، اس ریکارڈ کو دیکھ کر، تو جیسے ہی وہ ہمیں ریکارڈ Provide کر دیتے ہیں، ہم وہ Ban بھی ہٹا دیں گے۔ دوسری بات انہوں نے کی Dual charge کے سلسلے میں، جناب والا، مردان اور پشاور میں بہت زیادہ Distance ہے اور ایک وی سی کیلئے اتنی دور دو یونیورسٹیوں کو Look after کرنا Almost ناممکن سی بات ہے، Just proxy تو ہو سکتی ہے کسی یونیورسٹی میں جا کر لیکن ایک پوری یونیورسٹی کی صحیح معنوں میں دیکھ بھال کرنا اور اسلامیہ یونیورسٹی جیسے ایک The known ادارے کے ساتھ ایک تماشاً تھا جس کو ہماری حکومت نے ختم کیا اور For the time being ہم نے پشاور یونیورسٹی کے وی سی کو Dual charge دیا۔ چونکہ یہ پہلے بھی اسلامیہ کالج جو تھا، پشاور یونیورسٹی کا Constituent college رہ چکا ہے، ادارہ رہ چکا ہے ان کے ساتھ یہ، اور یہ قریب میں ہے اور ہماری یہ کوشش ہے کہ ہم جلد از جلد اس کا کوئی فیصلہ کر کے ان شاء اللہ Later on ایک Full time VC جو ہے، Proper advertisement دیکر ان شاء اللہ ہم لگا بیٹینگے اور تیسری بات کی ہمارے ستار خان صاحب نے کوہستان کے بارے میں، اگر یہ سمجھتے ہیں کہ وہاں پر یونیورسٹی کا کیمپس چل سکتا ہے جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ شاید جب وہاں پر داسو میں بھی ابھی کالج سٹارٹ نہیں ہو سکا اور پٹن میں ایک کالج ہے جس میں اب بھی سٹاف کی کمی ہے اور ہم اسے پوری کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو جب تک Feeder institute نہ ہو ایک علاقے میں اور اتنے Farflung area میں کیمپس شاید چلانا Feasible نہیں ہوگا لیکن ہزارہ یونیورسٹی سے انکی یہ بات ضرور کریں گے کہ اگر Possible ہے تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب احمد خان بہادر: سر، ما تہ منسٹر صاحب، Concerned Minister جواب راکرو۔ دوئی وائی چہی مونبرہ دیو کال ریکارڈ غوبنتے وو دیو یونیورسٹیوں نہ خود وئی دا ونہ وئییل چہی دوئی د خہ شی ریکارڈ غوبنتے وو دیو یونیورسٹیوں نہ؟ آیا ہغوی چہی کومپی پیسپی یا کوم خرچونہ کرمی وو، د ہغی ریکارڈ ئے غوبنتے وو او کہ نہ فریش، یا ہلتہ کنبی چہی کوم اپوائنٹمنٹس شوی وو، د ہغی ریکارڈ ئے

غوبنتے وو؟ جناب والا، یو خود غه د دوی کلپٹر کری۔ بل دا چہ آیا داسپہ خونہ وہ کنہ چہ د نورو نورو یونیورسٹونہ د یو کال ریکارڈ غوبنتے شوے وو او د مردان یونیورسٹی نہ، د خان عبدالولی خان یونیورسٹی نہ د خلورو کالو ریکارڈ غوبنتے شوے وو؟ دا جواب د دوی لورا کری۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مشتاق غنی، پلیز۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! میرے خیال میں میں نے واضح کیا ہے اپنی بات میں کہ ہم نے صرف، جو اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں اور جنکے بارے میں اس معزز ایوان میں بھی اور نیوز پیپر میں بھی بہت زیادہ آیا اور ’ڈان‘ اور بعض بڑے اخبارات میں بڑے بڑے آرٹیکلز آئے ہیں، تو ہم نے اس کے اوپر نوٹس لیتے ہوئے تمام یونیورسٹیز سے ہم نے صرف، جو اپوائنٹمنٹس کی گئی ہیں انکی ڈیٹیلز مانگی ہیں اور ساتھ یہ کیا، انہوں نے Proper advertisement دیا ہے نیوز پیپر میں اور Proper committees کے Through لوگوں کی سلیکشن ہوئی ہے، ہم نے وہ ریکارڈ مانگا ہے، صرف اپوائنٹمنٹس کے بارے میں، باقی انکے اخراجات یا اس کی طرف ابھی ہم نہیں گئے اور ہم نے صرف اپوائنٹمنٹس کی بات ہوئی تھی، وہی ریکارڈ طلب کیا، وہی ہمارے پاس آیا، اسی بنیاد پر ہم نے Ban lift up کر دیا اور جس یونیورسٹی نے نہیں دیا تو اس پر ابھی تک Still ban لگا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سردار بابک، پلیز۔

جناب سردار حسین: شکریہ، سپیکر صاحب۔ یونیورسٹیوں کے حوالے تو مشتاق غنی صاحب نے کافی ڈیٹیل میں یہ جوابات دیدیئے اور بڑی معذرت کے ساتھ مشتاق غنی صاحب کی ایک بات سے بالکل اتفاق نہیں ہے کہ پچھلی حکومت نے بے شمار یونیورسٹیاں بنائی ہیں اور میرے خیال میں اس چیز کو ہمیں بہت زیادہ Appreciate کرنا چاہیے کہ ہماری حکومت نے یونیورسٹیاں بنائی ہیں اور جہاں تک پھر اسی بات کا تعلق ہے کہ یوسف خان نے کہا، ہمارے جعفر شاہ صاحب نے کہا کہ ریکروٹمنٹ میں اگر کہیں پر Irregularities ہوئی ہوں تو بے شک مشتاق غنی صاحب اور حکومت کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ کمیٹی کے ذریعے یا خود جہاں پر بھی کوئی Irregularities کلاس فور میں یا کسی دوسرے شعبہ میں Irregularities ہوئی ہوں تو بے شک اس کے خلاف انکو آری بھی ہونی چاہیے اور اس کو صحیح بھی کرنا

چاہیے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومتیں تو آتی جاتی ہیں، اگر ہماری حکومت نے صوبے میں یونیورسٹیوں کا ایک جال بچھایا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اپنے صوبے کے طلباء اور طالبات کیلئے ایک Accessibility پیدا کی ہے، کم از کم اسی چیز کو Appreciate کرنا چاہیے اور بالکل ہم حکومت کے ساتھ ہیں، اگر کسی یونیورسٹی میں Irregularities ہوئی ہوں، اپوائنٹمنٹس میں تو بے شک ہم یہاں پر بیٹھے ہیں اور ان شاء اللہ ان کو سپورٹ کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جعفر شاہ صاحب! کیا کریں جی، آپ مطمئن ہیں کہ آگے کمیٹی کو بھیج دیں؟
جناب جعفر شاہ: ٹھیک ہے جی، کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ سٹیڈنگ کمیٹیز ابھی، یہ مرحلہ مجھے لمبا نظر آتا ہے، شاید دو تین مہینے اور لگ جائیں تو I will sit with Mushtaq Ghani Sahib اور وہ وی سی صاحب کو بلائیں اور ہائر ایجوکیشن کی جو اتھارٹیز ہیں، ان کو بلائیں اور بیٹھ کر ہم تفصیلی بات کریں گے۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: واپس آتے ہیں جی، کونسلر نمبر 14 کی طرف۔ جناب زرین گل صاحب۔

* 14 _ جناب زرین گل: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
 (الف) محکمہ تعلیم کے پی ایس ٹی، سی ٹی، ڈی ایم، پی ای ٹی، قاری، ٹی ٹی، اے ٹی کی مردانہ اور زنانہ آسامیاں ڈسٹرکٹ کیڈر کی ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم ضلع تورغر کے مختلف سکیل میں تعیناتیوں کیلئے ڈسٹرکٹ کیڈر اور تپہ وائر کیلئے الگ تعیناتیوں کیلئے سابقہ منتخب صوبائی حکومت یا نگران حکومت نے کوئی خصوصی پالیسی کی منظوری دی تھی؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو پالیسی کی نقول فراہم کی جائے، نیز پی ایس ٹی مردانہ کی تعیناتیوں کیلئے محکمہ تعلیم ضلع تورغر نے ڈسٹرکٹ کیڈر کی بجائے طے شدہ بھرتی کا طریقہ کار کیوں تبدیل کیا، وجہ بتائی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) سی ٹی، ڈی ایم، پی ای ٹی، ٹی ٹی، اے ٹی، قاری ڈسٹرکٹ کیڈر کی ہیں اور محکمہ تعلیم خیبر پختونخوا کی مروجہ پالیسی کے مطابق میرٹ پر تعیناتی ہوئی ہے جبکہ پی ایس ٹی کی تعیناتی یونین کونسل وائز میرٹ پالیسی کے مطابق ہوتی ہے۔

(ج) پی ایس ٹی کی تعیناتی مروجہ پالیسی کے تحت میرٹ پر ہوئی ہے۔ تفصیل کیلئے محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم، خیبر پختونخوا کا اعلامیہ نمبر SO.(A&B)/1-18/E&SE/2012 مورخہ 11-07-2012 ملاحظہ ہو۔

جناب زرین گل: ڊیره شکریه، محترم سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، دغه کوئسچن کبني ما دا تپوس کرے وو چي دا د پی ایس تہی تعیناتی چي شوې ده، دا غلطه شوې ده۔ دوئ مالہ دا جواب را کرے وو د (ب) په جواب کبني چي دا د پی ایس ٹی کی تعیناتی یونین کونسل وائز میرٹ پالیسی کے مطابق ہوتی ہے، دا مونبرہ د هغې مطابق کړی دی۔ اوس زه حیران دا یم چي دلته 11-09-2013 باندي ما اسمبلی کوئسچن کرے وو په بلديات، هغې کبني ما تپوس کرے وو چي یره د یونین کونسلو حد بندی چي ده، حد براری په تور غر کبني ما ته وبنائي، نو هغوی وئیل چي نه مخکبني وه نه شته، هډو Exist کوی نه۔ زه اوس دا حیران یم چي د دې حکومت دوه ډیپارٹمنٹس دی، یو بلديات دے او بل ایجوکیشن دے، بلديات ما ته وائی چي د دې هډو وجود نه وو او ایجوکیشن ډیپارٹمنٹ ما ته دغه کوی چي زمونږ د پی ایس تہی اپوائٹمنٹس چي دی، هغه مونږ د یونین کونسل په سطح کړی دی۔ دا جی ډیر غلط شوی دی۔ دوئ د میرٹ پالیسی په خپله مرضی جوړه کړې ده، دیکبني Liking / disliking شوه دے۔ مهربانی وکړئ چي دا دې هاؤس ته دوئ غلط جواب را کرے دے، د دې هاؤس استحقاق ئے مجروح کرے دے، ته په چیئر ناست ئی ته کستو ډین ئی د دې هاؤس، پکار ده چي This should be

-----referred to the Privilege Committee

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ایجوکیشن منسٹر، عاطف خان، پلیز۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر!

Mr. Deputy Speaker: Ji, Shah Husain, please. Excuse me.

جناب شاہ حسین خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ زما ضمنی سوال جی ڊیر سادہ دے
چھی د بلدیاتو منسٹر صاحب ہم ناست دے او د ایجوکیشن منسٹر ہم ناست دے ،
لفظ 'دروغ' به زه و نه وایم خککه چھی دا Un-parliamentary دے خوزه به دا
او وایم جی چھی دیکنبھی چا غلط بیانی کرې ده ، بلدیاتو غلط بیانی کرې ده ، هغه
وخت سره د سوال جواب ورکولو کنبھی او که نن د تعلیم محکمې غلط بیانی کرې
ده د جواب ورکولو کنبھی جی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ستار خان، پلیز۔

جناب عبدالستار خان: سر، میرا اس میں سوال جو میرے ذہن میں آتا ہے، وہ اس اپوائنٹمنٹ پالیسی پر ہے،
خصوصاً ایجوکیشن میں، ہم نے ایک مثال بنائی ہوئی ہے کہ جو بندہ ایف اے کرتا ہے، اکیڈمک کوالیفیکیشن
اس کے پاس ایف اے ہو، اس کے بعد سی ٹی ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد یاپی ایس ٹی کی ٹریننگ حاصل
کرنے کے بعد اس کیلئے کوالیفائیڈ بنتا ہے، ٹیچر کیلئے، کیا ہم اس قدر غن کو ہٹا نہیں سکتے ہیں کہ ایک بندہ جس
کے پاس اکیڈمک کوالیفیکیشن ایم اے ہے، وہ ٹیچر کیوں بھرتی نہیں ہو سکتا؟ یہ بڑا سوال ہے۔ میں ایک تجویز
کے ساتھ یہ سوال پوچھوں گا کہ ہمارے صوبے میں یہ شروع سے ایک روایت ایجوکیشن میں آئی ہے،
خصوصاً یہ اس پورے ہاؤس کیلئے، ہم سب کیلئے اس پہ سوچنا ہے کہ سر، آپ یقین کریں کہ ایک ایف اے
پاس بندہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے سی ٹی کی جو ٹریننگ حاصل کرتا ہے، وہ استاد بھرتی ہو سکتا ہے جبکہ
ایک ایم اے پاس پی ایچ ڈی بندہ وہ استاد بھرتی نہیں ہو سکتا ہے، اس کیلئے ہم نے راستہ بلاک کیا ہوا ہے۔ تو
لہذا میری گزارش ہوگی کہ اس پالیسی کو تبدیل بھی کریں، فیلڈ کو اوپن چھوڑا جائے، جو بھی تعلیم یافتہ بندہ
ہے، جو بھی بڑا ناچ رکھتا ہے، جس کے پاس بھی Experience ہے، اس کیلئے استاد بھرتی ہونے کا موقع
فراہم کیا جائے اور میں یہ بھی پوچھوں گا کہ اس پالیسی کو کب Reconsider کرتے ہیں؟ سوال ہے
سر، مطلب یہ کہ ہمارے تعلیمی اداروں میں آج بھی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو شش کریں کہ مختصر بات کریں، دیکھیں ایک گھنٹے میں اتنے کوئی سپر ہیں پھر آپ
معزز اراکین اس میں ناراض بھی ہوتے ہیں۔

جناب عبدالستار خان: بامقصد بات اگر لمبی ہو جائے تو اس میں کوئی قباحت تو نہیں ہے نا، بامقصد بات اگر لمبی ہو تو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کونسل ذرا مختصر کریں۔

جناب عبدالستار خان: اس پالیسی کو Reconsider کرنے کا کوئی پروگرام ہے، حکومت کا ہے کہ نہیں ہے؟ یہ سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مولانا مفتی غفور صاحب، پلیز۔

مولانا مفتی فضل غفور: او جی، زما خو مختصر یو سپلیمنٹری کونسل چن دے، ایجوکیشن منسٹر صاحب تشریف فرما دے۔ دے تیر وخت کنبی دے پی ایس تھی د پارہ چہ کوم د دے بھرتو اشتہارات ور کپلی شوی وو او ہغہ بیا د پالیسی د وجہ نہ چہ د آرٹس گروپ او د سائنس گروپ ہغہ مسئلہ پکنبی راغلہ نو ہغہ بیا Postpone شو، لہر وروستو شو خو ورسرہ ورسرہ پکنبی دا خدشات ہم او س مخی تہ راغلل چہ دا پی ایس تھی باندی کومی بھرتی بہ کیبری چہ د دوی میرت بہ دسترکت وائزوی او کہ زرہ بہ زرہ باندی یونین کونسل وائز بہ وی؟ یہ یونین کونسل وائز کنبی بہ دیرو کسانو تہ ہغہ موقع، Opportunity ملاؤ شی د جاب، نو منسٹر صاحب د دے لہر وضاحت بیا وکری۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر ایجوکیشن، پلیز۔

محمد عاطف خان (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اس کا ترجمہ نہیں پتہ کہ مطلب کس نے کوئی غلط بیانی کی ہے؟ یا اس کی طرف سے آئی ہے، لوکل گورنمنٹ کی طرف سے یا میری طرف سے لیکن بہر حال میرے پاس جو ڈیٹیلز ہیں، وہ آپ کو Written بھی دے سکتا ہوں، جن کا سوال ہے، اور زبانی بھی ابھی یہاں پہ بتاؤں گا اور آپ کی تسلی اگر نہیں ہوتی تو آپ مجھے بتائیں، میں خود آپ کے پاس آؤں گا جو بھی ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کے سوال ہونگے یا آپ کے کوئی بھی شکوک و شبہات ہونگے، ان کو ان شاء اللہ تعالیٰ میں دور کروں گا۔ یہ انہوں نے پوچھا تھا پی ایس ٹی کا، سی ٹی کا، ڈی ایم کا، پی ای ٹی کا، ان کی تقرری کے بارے میں، تو یہ بالکل ان کی تقرری ہے، یہ پوچھا گیا تھا کہ تو رغر کے مختلف سکیل میں تعیناتی ڈسٹرکٹ اور یونین کونسل کے حساب سے، اس میں کچھ پوسٹس ڈسٹرکٹ کیڈر کی ہیں اور کچھ ہیں جو یونین

کونسل کی ہیں، جو مروجہ اس وقت پالیسی ہے، اس کے مطابق ہیں۔ اس میں سی ٹی، ڈی ایم، پی ای ٹی، ٹی ٹی، اے ٹی اور یہ جو ساری پوسٹس ہیں، یہ مروجہ پالیسی کے مطابق ڈسٹرکٹ کی ہیں اور یہ پی ایس ٹی کی تعیناتی جو ہے، یہ یونین کونسل کے اس پہ کی جاتی ہے۔ فی الحال یہ پالیسی ہے۔

جناب شاہ حسین خان: تورغر خویونین کونسل نہ دے سر۔
وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: نہیں، میں آپ کو تورغر کی بات نہیں کر رہا، میں اس پالیسی کی بات کر رہا ہوں کہ فی الحال ہماری پالیسی یہ ہے۔

جناب شاہ حسین خان: ہغہ پہ ہغہ حساب سرہ دی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: باقی (چیزوں) میں، جو انتظامی امور کے حساب سے ہے، وہ باقی چیزوں میں بھی ہو گا نا، اگر یونین کونسلز وہاں پہ نہیں ہیں تو باقی چیزوں میں جس طرح ڈسٹری بیوشن ہوتی ہے، اس طرح ہم ایجوکیشن میں بھی کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترم زرین گل صاحب، پلیز۔

جناب زرین گل: محترم سپیکر صاحب! جی زہ د وزیر صاحب تشریف آوری شکر یہ

ادا کوم، خلورمہ میاشت کبھی خودا ما دغہ ولیدو (تالیاں) دومرہ
یو Huge department چہی د ہغہی د سیکشن افسرانو نہ واخلی ہغہ د برہ د
ایڈمنسٹریٹو سیکرٹری پورہی، دا سپیشل سیکرٹری، ایڈیشنل سیکرٹری او
فلانکے سیکرٹری او فلانکے سیکرٹری او دا ئے ڈائریکٹریٹ، دوئی دومرہ
لا علمہ دی، دوئی د سرہ خبر نہ دی، تورغر کبھی دوئی وائی، تھیک دہ پالیسی
ئے تہولہی صوبہی د پارہ دا دہ چہی دا سی تہی، پی ای ایم، پی ای تہی، تہی تہی، اے تہی
دا ڈسٹرکٹ کیڈر شو او دا پی ایس تہی چہی دے، یونین کونسل او د تورغر زما
سوال دے چہی بلدیات وائی چہی هلته Exist کوی نہ یونین کونسل، نو دوئی دا
بھرتی د یونین کونسل پہ سطح خنگہ کپری دی؟ زہ دا تپوس کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر ایجوکیشن پلیز۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: عارف خان۔

(تالیاں)

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: یہ بات ان کی بالکل ٹھیک ہے کہ وہاں پہاگر یونین کو نسل نہیں ہے تو اس کا مجھے ڈیٹیل میں پتہ کرنا پڑے گا کیونکہ میں نے تو Overall policy یہی آپ کو بتائی ہے جو پورے صوبے میں ہے لیکن اگر Specifically ان کا تو رغر کے متعلق ہے تو یہ میں ماننا ہوں کہ اگر وہاں پہاگر یونین کو نسل نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب زرین گل: فلور آف دی ہاؤس دا تہ آرڈر و کرہ چہ۔۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: خنگہ جی؟

جناب زرین گل: فلور آف دی ہاؤس دا تہ آرڈر و کرہ چہ دا دوئی پی ایس تہی کوم دغہ کپی دی، دا بیا دغہ کپی۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: بالکل جی، زہ بالکل دہی وخت کبھی تاسو سرہ دا کمتمنت کوم چہ دا کہ غیر قانونی شوی وی چہ کوم خانی کبھی دا یونین کونسلی نشتہ او یونین کونسلی باندہی شوی وی۔۔۔۔۔

جناب زرین گل: او دوئی کپی دی۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: بیا بہ ئے کینسل کپرو، دو بارہ چہ خہ طریقہ دہ، ہغہی مطابق بہ ئے و کپرو۔

جناب زرین گل: خہ تھیک شو۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، جی۔ کونسین نمبر 32، جناب زرین گل ایم پی اے صاحب، سوال نمبر 32۔

* 32 _ جناب زرین گل: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ تعلیم ضلع تورغر کیلئے سال 2011-12 اور 2012-13 کیلئے ترقیاتی اور انتظامی فنڈ مختص کیا گیا

تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2011-12 اور 2012-13 کیلئے کتنا ترقیاتی فنڈ مختص کیا گیا، مختص شدہ فنڈ کن ترقیاتی پراجیکٹس پر خرچ کیا گیا، پراجیکٹ کا نام، لاگت کی تفصیل ایروائز فراہم کی جائے، مذکورہ عرصہ میں انتظامی اخراجات کیلئے مختص شدہ فنڈ کن کن مدوں میں خرچ کیا گیا، الگ الگ مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) ترقیاتی فنڈ کی لاگت کی تفصیل:

2011-12

صوبائی ترقیاتی پروگرام، اے ڈی پی (13 سکیمیں) لاگت: 5.050 ملین

2012-13

(i) صوبائی ترقیاتی پروگرام، اے ڈی پی (13 سکیمیں) لاگت: 30.073 ملین

(ii) خصوصی ترقیاتی پیکیج تو رغر (6 سکیمیں) لاگت: 45.064 ملین

انتظامی اخراجات

2011-12 33,60,999/- روپے

2012-13 93,12,657/- روپے (تفصیل فراہم کی گئی)

جناب زرین گل: شکریہ جی۔ جناب سپیکر صاحب، سوال نمبر 32 (الف)، (ب)۔ محترم سپیکر صاحب، ما د دوئ نہ تپوس کرے و و پہ دیکبھی، دیکبھی جی زہ تاسو صرف دا وایم چہی دوئ کوم سکیمونہ ورکری دی 2011-12، اوسہ پورہی ہغہ نامکمل پراتہ دی۔ جناب سپیکر صاحب، زہ دہی تہ حیران یم چہی دہی صوبہ کبھی اوس کوم گرم دے؟ آیا پی ایندہی دیپارٹمنٹ، سی ایندہی ڈبلیو کہ ایجوکیشن، دا دریوارہ دہی حکومت حصہ دہ، اوس کالونہ تیر شو، سکیمونہ او فنڈنگ کیری او دغہ کیری او اوسہ پورہی ہغہ سکولونہ پہ فنکشن کبھی نہ دی، کلہ دہغہ Handing over / taking over مسئلہ وی، کلہ دہغہی د ایس این ای مسئلہ وی نو دا دریوارہ دیپارٹمنٹس د کبھینی، ہغہ مسئلہ د حل کری چہی دا خیزونہ ولہی نہ دغہ کیری؟ دا پیسہ ضائع کیری، زہ دا دغہ کوم، مہربانی د وکری، دا د Expedite کری۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منور خان صاحب، پلیز۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یو، سر۔ سر، اس قسم کا Same question ہے، میں بھی منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں سر کہ لکی مروت میں بھی ہائر سیکنڈری سکول 2012-13 کی اے ڈی پی میں، اب تقریباً وہ بلڈنگ کمپلیٹ ہے لیکن یہی مسئلہ ہے کہ ابھی تک Handing and taking over نہیں ہو رہی اور میرے خیال میں کافی عرصہ ہو گیا کہ وہ بلڈنگ کمپلیٹ پڑی ہے اور یہ منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہے کہ کم از کم اس سلسلے میں کوئی کارروائی کریں اور اس کو جلد از جلد پوسٹیں سینکشن کریں تاکہ وہ کام شروع کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سلیم خان پلیز، سلیم خان پلیز۔

جناب محمد سلیم خان: تھینک یو، سر۔ یہ Same مسئلہ جو ہے، یہ میرے ڈسٹرکٹ چترال میں بھی ہے اور اکثر صوبے کے اندر یہ مسئلہ ہے کہ بلڈنگ بن جاتی ہے مگر اس کی ایس این ای کی Approval میں کئی سال لگ جاتے ہیں، سکول کی بلڈنگ بننے کے پانچ سال بعد بھی وہاں پہ سٹاف نہیں دیا جاتا ہے، تو اسی وجہ سے بہت ایک Huge money بلڈنگ میں لگائی جاتی ہے، پھر وہ اسی ایس این ای کی وجہ سے وہ سارا جو پراسیس ہے، وہ Incomplete رہتا ہے اور لوگوں کو اس سے پھر فائدہ نہیں پہنچتا۔ تو میری گزارش منسٹر صاحب سے یہی ہے کہ یہ پراسیس جو ہے، یہ ایس این ای، Handing / taking، جو بھی پراسیس ہے، اس میں کوئی ایسا طریقہ کار اپنایا جائے کہ جو نئی بلڈنگ کمپلیٹ ہوگی، اس کے فوراً بعد ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک ٹیم جا کے اس کی مکمل Verification کے بعد اس کو اپنی تحویل میں لے لے، اس کے بعد ایس این ای جو ہے، پراسیس، وہ مطلب ہے کہ Limited time میں تھوڑے وقت میں ہو جائے تاکہ لوگوں کو، جو کام ہم کر رہے ہیں لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ نوابزادہ ولی محمد خان، پلیز۔

نوابزادہ ولی محمد خان: جناب سپیکر! خنگہ چپی زمونبرہ دہی زرین گل خان صاحب اووٹیل، زمونبرہ پہ علاقہ کنبی پہ 2004 کنبی سکولونہ جو رہ شوی دی، پرائمری او بیا ہغی تقریباً اوس ہم زما پہ خیال لس کالہ وشول چپی ہغہ سکولونہ نہ کمپلیٹ شوی دی او نہ گورنمنٹ تہ Handover شوی دی۔ چونکہ ولہی چپی دغہ

سکولونہ تر اوسہ پورې د دې دغه علم نشته چې یره په دې باندې فنډونه ولې نشته یا په دې باندې ځنو باندې چټونه نشته، لاندې فنشنگ کار نه دے شومے او نورې پکښې هم دغسې چې کومې مسئلې دی نو ډیر کارونه پکښې پاتې دی او په لسو کالو کښې دا سکولونه ما وئیل مطلب دا دے مکمل نه شول نو آیا زمونږ دا تعلیم به څنگه ترقی کوی؟ نو زما هم په دې باندې دا ریکویسټ دے منسټر صاحب ته چې دا دے خپل دې باندې دغه وکړی، وضاحت۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسټر ایجوکیشن، پلیز۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: دا دوی چې د لسو کالو کومه خبره وکړه نو هغه خوبه بابک صاحب د هغې جواب ورکړی ځکه چې زه (هنس) خوددري څلورو میاشتو جواب ورکولے شم، هغه که زما په خیال بابک صاحب ورکړی نو زیاته به بڼه وی۔ بهر حال دا چې تاسو کومه مسئله دغه کړه، دا بالکل حقیقت دے۔ په مردان کښې هغه بله ورځ زمونږ میتنگ وو، د 2007 نه 2008 نه یو سکول جوړ شومے وی، هغې ته د واپدا کنکشن نه وی، د هغې د وجې پاتے وی، چې ورته او وائې چې یره دا ولې نه دے شومے، یره جی مونږه ورته خط لیکلے وو، هغوی مونږ له واپس جواب نه دے را کړے۔ بلې محکمې ته، سی اینډ ډبلیو ته، یره جی دا خو مونږه ورته خط لیکلے وو، جواب ئے نه دے را کړے۔ نوزه پخپله په دې دغه کښې یم چې مونږ له، دیکښې حالانکه ستاسو دغه نشته زمونږ حکومتی کار دے خو دا پکار ده چې مونږه دا دوه درې محکمې، ستاسو خبره صحیح ده چې دا مونږه رایو ځائې شو، نو ما ورته دا خبره وکړه، ما ورته وئیل تاسو یو خط ولېرو او هغه تال له جواب تر قیامته نه رالېږی نو تر قیامته به دا سکول دغه شان پروت وی چې پیسې پرې لگیدلې دی یا لس یا شل یا کروړ یا هر څومره او هغه دغه شان پراته دی؟ نو دې د پاره به ان شاء الله تعالیٰ مونږه څه نه څه میکینزم جوړوؤ چې دا دوه درې ادارې چې کومې Concerned دی، خصوصاً د دغه سره د واپدا والا زیاته دغه راځی د بجلی چونکه کنکشن خبره وی یا ورسره سی اینډ ډبلیو راځی، د دغې به څه میکینزم جوړ کړو چې دا سکول جوړ شی او پیسې پرې ولگی چې هغه زر تر زره Operational شی۔ مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک شوہ جی۔ کونسلین نمبر 33، جناب زرین گل صاحب۔

* 33 _ جناب زرین گل: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع تورغر میں ہائر سیکنڈری سکول کام کر رہے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ضلع تورغر میں موجود ہائر سیکنڈری سکول میرہ مدانخیل، گڑھی حسن زئی میں گزشتہ حکومت کے دوران

بھرتی شدہ افراد اور امیدواروں کی مکمل میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؛

(ii) کیا ان خالی آسامیوں پر بھرتیاں مکمل ہو چکی ہیں، نیز ان بھرتی شدہ امیدواروں کی مکمل میرٹ لسٹ

کی کاپی فراہم کی جائے، اگر بھرتی نہیں ہوئی ہے تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) جواب نفی میں ہے۔

(ii) جیسا کہ (الف) کے جواب سے ظاہر ہے کہ ضلع تورغر میں کوئی ہائر سیکنڈری سکول موجود نہیں، لہذا

بھرتی نہ ہونے کی وجوہات بھی ندارد۔

جناب زرین گل: دیرہ شکر یہ، محترم سپیکر صاحب۔ دا جی سوال نمبر 33۔ محترم

سپیکر صاحب! د د پ پہ جز (ii) کبھی ما وئیلی دی، تپوس مہی کرمے دے "کیا ان

خالی آسامیوں پر بھرتیاں مکمل ہو چکی ہیں، نیز ان بھرتی شدہ امیدواروں کی مکمل میرٹ لسٹ کی کاپی فراہم

کی جائے، اگر بھرتی نہیں ہوئی ہے تو وجوہات بتائی جائیں؟" دوئی پہ جواب کبھی وئیلی دی چہ

جیسا کہ ایک جز کے جواب سے ظاہر ہے کہ ضلع تورغر میں کوئی ہائر سیکنڈری سکول موجود نہیں، لہذا بھرتی نہ

ہونے کی وجوہات بھی ندارد۔۔۔۔۔

آواز: ندارد۔

جناب زرین گل: ندارد۔ (ہنسی) اوس جناب سپیکر صاحب، عجیبہ خبرہ دا دہ

چہ دوئی وائی ہائر سیکنڈری سکول ہدیو وجود نہ لری، زہ پخپلہ خلور پینخہ

پیری ایم پی اے پاتے شوے یم، دا ہائر سیکنڈری سکول چہ دے ہغہ زما پہ خپل

کلی کبھی میرہ مدا خیل زما کلے دے او 97-1996 کبھی ما دغہ کرمے وو، اوس

تاسو وگورې چې د هغې شپاړس کاله، دا 2013 دے او درې کاله، دا شپاړسم کال دے او محکمہ تعلیم وائی چې د سره هډو هغه وجود نه لری۔

(قہقہہ)

جناب ڈپٹی سپیکر: زرین گل صاحب کے بڑے ٹیکنکل کونسلر ہوتے ہیں، بہت تیاری سے آتے ہیں تو وزیر تعلیم صاحب سے گزارش ہے کہ ان کا سامنا کریں۔ (قہقہہ)

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: بنہ جی، خنگہ چې زرین گل صاحب او وئیل چې هلته سکول شته او زموږ د ریکارډ مطابق، لکه ماته چې ریکارډ مهیا شوی دے، د هغې ریکارډ مطابق دلته سکول نشته نو که چېرې دا خبره تهیک ده چې حقیقت کښې سکول وی او دلته دا خبره راغلې وی چې سکول نشته نو زه درته د اوس نه دا وایم چې دا چا دغه کرے دے نو د هغه خلاف به، اول به ئے سسپنډ کوم د هغې نه پس به د هغه نه انکوائری کیږی ان شاء الله، (تالیاں) چې غلط بیانی چا کرې ده، که هر چا کرې ده، که زما د ډیپارٹمنٹ نه نو زه به ورومبه پکار ده چې زه تپوس کوم چې یره ولې غلط بیانی کوئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ماشاء الله آج عاطف خان صاحب اب Swing میں آچکے ہیں، ان شاء الله زرین گل صاحب کے سارے کام ہو رہے ہیں جی۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر صاحب، یہ سوال ہاؤس میں آنے کے بعد یہ تو ہاؤس کی پراپرٹی بنتا ہے تو یہ ہاؤس کو جو غلط جوابات دیکر ہاؤس کا وقت ضائع ہوا، ان کا استحقاق مجروح ہوا، اس کا کیا ہوگا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر ایجوکیشن، پلیز۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: یہ تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ اس کا کیا ہوگا؟ مطلب میں تو اپنے ڈیپارٹمنٹ کا۔۔۔۔ (قہقہہ اور تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں آئندہ کیلئے ہم آپ کو ان شاء الله تسلی دیتے ہیں کہ ایسا نہیں ہوگا۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: اس کی جو سزا ہوتی ہے، وہ آپ بتادیں کہ کیا اس کی کیا سزا ہوگی؟ میں تو اپنے ڈیپارٹمنٹ کو سزا دے سکتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کونسیجین نمبر 34، جناب زرین گل، ایم پی اے صاحب۔

* 34 _ جناب زرین گل: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2011-12 اور 2012-13 میں محکمہ تعلیم ضلع تورغر کے پرائمری، مڈل، ہائی بورڈ اور گرلز سکولوں کے فرنیچر، چاک، ٹائٹس اور کمپوٹر کیلئے رقم فراہم کی گئی تھیں؛
(ب) آیا یہ درست ہے کہ سال 2011-12 اور 2012-13 میں ضلع تورغر کے تمام بورڈ سکولوں کیلئے ضروری اشیاء کی خریداری کر لی گئی ہے؛

(ج) آیا یہ درست ہے کہ ان اشیاء کی خریداری کیلئے محکمہ تعلیم کے مروجہ طریقہ کار کو بالائے طاق رکھ کر فرضی فرم کے ذریعے ناقص اشیاء کی خریداری کی گئی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ان منظور شدہ اشیاء اور خرچ شدہ فنڈز کی تفصیل کے ساتھ سکولوں کو دی گئی اشیاء، تعداد کے حساب سے فی سکول اشیاء کی فراہمی کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز فرم کا نام، ٹھیکیدار کا نام اور خرید شدہ اشیاء کے بلوں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، سال 2011-12 میں سکولوں میں فرنیچر کیلئے پانچ لاکھ 80 ہزار اور جیوٹ ٹاٹ کیلئے دس لاکھ روپے فراہم کئے گئے تھے اور سال 2012-13 میں فرنیچر کیلئے ایک لاکھ 60 ہزار روپے اور ٹاٹ کیلئے ایک لاکھ 30 ہزار روپے فراہم کئے گئے۔

(ب) جی نہیں، سال 2011-12 میں سکولوں کیلئے کوئی خریداری نہیں ہوئی جبکہ 2012-13 بشمول سابقہ بجٹ 2011-12 خریداری کیلئے حکومت کے مروجہ طریقہ کار کے مطابق کارروائی جاری ہے۔

(ج) جی نہیں، خریداری کیلئے مروجہ طریقہ کار حکومت کی منظور شدہ فرموں کے ذریعے کی جا رہی ہے۔

(د) فرنیچر حکومتی ادارے ایس آئی ڈی بی سے خریدا جا رہا ہے جبکہ ٹاٹ کیلئے خریداری کا ٹینڈر محکمہ اطاعات کے ذریعے اخبار میں مشتہر کر دیا گیا ہے اور خریداری کا عمل مکمل ہوتے ہی تفصیل فراہم کی جائے گی۔

جناب زرین گل: (نہی) ڀیرہ مننه، جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، دیکھنی ما تپوس کرے وو چھی سال 2011-12 او 2012-13، تاسو د ڊی سکولونو

د پاره پرائمری مڊل، هائی بوائز / گرلز سکولونو د پاره فرنیچر، ټاټ، چاک، ټاټ، کمپوټر تاسو څه شے اخستے وو؟ دوئی په جواب کښې وائی چې پانچ لاکه 80 هزار روپئې مونږه فرنیچر د پاره، دس لاکه مونږ د ټاټونو د پاره، بیا ما ورته دا وروستو دغه کړی دی چې تاسو ماته وبنایئ چې تاسو کوم کوم سکول ته Supply کړی دی؟ دوئی جی د سکولونو د سره دغه ونکړو او خپل هغه شے تههیک کولو د پاره، د دوئی دا خیال وو چې گنې زه به دا او وایم چې دیکښې څه گهپله شوې ده، نو دوئی او وئیل: فرنیچر حکومتی ادارے ایس آئی ڈی بی سے خریداجا رہا ہے جبکہ ٹاٹ کیلئے خریداری کا ٹینڈر محکمہ اطلاعات کے ذریعے اخبار میں مشتمل کر دیا گیا ہے اور خریداری کا عمل مکمل ہوتے ہی تفصیل فراہم کی جائے گی۔ زه حیران دایم چې 2011-12 کښې پیسې دغه شوې دی او دوئی اوس ما له جواب راکوی چې هغه اوس Under process، نو آیا دا دومره کالونه چې دی نو په دې سکولونو کښې دا خلق بې ټاټه، بې چاکه او بې دغه نه دا تعلیم کپړی او بې بلیک بورډ نه؟ زه دا تپوس کوم۔

Mr. Deputy Speaker: Ji, Minister Education, please for reply.

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: دا خو جی چې کوم تفصیل دے، هغه تاسو ته ملاؤ شوے دے، دا اماؤنت چې کوم د ټاټ د پاره دس لاکه روپئې، پانچ لاکه 80 هزار بل، بل او دا تاسو به خامخاسرکاری سکولونه لیدلی وی، د افسوس مقام دے، ډیر زیات د هغې بد حال دے او حقیقت خبره دا ده چې که تاسو وایئ چې داسې سرکاری سکولونه نشته چې په هغې کښې ټاټ هم نه وی، داسې سرکاری سکولونه شته دے چې په هغې کښې، سرکاری سکولونه دی چې په هغې کښې ټاټ نشته دے او ماشومانو ته وائی چې خان سره بوجی راورئ او هغوی خان ته لاندې بوجی ایږدی او په هغې باندې کښینی، نو دا که دوئی ته دغه نه وی شوے نو لکه هم دغه خبره ده، تاسو ته ما دا او وئیل چې بغیر د ټاټ نه به هغوی گزاره کړې وی، ډیر سرکاری سکولونه دی، په هغې کښې بغیر د باؤنډری وال نه، د جینکو سکولونه دی، بغیر د ټائیلټ نه گزاره کپړی، نو په دې کال کښې چې دوئی ته نه دی ملاؤ شوی، د 2011-12 خبره ده نو په دیکښې به دوئی۔۔۔۔۔

جناب زرین گل: زما گزارش دا دے۔۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: جی۔

جناب زرین گل: دا چہی کوم دے، رقم دا دے کنہ جی، ماچہی تپوس کرے دے نو وائی چہی جی ہاں، سال 2011-12 میں سکولوں میں فرنیچر کیلئے پانچ لاکھ 80 ہزار اور جیوٹ ٹاٹ کیلئے دس لاکھ روپے فراہم کئے گئے تھے۔ اوس بنکتہ چہی کوم دے، د جز (د) پہ جواب کبہی، د جز (i) و وائی چہی فرنیچر حکومتی ادارے ایس آئی ڈی بی سے خریدا جا رہا ہے جبکہ ٹاٹ کیلئے خریداری کا ٹینڈر محکمہ اطلاعات کے ذریعے اخبار میں مشتہر کر دیا گیا ہے اور خریداری کا عمل مکمل ہوتے ہی تفصیل فراہم کی جائے گی، یعنی پہ 2011-12 کبہی ایلو کیشن شوے دے او دوئی بہ اوس چہی کوم دے ما لہ تفصیل را کوی چہی ہغہ بہ خرید کوی او بیا بہ د سکولونو ماتہ تفصیل را کوی چہی کوم سکول تہ تات او چاک فرنیچر ورسیدو؟ زہ دا تپوس کوم۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: تھیک شوہ جی۔

جناب احمد خان بہادر: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب احمد خان بہادر، پلیز۔

جناب احمد خان بہادر: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ سر، Minister concerned دا وئیلی شی چہی دا دوئی کوم وئیل چہی مونز دا پیسہ ور کرہی دی، دا ئے پہ خہ مد کبہی ور کرہی دی، آیا دا پی تہی اے کبہی ور کرہی شوہی دی کہ نہ دا خہ سپیشل پیسج ور کرے شوے دے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر ایجوکیشن، پلیز۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: دا خو جی فریش کوئسچن دے، دا خو زما پہ خیال پہ ہغہی کبہی دغہ شی دا دوئی چہی کوم ڊیٹیل یادوی، دا خود فریش کوئسچن پہ طور بانڈی Deal کیری خود دا دوئی تہ چہی ما کوم ڊیٹیل او وئیل، د دوئی کہ فرض کرہ نور دغہ پکار وی، پہ دہی بارہ ڊیٹیل پکار وی نوزہ بہ تاسو لہ نور در کرہم، چہی شو مرہ مکمل ڊیٹیل وی، زہ بہ تاسو تہ Provide کرہم۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منور خان، پلیز۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: لکھ منسٹر صاحب ته زما خیال دے لکھ چھی ڊیر معلومات نشته په دې باندې کنه نو دا سر، زما ریکویسٹ دے چھی دا سلیکٹ کمیٹی ته واستوی، دا کوئسچن، دا ٲول چھی کوم کوئسچنز زرین گل صاحب کھی دی نو هلته به دا ٲول خیزونه Trace شی، کم از کم د هغه کس ٲته به هم ولگی چھی یره واقعی دا کوم غلط بیانی ئے کھی ده په دې فلور باندې اسمبلی ته نو زما دا ریکویسٹ دے چھی دا دغه ته لاړ شی نو تاسو ته به هم کم از کم ٲته ولگی چھی دا شوک تاسو سره دغه شان مذاق کوی سر۔ تهینک یو، سر۔

جناب سپیکر: جی منسٹر ایجوکیشن۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: لاړ د شی جی، دوئی به هم شی، د دوئی چھی ٲکبھی هم شه دغه ٲکار وی، هغه به هم شی، مونر به هم شو، زه به ورسره هم کببینم، د دوئی چھی شو مره ڊیٲیل ٲکار وی، هغه به ورته ملاؤ شی۔

(قطع کلامیاں)

اراکین: کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: او، کمیٹی کو چلا جائے، زرین گل صاحب به هم شی او نور که ٲکبھی شوک دغه کول غواړی نو هم د ٲکبھی شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس بھیج دیتے ہیں، ہاؤس سے اجازت لے لیتے ہیں۔

Is it the desire of the House that Question No. 34, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the Standing Committee.

جناب منور خان ایڈووکیٹ: یہ سارے کوئسچنز چلے گئے جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: دا یو کوئسچن چھی کوم کوئسچن نمبر 34 دے۔

جناب زرین گل: او سر، دا ٲول به هلته دغه کرو، ٲول۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وشو جی دا۔ 'نیکسٹ'، کونسیچن نمبر 35، جناب زرین گل صاحب، ایم پی اے۔
 * 35 _ جناب زرین گل: 19 جنوری 2013 کو ضلع تورغر کے گرلز پرائمری سکولوں کا خالی آسامیوں پر غیر مقامی خواتین اساتذہ کی تعیناتی کی گئی ہے؛
 (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) انٹرویو اور ٹیسٹ میں شریک تمام امیدواروں کے مکمل کوائف کی فہرست، نیز تعینات ہونے والی خواتین اساتذہ میں مقامی اور غیر مقامی کتنی ہیں، علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے؛
 (ii) آیا مذکورہ بھرتیوں میں مقامی ایف اے اور بی اے پاس امیدواروں کو نظر انداز کر کے غیر مقامی اساتذہ کی تعیناتی سے تورغر جیسے پسماندہ علاقے کی خواتین کیلئے تعلیم کے شعبہ میں روکاؤٹ پیدا نہیں کی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، حکومت خیبر پختونخوا کی بھرتی پالیسی / اجازت نامہ کے مطابق بھرتی کی گئی ہے۔

(ب) (i) انٹرویو اور ٹیسٹ میں شامل تمام امیدواروں کی حتمی میرٹ لسٹ (ندارد) جس میں امیدواروں کے مکمل کوائف واضح ہیں جبکہ بھرتی شدہ کل 83 زنانہ (PST(F) میں سے تین تپہ وائر/یونین کونسل وائرز تورغر، 78 اوپن میرٹ متصلہ اضلاع اور دو معذور کوٹ (دو فیصد) کی تعیناتی خالصتاً میرٹ و قواعد و ضوابط اور مروجہ حومتی پالیسی کے مطابق انتہائی شفاف انداز میں کی گئی ہے۔ (نقل تقرری نداد)۔
 (ii) جی نہیں، ضلع تورغر کو اولین ترجیح دی گئی ہے اور بمطابق مروجہ حومتی پالیسی اور قواعد و ضوابط پر صرف تین امیدوار پورا تر تھے جن کی تعیناتی میرٹ پر کردی گئی ہے جبکہ کسی کی ساتھ کوئی خلاف قانون اور خلاف پالیسی سلوک نہیں کیا گیا ہے۔

جناب زرین گل: ڊیره مننه، محترم سپیکر صاحب۔ محترم سپیکر صاحب! سوال نمبر 35 (الف)، (ب)۔ دا جی ما د دوئی نہ تپوس کرے وو د ڊی بھرتو متعلق۔ زہ تاسو ته جی یو، داسې چل وو چې زمونږ دا علاقہ چې وه، تورغر، دا مخکښې Self rule وه، دا علاقہ سرکار نه وه، دا دوه کاله وشو چې راغله۔ مونږ ته دا وینا وشوله چې تاسو کوم وخت کښې ضم شئ کنه، تاسو له به ضلع جوړه کرو نو

Jobs به Create شی نو ستا سو بی روزگاری به ختمه شی، نو ستا سو غربت به ختم
شی-----

(قطع کلامیاں)

جناب زرین گل: ستا سو غربت به ختم شی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: میں تمام اراکین اسمبلی سے گزارش کرتا ہوں کہ اس فورم کے ڈیکورم کا خیال رکھیں اور
Attentive رہیں، پلیز۔ جی محترم زرین گل صاحب۔

جناب زرین گل: وئیل چہی تا سو تہ بہ Jobs پیدا شی او ستا سو چہی کوم دے، نو مونہ
Surrender کرو ہغہ خپل Self rule خو او س جی، یو کونہ ہ بنخہ وہ، ہغہ پہ گہرہ
ہیرہ مینہ وہ، پہ گہرہ ہیرہ مٹنہ وہ نو چا ورتہ او وئیل چہی فلانکی! داسی چل وکہرہ
دا ہندو کونہ شوے دے او دا ہندو واخلہ نو د ہغہ بہ کور آباد شی او تہ بہ گہرہ
وخورہی، ہغہ ولگیدہ ہغہ ہندو ئے واخستو۔ بیا ترینہ تپوس چا وروستو وکرو
چہی فلانکی! تا خو بہ گہرہ ہیرہ خور لہی وی۔ ہغہی وئیل چہی ہندو مہی ہم واخستو او
گہرہ مہی ہم ونہ خورہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ونہ خورہ؟

جناب زرین گل: نہ کنہ (تہقہے) چرتہ ہغہ ہندو بہ شوم وو۔ پہ دہی سوال کنہی
جی عجیبہ خبرہ دا دہ چہی تورغر کنہی یو طرف نہ د یو کوئسچن جواب را کوی
چہی ہائرسیکنڈری سکول نشتہ دے، یعنی ہغہ بہ Functional نہ وی، بل طرف
نہ میرٹ پالیسی د ایم اے، ایم ایس سی، د پی ایس تی د جینکو ایبنودہی دہ، نو
د کوم خاٹی نہ؟ د بونیر، د شانگلہ، د مانسہری، د بٹگرام، دا جینکی ئے
راوستلہ ہلتہ۔ او س عجیبہ خبرہ دا دہ، زہ ترینہ تپوس کوم چہی آیاند کورہ بھرتیوں میں
مقامی ایف اے اور بی اے پاس امیدواروں کو نظر انداز کر کے غیر مقامی اساتذہ کی تعیناتی سے تورغر جیسے
پسماندہ علاقے کی خواتین کیلئے تعلیم کے شعبہ میں روکاٹ پیدا نہیں کی گئی؟ نو دوی جواب ور کوی
جی، وائی چہی "جی نہیں"، محکمہ تعلیم وائی چہی "جی نہیں، ضلع تورغر کو اولین ترجیح دی
گئی ہے" اولین خنگہ ترجیح ئے را کڑی دہ چہی تریاسی پوستونہ وو پہ تور

غر کبني، ترياسي، Eighty چي کوم دے د بهر نه راغلي دي، اتيا، دري صرف د تور غر بهرتي شوي دي، نو تاسو ماته او وائي دا اولين ترجيح ده؟ بنه بيا هغي کبني دوه جي د معذورو پوستونه وو، هغه معذوره هم ئے د بهر نه راوستي دي، ولي په تور غر کبني معذوره نه وو؟ صحت مند هم نشته، معذوره هم نشته، زما خيال دے کده به وکړو خو به، دوي د راخي په پوليس کبني کوهستانيان راغلي دي (تقې) او په تعليم کبني دا دغه راغلي دي، بونير وال (تقې) راغلي دي، مونږ به د دغه ځايي نه کده وکړو خو به ترينه، دا به ورته پريږدو۔

جناب ڈپټي سپيکر: جی مسټر ایجوکیشن، پلیز۔

جناب سردار حسین: جناب سپيکر صاحب۔

جناب ڈپټي سپيکر: سردار بابک صاحب ته به ریکویسټ کوم۔

وزير برائے ابتدائی و ثانوی تعليم: بابک صاحب! پکار ده چي دا جوابونه تاسو ورکړي ځکه چي ستاسو د دور دي، دا تاسو له پکار ده چي ورکړي۔

جناب ڈپټي سپيکر: سردار بابک صاحب، پلیز۔

جناب سردار حسین: سپيکر صاحب! داسي ده چي زه هم پينځه کاله د ایجوکیشن منسټر پاتے شوے يم، دلته خو زمونږ ډير دا ميديا والا ناست دي چي کله به يو کونسچن راغے نو ستاسو په ځايي باندې چي کوم محترم سپيکر صاحب ناست وو نو دلته به پينځلس پنځلس سپلمنتري، زمونږ مشران به پاڅيدل او چونکه دا کونسچن چي وي، دا د هاؤس پراپرټي وي او په ديکبني هيڅ شک هم نشته دے چي نوے حکومت راغلي دے نو زه د زړه نه وایم چي زما، پينځه کاله د ایجوکیشن منسټر پاتے شوے يم نو زما ټولې همدردئ چي دي، دا د عاطف خان سره دي ځکه چي ما هم پينځه کاله ډيري زياتي سختي تيري کړي دي۔ تر کومې پورې چي د تور غر تعلق دے، بالکل تور غر زمونږ په حکومت کبني ضلع شوه او زما يقين دا دے چي، بهر حال زمونږ محترم ممبر صاحب زمونږ د اپوزيشن غړے دے، هغه ته به شايد چي په دې ضلع باندې تحفظات وي ځکه چي هغه يو ترائبل علاقه ده، قبائلي رسم و رواج وو، هلته جرگي وي، هلته حجرې وي خو چونکه هغه ضلع چي وه، هغه ډيره زياته ضروري وه۔ تر کومې پورې چي د دې خبرې

تعلق دے او پکار دہ چہی دا کوئسچن ہلتہ کمیٹی تہ لاہرو، پہ ہغہ اشتہار کبہی بیا دا Option ور کرہ شو، ترجیح چہی دہ دا تور غرتہ ور کرہ شوہی دہ خو چونکہ بد قسمتی دا وہ او اوس ہم بد قسمتی دا دہ چہی پہ تور غر کبہی Educated خلق چہی دے، ہغہ نہ وو او ہلتہ سکولونہ چلول وو نو دا بہر حال جواب خو بہ حکومت ور کوی، زہ خون حکومت نہ یم، زہ پہ اپوزیشن کبہی یم او بنہ وہ منسٹر صاحب ڈیرہ بنہ خبرہ ہم و کرہ چہی کمیٹی تہ راشی او کہ پہ میرت کبہی خہ ہم Violation شوے وی، خہ ہم Violation شوے وی، خنگہ چہی منسٹر صاحب خبرہ و کرہ چہی سزا ورتہ ملاؤ شی۔

(عصر کی اذان)

Mr. Deputy Speaker: Mr. Atif Khan, please for reply.

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: جی سپیکر صاحب!

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا صاحب زور آور دے، ہغہ تہ بہ اول تائم ور کرہ۔ مولانا مفتی غفور صاحب۔

جناب محمد عصمت اللہ: مہربانی جی، داستاسو مہربانی دہ جی۔ جناب سپیکر صاحب! اصل میں اس مسئلے سے اور اس مصیبت سے ہم بھی گزرے ہیں جی۔ ایک طرف ہم کہتے ہیں کہ تعلیمی ایمر جنسی ہو اور جو پسماندہ علاقے ہیں وہاں پراجیکشن عام ہو، آجائے مقامی سطح پر اور دوسری طرف اگر ہم پالیسی اس طرح بنائیں کہ اس ڈسٹرکٹ سے، Out district سے کسی مخصوص انداز میں، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اس ہاؤس کے نالج میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ ابھی تک کوہستان اور تور غر اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ یہ محکمہ تعلیم کا جو ضلعی آفیسر ہوتا ہے، ای ڈی او، وہ وہاں کا اپنا ہو، وہ باہر کا ہوتا ہے۔ جب وہ باہر کا ہوتا ہے تو پھر وہ جب ادھر سیکرٹریٹ میں آتا ہے تو ایک سے کہتا ہے کہ اگر آپ کے پاس کوئی فیمل سائڈ پر اگر کوئی اس قسم کا بندہ ہو تو میرے پاس پوسٹ خالی ہے، تور غر کا ای ڈی او بھی یہی کہتا ہے، پھر وہاں سے وہ پوسٹیں ادھر سیکرٹریٹ میں کسی کو تحفے میں دیتا ہے، کسی دوسرے کو تحفے میں دیتا ہے تو اس وجہ سے اس کو روکنے کیلئے، کیونکہ یہ ڈسٹرکٹ کیڈر پوسٹ ہے تو وہاں پر پہلے یہ رعایت دی گئی تھی ان اضلاع کو کہ وہاں

کے ایف اے خواہ وہ Untrained ہو، فیمل سائڈ پر، اگر ایف اے نہیں ہے تو یہ 'الف زبر آ'، 'ب زبر با'، 'A B C D'، یہ تو میٹرک والے بھی سکھا سکتے ہیں، تو وہاں کا جو میٹرک ہو، خواہ وہ Untrained ہے تو اسکو بھرتی کیا جائے اور پھر بالخصوص کوہستان اور تورغر اور ان علاقوں کیلئے چند سالوں تک تو مڈل پاس کو بھی ترجیح دی جاتی ہے جناب سپیکر، تو اس سے کافی فرق پڑا ہے وہاں پر، کیونکہ ان علاقوں میں تو اس طرف تعلیم کیلئے آنا جانا بھی کافی مشکل مسئلہ تھا۔ تو وہاں پر باہر کے کرائے پر اور ساتھ چوکیدار رکھ کر آنے جانے سے یہ تعلیمی ماحول وہاں کا تبدیل نہیں ہوگا، تو اس کا واحد حل یہ ہے کہ تھوڑی سی، اس میں جو پسماندہ علاقہ ہے، ان کیلئے Relaxation اور ان کیلئے مراعات خصوصی طور پر دی جائیں تاکہ وہاں کے لوگوں کیلئے روزگار بھی فراہم ہو اور جیسا کہ زرین گل لالانے کہا کہ ہم نے، ابھی کہا گیا کہ آپ کو Jobs مل جائیں گی تو انکا وہ طمع اور توقع بھی پورا ہو، تو اس حوالے سے یہاں سے وہاں، پھر ان کیلئے رہائش کا بھی بڑا بندوبست ہوتا ہے، بالخصوص فیمل سائڈ پر ان کو سہارا دینے کا بھی بہت بڑا بندوبست ہوتا ہے تو لہذا جناب والا، اس کا مستقل حل یہ ہے کہ وہاں تورغر کے جو مقامی باشندے ہیں، خواہ وہ اگر تعلیم میں تھوڑے سے کم بھی ہیں تو ان کو رکھا جائے، تب یہ مسئلہ حل ہوگا ورنہ اس قسم کے حالات، یہ کرائے پر، اور معروضی حالات کے ساتھ یہ نہیں چل سکے گا جناب والا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔ منسٹر ایجوکیشن، پلیز۔

جناب محمد عاطف (وزیر تعلیم): سپیکر صاحب، دا خود دوئ علاقہ دہ نو خامخا دوئ کہ خپل Priority دا ساتل غواری چہ ہلتہ دیو کس تہ روزگار ملاؤ شی نو ہغہ ہم د دوئ خوبنہ دہ خو بہر حال د قانون مطابق چہ دیو پوسٹ کوم کوالیفیکیشن دے نو ہغہ بہ بیا د قانون مطابق پہ ہر خائے کبہی ہغہ کوالیفیکیشن وی، ہغہ کبہی بیا مونر داسی نشو کولے چہ پہ یو خائے کبہی ئے کم کرو، یو خائے کبہی ئے سیوا کرو خو بہر حال کہ تاسو دا غواری او کہ اسمبلی دا دغہ کوی، کہ قانون دا اجازت ور کوی نو مونر تہ پکبہی ہیخ شہ مسئلہ نشتہ خو زما صرف یو ریکویسٹ بہ وی، زہ کہ مثال پہ طور بانڈی د تورغریم او ماتہ کوالیفائیڈ ٹیچر د بونیر نہ یا د یخوا تہ بل د سترکت نہ راخی او ہغہ زیات تعلیم یافتہ وی او ہغہ زما بچو تہ زیات بنہ سبق بنودلے شی نو زہ بہ وایم چہ یرہ خیر دے د دغہ

ڊسٽرڪٽ نه ڊ راشي خو چي زما بچو ته سيوا بنه تعليم ڇوڪ بنه بنو دلے شی، یو تیچرخو که فرض کړئ مثال په طور بیا به تاسو وایی چي دا اتم هم نه، شپږم والا ورله وسائئ نوکه شپږم والا ورله مونږ وساتو او هغه هغه حساب سره ماشومانو ته، یو کس ته یا یوې کسې ته خو به روزگار ملاؤ شی خو چي په هغې سکول کښې څومره دغه راځی نو که د هغه هغه زیات کوالیفائیډ خلق وی او هغوی ته بنه تعلیم مهیا کیری نو زما په خیال زمونږ د پاره، ځکه چي په دې سرکاری سکولونو کښې ټول د غریب سړی بچی پکښې سبق وائی نو که مونږ دا دغه وساتو چي یره دغه سټینډرډ کوشش دا وکړو ان شاء الله تعالیٰ چي دا سټینډرډ را اوچت شی او مونږ دوی له بنه کوالیفائیډ خلق ورکړو او دغه بچو ته صحیح تعلیم ملاؤ شی، زما په خیال چي زمونږ ورومبی Priority دغه پکار ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی زرین گل صاحب، پلیز۔

جناب زرین گل: وزیر صاحب چي کوم دے نوے سړے دے، دے د دې نه نه دے خبر، دا پالیسی مخکښې نه راروانې دی۔ زمونږ د پاره میټرک به، زانانہ نه چي هلکان به هم میټرک، اتم جماعت، د فضل الحق په وخت کښې اتم جماعت، بیا د هغې نه وروستو ارباب جهانگیر په وخت کښې میټرک وو، اوس زانانہ به راځی ما له د بونیر نه، د شانگلې نه یا د مردان نه به راځی او هغه به ایم ایس سی وی، هغه هلته د سره سړک نشته، د رهائش ځائې نشته، بندوبست ئے د دغه نشته، هغه به ماته څنگه دغه کوی؟ د دوی کار خو به وشي چي هغوی ته به روزگار ملاؤ شی، زما کار په دې نه کیری، هغه خود ډبل ایم اے وی خو چي سبق نه وائی نو زه پرې تندر لگوم؟ ما له خو هغه مقامی لسم جماعت هغه زانانہ پکار ده چي هغه په هغه کلی کښې موجود وی چي څه خو به ورته پرهاؤ کړی۔ اسکونو ټول خوشی دی، پالیسی به څنگه نه بدلوی، پېښور او تورغر یو شان یو معیار لری؟ دلته سړکونه دی، دلته Facilities دی، یو د مالاکنډ ډویژن نه به راځی، په هزاره ډویژن کښې تورغر باندي به اتیا جینکي چي کوم دی، هلته به هغه سکولونو کښې دغه وائی چي پیاده به ځی، څلور څلور گھنټې به پیاده منزل کوی؟ نو دا لوکل جینکي چي هلته دی نو هغه ولې نه بهرتی کوی؟ دا څه خبره ده،

پالیسی د هرې علاقې د پاره جدا جدا هم کيدے شی۔ څه دا ستينډنگ کميټی ته وليړئ، هلته به ئے Thrash out کړو۔

جناب ڈپټی سپیکر: جی۔ محترم سراج الحق صاحب، پلیز۔

جناب سراج الحق {سینیئر وزیر (خزانہ)}: جناب زرین گل صاحب د خپلو خیالاتو مسلسل اظهار وکړو او زه داد ورکوم چې دا نن خو ټوله ورځ زموږ تورغر واخسته او زرین گل واخسته، بهر حال دا د علاقې نمائندگی کوی، د ضلعې نمائندگی کوی، مونږ ئے Appreciate کوؤ، شاباشے هم ورکوؤ او حوصله افزائی هم کوؤ او ملگرتیا هم ورسره کوؤ خو دا د تورغر چې کوم صورتحال دے، دغه شان صورتحال سره زموږ دیر هم مخامخ شوے وو، چترال هم مخامخ شوے وو او دا ټول هغه پسمانده اضلاع چې په کومو کښې نوابیانې پاتې شوې دی، ریاستونه پاتې شوی دی، لیت د پاکستان سره الحاق کړے دے، دا ټولې علاقې د دغه شان مشکلاتو سره تیرې شوې دی۔ دوئ د استاذانو گیله وکړه نو په دې ضلعو کښې خو پولیس به هم د بهر نه راتلل خود وخت تیر دو سره نن چترال کښې هم خپل خلق راغلی دی، دیر کښې هم خپل خلق دے، بونیر کښې هم خپل خلق دے، ما جی عرض دا دے چې ایجوکیشن په دې وخت کښې، د خیبر پختونخوا، جناب سپیکر صاحب! دا وخت 40 لاکه طالب علما زموږ په سکولونو کښې سبق وائی او 28 هزار سکولونه دی په دې خیبر پختونخوا کښې خو صحیح خبره دا ده چې دې 40 لاکه د خیبر پختونخوا بچو ته هغه کوالټی ایجوکیشن په یکساں او په مساوی، او یو شان تعلیم نه دے، چرته چې څنگه هغه او وئیل پیسنور دے چې هر شے میسر دے خو چرته تورغر او چرته بتگرام او چرته کوهستان غوندې علاقې دی چې هلته کښې د کال دولس میاشتی چھتیا نې وی او چې چھتیا نې ختم شی بیا بارانونه وی او بیا واؤرې او بیا استاذان نه وی۔ زه دا منم چې تورغر ته د بونیر سرے، د سوات سرے، د مانسهرې سرے ډیر په مشکله ځی او استاذ خولا پریردوه سر، تورغر ته دا وخت چې کوم ای ډی اوز دی، دا هم زرین گل صاحب ته معلومه ده، دا ټول په مانسهره کښې ناست دی او شاید چرته په میاشت کښې په یووزت باندې به ورځی، نور که تاسو د یو ای ډی او نه هم تپوس وکړئ چې تا د تورغر هغه خپله علاقه کتلې ده، په کال کال کښې هغوی ته په مودو دا توفیق

نه کيږي خوزه وایم چې تیر حکومت دا یو بڼه فیصله کړې وه چې تورغر له ئه د ضلعي حیثیت ورکړه دے۔ اوس ټول پرابلمز، ټول مسائل په یو ورځ کښې حل کول، دا د تیر حکومت د پاره هم گران شوی وو گڼې کړی به ئه وے، اوسنی حکومت کښې هم درې څلور میاشتې شوې دی، د دې وجې نه زما خو به تجویز وی چې په ځانې د دې چې مونږ جواب در جواب، زه به محترم عاطف صاحب ته هم درخواست وکړم او د زرین گل او ورسره د کوهستان ضلع هم زمونږ یو پسمانده ضلع ده، مونږه سر سروے کړې وه د دې صوبې په باره کښې، یو اکنامک او د هغې اکنامک سروے په نتیجه کښې د ټولو نه زیات غربت دا په دې صوبه کښې په کوهستان ضلع کښې وو، ورپسې بټگرام ضلع کښې وو، ورپسې شانگله ضلع وه او ورپسې بیا دیر بالا وه او د ټولو نه بڼه معاشی او Stability هغه د جناب یوسف ایوب صاحب ضلع هری پور ضلع وه چې دلته فی کس آمدنی د ټولو نه زیاته وه۔ سر، سوال دا دے چې زمونږ فی کس آمدنی تاسو یقین وکړئ چې په دنیا کښې چا ته وائې نو د دې منلو ته څوک تیار نه دی خو زمونږ په دغه ضلعو کښې فی کس یو میه اوسطاً آمدنی سر، دا صرف 27 روپې ده، 27 روپې او چې کوم زمونږ Settled areas دی نو هلته کښې زمونږ هغه فی کس او اوسطاً یو میه آمدنی هغه 47 روپې ده، یعنی چې په اسلام آباد کښې یو ماشوم د ورځې چا کلیت خوری، هغه چا کلیت زمونږ په دې درې ضلعو کښې د ورځې اوسطاً آمدنی ده۔ په دې بنیاد باندې زه د دې سره عرض کوم، دلته ټول زمونږ منسټرز ناست دی، دوی د د تورغراو د کوهستان او Even سره د بټگرام، د ټول ایشوز راواخلي او زمونږ چې د دې کوم منسټر د کوم ډیپارټمنټ سره تعلق لری نو د دې ایشوز د حل کولو د پاره به مونږ ورسره کوشش او تعاون وکړو او هغه پرابلم که مونږ په دې کال کښې، Financial Year کښې حل نه کړه شو نو په راروان فنانشل بجټ کښې به هغې باندې مونږ فوکس کړه شو خو زه دا دوی سره اتفاق لرم چې دا د سیاست مسئله نه ده، دا د تورغر د هر بچی مسئله ده، د بټگرام د هر بچی مسئله ده او د کوهستان د هر بچی مسئله ده۔ سر، ستاسو هم د یو غر علاقه ستاسو په حلقه کښې شته، زمونږ په علاقه کښې خلق پرائمری سکول ولې غواړی، هغه وائی چې یره تعلیم پکار دے خو بنیادی مقصد دا وی چې دلته

یو سکول جو رشی نو چي زما پکښي یو سرے کلاس فور مقرر شی۔ بابک صاحب هم دلته ناست دے، زما د دي خبرې سره به اتفاق و کړی خو زما خیال دے چي اوس به حالات بدل شی، زما خیال دے مونږ ته په Criteria باندې، په میرټ باندې، د عدل و انصاف په بنیاد باندې فیصلې پکار دی۔ مونږ راروان فنانشل چي کوم تقسیم دے، هغه به هم ان شاء الله څنگه چي مرکز کښي د نیشنل فنانشل کمیشن په بنیاد فیصلې شوې دی او په هغې کښي غربت فوکس شوے دے، په هغې کښي پسماندگی فوکس شوې ده، زموږ به هم په راروان فنانشل ایثر کښي دا کوشش وی چي د وسائلو تقسیم مونږ د غربت او د پسماندگی په بنیاد باندې وکړو چي دا ټوله صوبه مونږ یو لیول ته راولو، (تالیان) زه اکتفا په دي باندې کوم۔ ډیره مهربانی، جناب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریم۔ جناب زرین گل صاحب۔

جناب زرین گل: محترم سپیکر صاحب! زه خو د جناب سراج الحق صاحب ډیره شکریه ادا کوم، ډیره منه، د دوی د احساساتو زه ډیر مشکور یم۔ جناب سپیکر صاحب! چي دومره غربت دے په تور غر کښي او اتیا زانہ استاذني د بهر نه راځي او بیا اتیا که لوکل وې چي هلته کښي ایف اے / بی اے هم وې او هغه نه بهرتي کيږي او دا اتیا خاندانہ چي کوم دے، هغه به مستفید شوی نه وو؟ نو زه تاسو ته دا وایم که دا د غربت احساس وی، د پسماندگی نو مهربانی وکړي چي دا زما دا کوئسچن چي دے، دا ریفر کړي سټینډنگ کمیټي ته، هلته به مونږ کښينو، منسټر صاحب ټول به ناست وی، مونږ به د دي د پاره پالیسی جوړه کړو چي آئنده د پاره د دي۔۔۔۔

سینئر وزیر (خزانہ): جناب سپیکر صاحب! یو عرض کول غواړم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی.جی۔

وزیر خزانہ: دي زانہ اساتذہ کرامو ته استاذني وئیل، دا د هغوی توهین دے، د دي وچي نه عزتمند محترم او خوږ لفظ د د هغې د پاره استعمال کړي ځکه چي مرد اساتذہ کرام هم قابل عزت وی او زانہ اساتذہ کرامې هم د عزت قابلې

دی، د دې وچې نه دا د 'استاذ نبی' لفظ کہ صاحب! د دې کارروائی نہ حذف شو
نومونز به ئے شکریہ ادا کرو۔

(تالیاں)

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منت جی، بس د مونخ تائم پورہ دے جی، پلیز۔ زہ دا کمیٹی تہ
استوم جی۔ (قطع کلامیاں) مولانا صاحب، پلیز د مونخ تائم پورہ دے جی،
د مونخ تائم دے کنہ جی۔ نماز کا وقفہ ہے، نماز کے بعد ان شاء اللہ بات کریں گے۔
(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہو گئی)
(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں: جن معزز اراکین نے رخصت کیلئے
درخواستیں دی ہیں، ان کے اسماء گرامی: جناب میاں ضیاء الرحمن صاحب، ایم پی اے 17-9-2013،
محترمہ زرگھس، ایم پی اے، 17-09-2013 اور 18-09-2013۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted. Janab Zareen Gul Sahib,
please.

جناب زرین گل: محترم سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: زرین گل صاحب! یو منت پلیز۔

جناب زرین گل: بنہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی اسرار اللہ گنڈاپور صاحب، پلیز۔

مسودہ قانون بابت معلومات تک رسائی کیلئے مجلس منتخبہ کی تشکیل

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): سر، یہ ایک موشن میں لانا چاہتا ہوں، کل سلیکٹ کمیٹی کے

حوالے سے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پلیز۔

وزیر قانون: اگر آپ کی اجازت ہو؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اجازت ہے۔

Minister For Law: Thank you, Sir. Whereas the Khyber Pakhtunkhwa, Right to Information Bill, 2013 has been referred to a Select Committee for examination and whereas the Select Committees is being proposed to constitute of more than ten members, therefore, I rise to move that leave may be granted under sub-rule (2) of rule 86 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 and the Select Committee shall composed of more than ten members, as follow, inclusive of ex-officio member_ Syed Jafar Shah Sahib, Mohtarma Amna Sardar Sahiba, Mr. Shah Hussain Khan Alai, Arbab Akbar Hayat, Mr. Ziaullah Bangash, Mr. Qurban Ali, Mr. Samiullah Alizai and Mr. Muhammad Ali. I further move that the Committee shall report to the House within a period of one month and the quorum of the Committee shall be four members.

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the motion moved by the honourable Minister for Law may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The motion is adopted and the Select Committee is constituted, as proposed.

مسئلہ استحقاق

Mr. Deputy Speaker: Item No. 5: Arbab Akbar Hayat Khan, MPA, to please move his privilege motion No. 7, in the House. Arbab Akbar Hayat Khan, please.

(قطع کلامیاں)

ایک رکن: کوئسچنز اور ختم شوے دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: 'سوری' کوئسچنز اور ختم شوے دے۔ ہاں، آپ کے علاوہ بھی ہیں لیکن کیا

کریں، ٹائم ختم ہوا، ڈیڑھ گھنٹہ ہو گیا ہے جی۔ ایک گھنٹے کا ٹائم ہے، تو جانینگے نہیں ان شاء اللہ۔

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر!

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: مشتاق غنی صاحب! خیر ہے میں آپ کو پھر ٹائم دے دیتا ہوں، کونسی چیز آوری میں تو اب مشکل ہے، کیونکہ ٹائم Over ہو چکا ہے، Sorry،

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے علاوہ مفتی صاحب کے ہیں، ایک دو کونسی چیز گئے ہیں تو میں Excuse کرتا ہوں جی۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: فضل غفور صاحب، کا ایک کونسی ہے، وہ بھی، ٹائم اصل میں، ویسے میں رولز کو، آپ تو ماشاء اللہ سمجھدار ہیں، رولز کو Follow کرنا ہے جی۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے اس کے بعد کرتے ہیں، ارباب خضر حیات صاحب، پلیز۔ ارباب اکبر حیات صاحب، پلیز۔

ارباب اکبر حیات خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر، میں اس معزز ایوان کے توسط سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہوں کہ میں 13 دسمبر 2013 کو ایک ضروری کام کے سلسلے میں سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی خیر پختونخوا سے ملاقات کیلئے گیا۔ میں نے سیکرٹری صاحب سے جس کیس کے بارے میں سفارش کی، اس بارے میں انہوں نے صاف انکار کرتے ہوئے کہا کہ میں اسمبلی کی بات یا سفارش ماننے کا پابند نہیں ہوں اور نہ میرے لئے ایم پی اے کی سفارش کی کوئی اہمیت ہے۔ اس دوران میرا اور سیکرٹری صاحب کے درمیان تلخ جملوں کا تبادلہ ہوا۔ سیکرٹری بلدیات کے رویئے سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اس اہم مسئلے پر بحث کیلئے اس کو متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، ماہگہ بلہ ورخ پہ دی باندی بنہ پہ تفصیل باندی خبری کیری وې او د ہغہ خبر و نہ پس متفقہ طور باندی دا فیصلہ وشوہ چھی مونبرہ پہ دی باندی استحقاق پیش کرو۔ جناب سپیکر صاحب، د ہغہ تقریر نہ پس چھی

خومره مسیجونه ما ته راغلی دی، خومره ای میلز ما ته راغلی دی، خومره Proofs ما ته ملاؤ شوی دی د دې سیکرټری خلاف نوزه خو حیران پاتې یم چې داسې سیکرټری د چا د ایماندارۍ قسمونه چې خلق خوری او هغه ثبوتونه ما وکتل نو ما ته عجیبه ولگیده چې زمونږ دې منتخب دور کبني به خلقو وئیل چې تیر شوی حکومت کرپشن کړی دے، تیر شوی حکومت کبني چې خومره هیډز وو، هغه ټول په پیسو باندي ئے لگولی وو او هغوی به ما هواری ورکوله خو زه نن ډیر خوشحاله یم په دې خبره باندي چې تیر شوی حکومت دغه سرے لگولے وو او کله چې دده د رویے نه، دده د کرپشن نه او دده د غیر ذمه واری نه خبر شو نو زما په خیال میاشت کبني دننه دننه بشیر بلور صاحب دے د عهدې نه لرې کړی وو، (تالیان) دا کریدت زه د اے این پی گورنمنټ ته ورکوم۔ جناب سپیکر صاحب، مونږ د فریاد د پاره به چا ته خو؟ مونږ له چې عوامو ووت را کړی دے، د دې د پاره ئے را کړی دے چې مونږ د هغوی مسئلے حل کړو۔ نن که په ایوان کبني مونږ مسئله وچته کړو او د هغې پذیرائی و نشی یا ما ته د هغې جواب ملاؤ نشی نو د هغې نه مونږ ته غټ فورم بل نشته۔ جناب سپیکر صاحب، یواځې دا زما مسئله نه ده، دا په دې ایوان کبني ناست د هر ممبر دا مسئله ده، د هر منسټر دا مسئله ده او دې ایوان کبني ناست هر ممبر ما ته دا وئیلی دی چې ارباب صاحب! دا پوائنټ زمونږ په زړه کبني وو خو چونکه دا مونږ نه شو وچتولے ځکه چې مونږ په مخامخ بنچونو باندي ناست یو خوزما په خیال په دې بنچونو کبني ناست ملک صاحب هم د جماعت اسلامی سره تعلق ساتی، د دې خبرې به تائید کوی چې کومه رویه ما سره شوې وه، هغه رویه به ده سره هم شوې وی، کومه رویه چې ده سره شوې ده، دغه رنگې زما دې ټولو وروڼو سره به شوې وی او مونږ خو د حق د پاره تلی وو، زه خو ورته وایم چې زه د کوم کیس په سفارش کبني راغله یم، که چرې دا ستا په نیز باندي یو غلط کیس وی، د میرټ مطابق کیس نه وی نو بیا تا ته اختیار دے چې دا کینسل کړې خو که نه ته د څلورو میاشتو نه په ما باندي چکرې لگوې او اخره کبني ما ته دا وائې چې ته څه زه به بیا تا سره رابطه وکړم او اوس زما میتنگ دے ما سره ټائم نشته، نو زما په خیال دا یواځې زما نه د دې معزز ایوان توهین شو، دا زمونږ د هغه فورم کوم

کبني چي مونڙ خپل فرياد تاسو ته رسوؤ، نو زما دا مطالبه ده چي يو خود دا استحقاق كميتي ته خوبه ځي خو زه دا وايم چي په ايگزيڪٽيو آرڊر باندي دا سرے د دي صوبي نه لري شي، د دي عهدي نه لري شي ځكه چي دے يواځي زما نه د ده چي كوم آنريبل زمونڙ منسٽر دے، ڊير Nice، ڊير Kind دے او زه وايم چي په رواياتو باندي پوهه دے، هغه دوي Misguide کوي۔ نن په دي ايوان کبني ما وکتل، ڊير منسٽران كوم چي زمونڙ د دي سوالونو جوابونه ئے صحيح ورنکړل، نو زه وايم دي سيڪريٽريانو صاحبانو زمونڙ دا منسٽران هم شرمنده کړل او دي ايوان ته ئے شرمنده کړل، دي زمونڙ وروبوته ئے شرمنده کړل۔ که چري د دوي رويه صحيح وے، دوي خپل هغه آمرانه ذهن، كوم چي دوي خپل ځان ڊير Superior کني، دا تههيك کړو نو زما په خيال زمونڙ دا منسٽران صاحبان به هم مونڙ ته شرمنده نه وي، د دوي د سوالونو جوابونه به هم دوي ته صحيح ملاويري او زمونڙ او كوم چي تاسو د تبديلي يوه نعره لگولې وه نو ستاسو دا نظام به هم په Track باندي راشي۔ جناب سپيکر صاحب، ان شاء الله زما دا ټول ورونه به زما د دي خبري تائيد کوي، که كوم سري او وئيل چي اکبر حيات! تا غلط دغه کړے دے، په دي ايوان کبني د پاڅي او د وائي چي اکبر حيات! دا صحيح نه ده خوان شاء الله زما اميد دے چي ما د حق د پاره آواز وچت کړے دے او چي كوم سري سره زياته کيري، د هغه خلاف به مونڙ آواز وچتوؤ او كوم سرے چي مظلوم وي، د هغه په حق کبني به مونڙ خبره کوؤ او دا زمونڙ حق دے او مسئلي حل کول د دوي فرض جوړيري۔ ڊيره مهرباني سپيکر صاحب۔

جناب ډيپټي سپيکر: جناب عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلديات و دہلي ترقی): بسم الله الرحمن الرحيم۔ تهينک يو، سر۔ ارباب اکبر حيات صاحب زمونڙ د دي ايوان نه معزز ممبر دے او زمونڙ خپل حيثيت هم، د منسٽر حيثيت هم بنيادي طور د ممبر وي، مونڙ منسٽرز سره سره د دي ايوان ممبران يو او يو Constituency لرو او د هغي نه منتخب شوي يو او مونڙ دا سوچ کوؤ چي يره مونڙ په اپوزيشن بنچز هم کبنيناستلے شو او په ټريژري بنچز هم کبنيناستلے شو۔ زمونڙ عزت او زمونڙ خبره بالکل يوده او دي وچي نه زه که د ده جذباتو ته تهيس رسيدلے دے او دے دا محسوسوي چي د ده پريويلج

چې دے او د اسمبلی پر یو بیج چې دے نو هغه Breach شوی دے نو زه معذرت د هغې د پاره غواړم۔ سیکرټری لوکل گورنمنټ ما راغوبنتلے دے، ما ورسره خبره کړې ده، هغه وائی چې ما Intentionally داسې څه کار نه دے کړے، داسې څه خبره مې نه ده کړې ارباب اکبر حیات صاحب ته چې په هغې باندې زما علاوه، By design دا اراده وه چې یره زه دوی دغه کوم، د ده پر یو بیج او د ده بې عزتی د ترې وشي او رشتیا خبره دا ده کنه چې سیکرټری لوکل گورنمنټ چې دے، دا ډیر Competent افسر دے او زه د دې صوبې ورته Asset وایم چې کوم عرق ریزئ سره، کوم محنت سره هغه دې ډیپارټمنټ کښې کار کوی، د شپې یوولس بجې سرے کور ته ځی او سحر او وه بجې آفس ته راځی، نو د هغه د شخصیت یو پهلو دا هم دے او د ده دا خبره وکړه چې د بشیر خان سره میاشت پورې سیکرټری وو او Babak Sahib will bear me out، دوه نیم کاله پورې هغه سره سیکرټری پاتې شوی دے او بیا په هغه گورنمنټ کښې مسلسل تر اوسه پورې ایډمنسټریشن سیکرټری پاتې شوی دے او دې گورنمنټ هم د هغه د دې Competency په وجه باندې دے Continue وساتلو، د دې وجې نه هغه د یو خاص پارټی یا د چا کس نه دے بلکه د دې حکومت او د دې صوبې سیکرټری دے او زما خیال داسې دے چې د اپوزیشن بنچر کښې هم د ډیرو خلقو به ورسره واسطه راغلې وی، Competent Secretary دے او زه دې خبرې ته تیار یم چې دے د هغه سره مونږ کښینوؤ په دې خبره باندې او د ده کوم دل آزاری شوې ده، تکلیف ورته رسیدلے دے، Communication gap دے، هغه Properly خبره نه ده Communicate کړې ده ته، دې ته Communication gap وائی، Properly خبره ئے نه ده Communicate کړې۔ چې کومه ایشو Basically sensitive ده، په هغې باندې دے Touchy دے، هغه ایشو ما او ده د وارو ته معلومه ده، زه په هغې باندې تفصیل سره خبرې نه کوم او د هغې دا سمری هم ما سره لاس کښې ده، دا زه ده سره د دغه نه وروستو ډسکس کولے هم شم، دا پوره کیس د ده سره ډسکس کولے شم چه کوم کیس باندې دے ډیر زیات Touchy دے، ډیر زیات پریشان دے پرې، ډیر Sensitive دے پرې، او یو خبره باندې ده نه گیله کوم چې دے وائی چې ما ته د کرپشن ایس ایم ایسز ملاؤ شوی

دی او دغه ملاؤ شوی دی، نوزہ وایم چہی ہغہ خیزونہ چہی د دہ د پارہ خنگہ نا قابل برداشت دی کنہ نو ما د پارہ ہم ناقابل برداشت دی او ہغہ خیزونہ د مونبر۔ تہ را کری، ہغہ بانڈی زہ انکوائری ہم کولے شم او پہ ہغہ بانڈی زہ د ہغہ خلاف ایکشن ہم اخستلے شم، ہغہ بانڈی مونبر۔ ہر خہ قسم دغہ کولے شو۔ کہ د ہغہ خلاف د کرپشن داسی Specific case وی، دے د ماتہ او وائی، یو General statement د سری بارہ کبہی ور کول چہی یرہ دا Corrupt دے نو Give a dog a bad name and hang him، دا خو ڍیرہ غلطہ خبرہ دہ، کہ خہ وی نو We are ready، مونبر۔ د ترانسپرنسی پہ نوم بانڈی، د Change پہ نوم بانڈی دلته یو او مونبر۔ ہر قسم دغہ Investigate کولو تہ تیار یو۔ دہ تہ مہی ریکویسٹ دا دے چہی دا موشن نور نہ Push کوی او دہ سرہ لکہ د اسمبلئ د دغہ نہ وروستو زہ بہ کبہنیم، ما او دے بہ کبہنیم، سیکرٹری صاحب بہ ہم زہ کبہنیم چہی کومہ Issue in hand دہ، ہغہ بہ ہم ڍسکس کرو او Resolve بہ کرو، ایشو بہ Resolve کرو، چہی کومہ Issue in hand دہ چہی کومہ ایشو بانڈی دے Sensitive دے، ہغہ ایشو بہ Resolve کرو۔ Thank you very much, Sir۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب اکبر حیات صاحب۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر! ما مخکبہی تاسوتہ د دہی خبری وضاحت وکرو چہی منسٹر صاحب ڍیر بنہ سرے دے او دے وائی چہی کوم ایشوز بانڈی دوی دغہ کری وی، د ہغہ سمری ہم دوی سرہ یرتہ دہ۔ زہ دا وایم چہی د دہی خبری درہی خلور میاشتی کیری جی، حالانکہ دا د منسٹر صاحب پہ نالچ کبہی دا خبرہ وہ نو بیا دوی دا خبرہ وکریہ چہی مونبرہ د دی د پارہ پالیسی جوہہ کری دہ، مونبر۔ پالیسی جوہہ کری دہ او چہی کلہ مونبر۔ د دہی خپل پہ خائی ملاکنڈ ڍویژن کبہی، پہ ڍیر کبہی زما پہ خیال دوی تہ ہم دغہ رنگ یو ایشو جوہہ شوہی وہ، د ہغہ نہ غتہ مسئلہ جوہہ شوہی وہ او ہغہ زما خیال دے د دہی ملک صاحب دوی حلقہ وہ او دوی پکبہی ما تہ او وئیل چہی یرہ دہی سرہ زما خپلہ ہم اتفاق نشته، دا دوی چہی کومہ پالیسی جوہہ کری دہ جی، ہغہ پالیسی مطابقت نہ لری چہی ہغہ د مونبر۔ Pursue کرو جی۔ نو زما د منسٹر صاحب پہ خلہ بانڈی اعتبار ہم دے، ما مخکبہی ہم دا او وئیل چہی پہ روایاتو بانڈی پوہہ دے، پہ Respect بانڈی ہم

پوهه دے، مونږ د ده دفتر ته تلی وو، مونږ د عزت اوږی یو، پښتون د پښتنې اوږه دے، مونږه له ئه بنه عزت را کړه دے خو دا نه چې مونږ نه د سره مخ واپړوی او مونږ ته د دا وگنې چې یره که دا اپوزیشن کښې دے نو د ده څه حیثیت نشته خو د دې نه باوجود ما ته افسوس په دې باندې کیږی چې دغه منسټر صاحب ته هم غلط بیانی شوې دی، یعنی د دوی چې کومه متعلقه محکمه ده، د دې د آمدن، د دې Ou put چې کوم دے، هم صحیح طریقې سره دوی ته نه دے Convey شوے۔ نو دا خبره صحیح ده که دوی وائی نو زه به خپل ورور سره کښینم او هغه به هم کښینی خو که چېرې دا مسئله حل نه شوه نو بیا به زه جی هم په دې فورم باندې دا آواز وچتوم۔ زه به جی تاسو سره کښینم او تاسو سره به خبره وکړم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب قیوم خان صاحب، پلیز۔

رسمی کارروائی

جناب قیوم خان: جناب سپیکر، چونکه زما په خیال باندې نن یا سبا د اسمبلی د کارروائی د ختمیدو امکان دے جی۔ دا ماته نن یو ضروری اہمہ خبره په تیلی فون باندې را اورسیده، زمونږ په خوازه خپله کښې گرلز کالج او په کبل کښې گرلز کالج دے، دگری کالجونه جی، په هغې کښې د بی ایس پوسټونو، د بی ایس کلاسونه، څلور سمسټره په دغه کالجونو کښې شوی دی، اټه سمسټرې پکار دی، د څلورو د پاره اوس جہانزیب کالج ته هغه جینکئی د سیکنډ شفټ د پاره رالیبرلې شوې دی چې هغه د دې جینکو د پاره تکلیف دے، د پنځویشټ دیرش کلومیټره لار بیا دویم شفټ کښې چې کوم دے نو ما بنام واپس کور ته د تلو، د هغې انتظام، نو دا انتہائی مشکلات دی ځکه چې څلور سمسټره دوی په دغه کالجونو کښې کول نو پکار ده چې دا بقایا څلور هم په دغه ځانې کښې تیر کړی نو زما به وزیر صاحب ته دا گزارش وی چې دے په دغه سلسله کښې خپلې محکمې ته ہدایات جاری کړی چې څنگه مخکښې کارروائی شوې ده، ہم هغه

شان جاری و ساتلپی شی او دغه خلقو ته، دغه جینکو ته او علاقپی ته تکلیف نہ
رسوی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مشتاق غنی صاحب، پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار نلوٹھا صاحب! آپ۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکر یہ، جناب سپیکر صاحب۔ پہلے بھی میں نے آپ سے ریکویسٹ کی تھی، اصل میں سپیکر صاحب! میرے حلقے کے اندر ایک ایسا گریڈ گری کالج ہے جو غالباً 2002 یا 2003 کو منظور ہوا اور گریڈ پرائمری سکول کی بلڈنگ میں وہ چل رہا ہے۔ ابھی موجودہ پوزیشن میں چودہ ساڑھے چودہ سو بچیاں اس کالج کے اندر موجود ہیں، تو پچھلے غالباً Tenure میں اس کیلئے کوئی چھ یا سات کمرے منظور ہوئے لیکن اس کے اندر پوزیشن یہ ہے کہ بچیوں کو باہر بٹھانے کی بھی جگہ نہیں ہے، پرائمری سکول کی کتنی بلڈنگ ہوتی ہے؟ پانچ کنال کی ٹوٹل وہ جگہ ہے اور اس میں وہ بلڈنگ قائم ہے۔ یہ میں سمجھتا ہوں کہ میری بھی اور میرے حلقے کے عوام کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ مشتاق غنی صاحب ہائر ایجوکیشن کے منسٹر ہیں جو بالکل میرے پڑوسی بھی ہیں، حلقہ وائز کے حوالے سے، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان شاء اللہ وہ خود بھی اس کالج میں گئے ہونگے اور ان کو وہ بخوبی سمجھتے بھی ہیں کہ اس کیلئے کیا بندوبست کیا جائے تاکہ بچیاں وہاں پر آزادانہ تعلیم حاصل کر سکیں؟ تو میں گزارش کرونگا مشتاق غنی صاحب سے کہ اس کالج کیلئے زمین بھی اور ساتھ بلڈنگ کیلئے بھی یہ ’نان اے ڈی پی‘ میں حکم صادر فرمائیں اور ساتھ ساتھ آئندہ مالی سال کی اے ڈی پی تک اس کی فیزیبلٹی رپورٹ تیار ہو جائے گی اور بچیوں کو پڑھنے کا موقع مل جائیگا۔ اس حکومت کی کوشش بھی ہے اور جو نعرہ بھی ہے، میرے خیال کے مطابق ایسے بچوں اور بچیوں کو سکولوں میں اکٹھا کرنا اور کالجوں میں جہاں پر ان کو بٹھانے کی جگہ ہی نہ ہو، سٹاف ہی نہ ہو تو پھر یہ فضول سا ایک نعرہ ہوگا۔ تو عملی جامہ پہنانے کیلئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرے حلقے کی بچیوں کی دادرسی کیلئے شاید مشتاق غنی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے وزارت نصیب کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سے میرے حلقے کی بچیاں خصوصاً فائدہ اٹھائیں گی۔ بڑی مہربانی۔

سردار ظہور احمد: سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منٹ چپی دوئی خبرہ و کیری۔

سردار ظہور احمد: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب، کل کے سیشن میں انتہائی قابل احترام ہمارے منسٹر صاحب، یوسف ایوب صاحب نے اور میرے انتہائی قابل احترام مشتاق غنی صاحب نے موٹروے یا ایکسپریس وے کے حوالے سے بات کی تھی، میں تھوڑی سی اس بات کی تصحیح کر لوں کہ دو تین دن پہلے بھی اخبارات کے اندر یہ بات آچکی ہے کہ ایکسپریس وے ختم کر دیا گیا۔ ایکسپریس وے حسن ابدال سے لیکر تھاکوٹ اور کاشغر تک کا منصوبہ تھا، حسن ابدال سے چائنا تک یہ چار رو یا منصوبہ تھا اور حسن ابدال سے لیکر حویلیاں تک جو زمین Acquire ہوئی، اس کی Payment بھی ہو چکی ہے۔ یہ جو چار رو یا ایکسپریس وے کا منصوبہ تھا، اس میں ہمارے پرائم منسٹر صاحب کے چائنا کے دورے کے بعد ترمیم ہوئی اور یہ ایکسپریس وے سے چھ رو یا موٹروے جو حسن ابدال سے لیکر کاشغر تک جائے گا۔ یہ منصوبہ ختم نہیں ہوا بلکہ اس میں مزید توسیع ہو گئی ہے اور ان شاء اللہ (تالیاں) ان شاء اللہ یہ منصوبہ صوبائی حکومت کے تعاون سے، اس کو مشاورت میں ہماری مرکزی گورنمنٹ لے گی، تعاون سے اس منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے گا اور دوسری بات یہ کہ جو شخص اس ملک کو میگا پراجیکٹ دے سکتا ہے، جس نے بڑے بڑے پراجیکٹس دیئے، موٹروے دیا اور دیگر میگا پراجیکٹس دیئے، وہ کیسے اس عظیم منصوبے کو چھوڑ سکتا ہے یا اس سے دستبردار ہو سکتا ہے؟ لہذا اس بات کی میں تردید کرتا ہوں اور یہ منصوبہ انشاء اللہ ہماری معیشت میں سنگ میل ثابت ہو گا۔ بہت، بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سلیم خان صاحب۔

جناب سلیم خان: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ سر، آج کے 'مشرق' میں ایک خبر چھپی ہے، بہت افسوسناک خبر ہے اور یقیناً ہمارے دوست بھی اس کو پڑھ چکے ہوں گے۔ یہ سانحہ لاہور کے بعد Same اس طرح کا ایک واقعہ پشاور میں رونما ہو چکا ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سلیم خان صاحب! یہ تو بہت ڈیٹیل سے محترمہ عظمیٰ خان نے صبح جو ہے، اس پوائنٹ کو اٹھایا ہے اور اس پر کافی Detailed discussion بھی ہوئی ہے اور اس پر لاء منسٹر نے کچھ آرڈرز بھی کئے

ہیں۔۔۔۔۔

جناب سلیم خان: آپ لاہور والے واقعے کی بات کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، وہ پشاور کی میں بات کر رہا ہوں جی، وہی ہوئی ہے، بات صبح ہوئی ہے جی۔ اسی پر صبح بات کی ہے عظمیٰ خان صاحبہ نے۔ جناب مشتاق غنی صاحب سے گزارش کرتا ہوں جی، مشتاق غنی صاحب، پلیزان کے سوالوں کا جواب دیدیں۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! بہت سے کونسیجز کوئی Mix up ہو گئے ہیں اور بہتر یہ ہوتا ہے کہ جو کونسیجن آئے تو پھر اس کا جواب ہمارے ممبران سن لیا کریں اور اس کے بعد پوائنٹ آف آرڈر اٹھا لیا کریں، اس میں ذرا ہمیں بھی جواب دینے میں آسانی ہوتی ہے۔ پہلے میں، قیوس خان صاحب نے جو بات کی ہے، انہوں نے ڈگری کالج خوازہ خیلہ اور ڈگری کالج کبل میں بی ایس کلاسز کے بارے میں بات کی ہے۔ In fact بی ایس پروگرام جو ہے، یہ بڑا سپیشلائزڈ پروگرام ہے اور اس کیلئے بڑے Competent staff کی ضرورت ہوتی ہے اور ہمارے جہانزیب کالج سوات میں یہ تمام Facilities موجود ہیں اور وہاں بڑا Highly qualified staff موجود ہے اور اس Need کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے یہ جو لوگ تھے ان دو کالجز کے، ان کو وہاں شفٹ کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ پہلے چار سمسٹرز وہ پڑھ چکے ہیں اور اگلے چار سمسٹرز میں ان کو بہترین جو فیکلٹی ممبرز ہیں، وہ میسر آسکیں۔ As you know Sir, that we are facing a shortage of staff members in our colleges کم ہیں اور ہم ریکویزیشن بھی کرتے ہیں پبلک سروس کمیشن کو، اس سٹاف کی ریکروٹمنٹ میں اتنا نام لیتے ہیں کہ اس وقت تک ہمارے ادارے جو ہیں، سٹاف سے محروم رہتے ہیں اور ہم پیپلز فنڈز سے ہمیں سٹاف Hire کرنا پڑتا ہے لیکن جو پبلک سروس کمیشن کے Through آتے ہیں، ایک پراسیس سے گزر کے وہ بڑے Competent لوگ ہوتے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں، اس لئے ہم نے یہ کیا ہے تاکہ وہ وہاں جائیں اور اچھی تعلیم حاصل کریں لیکن اس میں بھی ڈیپارٹمنٹ نے یہ کہا کہ ان لوگوں کے Parents کو اعتماد میں لیکر فیصلہ کیا جائے کہ Parents اگر Allow کریں کہ ٹھیک ہے ہم Better education کیلئے جہانزیب کالج جانا چاہتے ہیں تو پھر اس صورت میں ان کو جہانزیب کالج میں شفٹ کر دیا جائے اور اگر Parents allow نہیں کرتے تو ہم ان کیلئے انہی دو کالجوں میں Arrangement کریں گے۔ دوسری بات،

اور نگزیب نلوٹھا صاحب نے جس حویلیاں کالج کے بارے میں بات کی، No doubt کہ یہ ایک پرائمری سکول کی بلڈنگ میں سٹارٹ ہوا اور یہ پانچ کنال زمین پر یہ ہے اور 04-2003 میں اس میں مزید پانچ کلاس رومز کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ کالج کی اپنی عمارت کیلئے ہزارہ یونیورسٹی نے 40 کنال زمین دینے کا وعدہ کیا تھا جہاں پر حویلیاں کیمپس ہے لیکن انہوں نے شرط عائد کر دی کہ یہ کالج ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ بنائے اور پھر اس کی بلڈنگ کو Own کرے گی ہزارہ یونیورسٹی، جو کہ ڈیپارٹمنٹ کیلئے قابل قبول تجویز نہیں تھی۔ ڈیپارٹمنٹ یہ چاہتا تھا کہ وہ زمین دیں، ہم وہاں پر کالج کی عمارت بنائیں اور ڈیپارٹمنٹ خود اس کو Run کرے گا لیکن یہاں ہزارہ یونیورسٹی کی سٹڈی کیٹ کا فیصلہ آگیا جو انہوں نے کہا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اس میں ابھی 35 ملین کی لاگت سے کلاس رومز کے علاوہ ایڈیٹوریٹ اور ایڈمنسٹریشن بلاک بھی زیر تعمیر ہے اور اسی کالج کے ساتھ بالکل Adjacent فارسٹ ڈیولپمنٹ کارپوریشن کی آٹھ کنال پر محیط ایک پرانی غیر فعال کالونی ہے، ہم بھی کوشش کر رہے ہیں کہ اگر فارسٹ والے ہمیں آٹھ کنال کی وہ غیر فعال کالونی، وہ رقبہ دیدیں جو اس سے Adjacent ہے تو ہم فوراً اس کے اوپر بلڈنگ تعمیر کر سکتے ہیں کالج کیلئے ورنہ پھر دور کسی جگہ ہو جائے گا اور یہ شہر کے ساتھ ہے، یہ جگہ اور فارسٹ سے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ یہ جگہ ہمیں مل جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، مشتاق غنی صاحب۔ یہ کال انٹنشن نوٹسز کی طرف آتے ہیں جی، آپ مہربانی کریں جی،

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی فضل غفور صاحب، پلیز۔

سردار اور نگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیتا ہوں نا، ٹائم دیتا ہوں۔ ٹھیک ہے جی، سردار نلوٹھا صاحب، پلیز۔ یو منٹ، مفتی صاحب۔

سردار اور نگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! یہ ہمیں تسلی دیں گے اور ایک غلطی جو پہلے سے چلی آرہی ہے، اس حکومت کا تعلیم کے حوالے سے ایک نعرہ بھی ہے اور ہم سب کی یہ ذمہ داری ہے، جو غلطیاں پہلے لوگ کرتے رہے ہیں، اب نہیں ہونی چاہئیں۔ میں مشتاق صاحب کو وضاحت اس جگہ کے حوالے سے کرنا

چاہتا ہوں کہ جس جگہ کانہوں نے کہا ہے کہ انوائرومنٹ والوں کی آٹھ کنال زمین ہے، وہ آٹھ کنال نہیں ہے، 77 کنال زمین ہے اور پچھلے وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک Temporary summary Approve کی تھی، اس میں سے 16 کنال انوائرومنٹ والوں نے ہائر ایجوکیشن کو Temporary طور پر وہ جگہ دی تھی لیکن وہاں پر کوئی مقامی آدمی نے Stay کر دیا اور اس نے اپنی اس جگہ کا دعویٰ کیا جس کی وجہ سے وہ جگہ رہ گئی تھی۔ اب یہ بالکل اچھی بات ہے جو مشتاق صاحب نے کی ہے لیکن انوائرومنٹ والے دوبارہ اس کو وہ چلا رہے ہیں جو انڈسٹری ہے، ان کی سمال انڈسٹری تھی اس کو چلا رہے ہیں اور اس میں منسٹر صاحب بھی ادھر گئے ہیں، تو اس کالج کے بالکل سامنے جگہ مل رہی ہے، اگر آپ مہربانی کریں تو جس طرح کالجوں کیلئے جگہ خریدتے ہیں، اگر ہائر ایجوکیشن اس سامنے والی جگہ کو خرید لے تو بالکل ساتھ ہی ہے وہ۔ میں یہ بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مشتاق غنی صاحب، پلیز۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: جناب والا! ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے، ہم تو چاہتے ہیں کہ ہماری عمارات جو ہیں، وہ بنیں اور جیسے اور نگرین صاحب نے کہا، بالکل ہمارا یہ نعرہ ہے کہ ایجوکیشن میں اور ہیلتھ میں جو بھی ہم سے ہوسکا، ہم کر رہے ہیں اور Priority پر کر رہے ہیں، میں ان کے ساتھ اس کالج کو وزٹ کر لوں گا جاکے، جگہ بھی یہ بتائیں، وہ فارسٹ کی جگہ اصل میں بالکل Adjacent ہے، ہم اس پر کوشش کر رہے ہیں کہ وہ ہمیں ساتھ مل جائے تو اس کی ہم Expansion کر دیں اور پھر وہ بن جائے اور اگر وہ Possible نہ ہوئی تو دوسری تجویز کو بھی ہم دیکھ سکتے ہیں اور غور کر سکتے ہیں اور اس کالج کو ان شاء اللہ ہم Up to the required standard لائیں گے ان شاء اللہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔ مفتی فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ، جناب سپیکر۔ چونکہ د کالجونہ پہ حوالہ باندھی زمونہ دیرو ملگرو د خپلو خپلو علاقو مسائل Highlight کرل۔ ما ہم یو اسمبلی کونسچن جمع کرے وو خود وقفہ سوالات د ختمیدولو د وجی نہ ہغہ Lapse شو، بہر حال د ہغی د سرسبز کیدلو د پارہ خو ما تا سو تہ ریکویسٹ در کرو خو چونکہ ہغہ مسئلہ د انتہائی اہمیت حامل مسئلہ دہ۔ بونیر کنبی د نولا کہ آبادی

د پارہ چپی کوم زمونر مین ډگری کالج دے د سوارئ، په هغې کبني د ټولو نه ورومبني د ستودنتانو د ايډميشن مسئلہ وه، زه د جناب آنریبل منسټر مشتاق غني صاحب انتہائي شكريہ ادا کوم چپی هغه مسئلہ دوي په خپل مداخلت سره حل کړله۔ دويمہ مسئلہ جناب، هلته د ستياف وه نوزہ دوي په دې فيصلہ کبني هم Appreciate کوم چپی دوي ټول کالج ته، يونيورستيز ته هدايات جاري کړل چپی تر کوم وخته پورې مستقل بنيا د ونو باندي د ليکچرز اپوائنټمنټس نه وي شوي تر هغه وخته پورې تاسو د لوکل فنډ نه دغه اساميانې دا ډکې کړئ خو جناب والا، بونير کبني چپی د دغې مطلوبه پوستونو د پارہ ټيسټ انټرويو وغيره د پراسيس مطابق وشو، تراوسه پورې زمونر د کالج پرنسپل صاحب۔۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مفتی فضل غفور صاحب، مختصر بات کریں پھر نماز کیلئے وقفہ کرتے ہیں۔

مولانا مفتی فضل غفور: مانحہ نہ پس بہ ان شاء اللہ وکرو، مومنح نہ پس۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلو نماز کے وقفے کے بعد ان شاء اللہ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی فضل غفور صاحب! گزارش ہے کہ کوشش کریں، ایجنڈا ابھی بہت زیادہ ہے اور

کام بہت زیادہ ہے تو مہربانی کر کے ٹائم کا لحاظ رکھیں جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ، جناب سپیکر۔ نو ما جی عرض کولو چپی زمونر په

گورنمنټ ډگری کالج سوارئ بونير کبني داساتذہ، دليکچرانو هغه مطلوبه چپی

کوم تعداد دے، هغه تراوسه پورې پوره نه کړلے شو۔ د کالج پرنسپل صاحب دا

اختيار لری چپی هغه د ډیلی ويجز په بنيا د باندي انتخاب وکړی د ميرت په بنيا د

خو چونکه هغه باندي د پاس نه انتہائي سياسی دباؤ دے نو هغه هغه ټول

ډاکومنټس راولپورل، ډائريکټر هائر ايجوڪيشن ته، هغوی بيا واپس وراولپورل۔

جناب سپیکر صاحب، زه په دې خبره نه پوهیږم چپی يو طرف مونر د Institutional

stability او د ادارہ جاتی استحکام خبره کوؤ چپی ادارې د مستحکم کړلې شی

او بل طرف ته مونږ هغه پريشراز ڪوڙ او د هغوى په اختيار ڪينې چي ڪومې خبرې وي، په هغې ڪينې مونږ مداخلت ڪوڙ نو زما په خيال باندي دا دغې ستوږ نٿا نو د مستقبل د تباھي خبره ده او زه آنريل منسٽر صاحب ته دا درخواست ڪوم چي هغوى فوري طور په دې حواله باندي قدم پورته ڪري او دغه متعلقه پرنسپل صاحب هغه ته او وائي چي فوري طور د دغې ڪسانو سليڪشن و ڪري او بيا جناب سپيڪر صاحب، يواڻي دغه نه، په ادارو ڪينې د مداخلت يو داسي عجيبه رواج جوڙ شوي دے، نن زما مخي ته دا دے د 'مشرق' اخبار پروت دے: "گورنمنٽ ڪاليج ميں انصاف ايس ايف ڪي غنڌه گري طلباء پر تشدد فائرنگ اور ڪاليج بند" زما په خيال باندي داد دغې حڪومت په تندي باندي يو سواليه نشان دے چي په تربيٽري بنچ او په حڪومت ڪينې موجود خلق، هغوى ځي، اداري Press ڪوي او د هغې هيڏي، د هغوى هغه استحقاق او د هغوى هغه عزت مجروح ڪوي۔ د دې نه مخڪينې په بنو ڪينې ايجوڪيشن آفس ته تالې او وهلې شوې، په هغې باندي هيڏي قسم ڇه اقدام پورته نه ڪر لے شو، هغه هم زمونږ د يو حڪومتي معزز رکن د لاس نه۔ جناب سپيڪر صاحب، ڪه مونږ او تاسو د خپل پريويلج او د خپل استحقاق او د خپل عزت نفس خبره دلته په دې ايوان ڪينې ڪوڙ نو پڪار دا ده چي دغه هيڏي آف ڊيپارٽمنٽس په دغه ڪرسو باندي ڪه په هر ڊيپارٽمنٽ ڪينې ناست هغه مشران دي، هغه هم زمونږ د پاره قابل احترام دي، د هغوى استحقاق، د هغوى پريويلج دا جوڙيڙي چي ڪم از ڪم د هغوى عزت نفس د څوڪ مجروح نه ڪري۔ يو طرف ته مونږ وايو چي اداري به مستحڪم ڪرو، بل طرف ته په لاس ڪينې لاهي اخلو او اداري بندو، زما په خيال باندي ڪه دغه آفيسرز دغه شان Press وساتلي شو، د دوي دغه شان بي عزتي شروع وي، سباله به د دغې اسمبلي مخي ته دغه آفيسرز راجمع شوي وي او چغې به وهي چي "لاڻهي گولي ڪي سرڪار نهيں چلے گی، نهيں چلے گی" لهنڏا په دغې حواله باندي سنجيده اقدامات اخستل پڪار دي۔ ڊيره ڊيره مننه، ڊيره ڊيره شڪريه۔

جناب ڊپٽي سپيڪر: جي مشتاق غني صاحب، پليز۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: تھینک یو، جناب سپیکر۔ مفتی فضل غفور صاحب نے جو بونیر میں سٹاف کی کمی کے بارے میں ذکر کیا ہے، جناب! وہاں پر ٹوٹل دس گیارہ سٹاف ممبرز کم ہیں، ان دو بوائز اینڈ گرلز کالجز میں، میرے پاس ڈیٹیل موجود ہے اور ہم نے تمام KPK کے کالجز کے پرنسپل کو ہدایات جاری کی ہوئی ہیں کہ وہ وہاں لوکل مارکیٹ سے ٹیچرز کی سروسز Hire کر لیں اور ان کو Appoint کر لیں On merit اور مجھے ان کی بات سے یہ سمجھ نہیں آئی کہ انہوں نے فرمایا کہ وہاں پر شاید کوئی پولیٹیکل مداخلت ہے یا Interference ہے، اگر کوئی ایسی چیز ہے، فاضل ممبر ہمارے نوٹس میں لے آئیں اور ہم اس کو بالکل Enquire کریں گے اور جب ہم کہتے ہیں کہ میرٹ تو We mean it کہ میرٹ، میرٹ پر بات ہوگی خواہ ایڈمیشن ہے تو میرٹ پر ہوگا، اپوائنٹمنٹ ہے تو وہ میرٹ پہ ہوگی اور جہاں بھی ہمیں کسی چیز کی نشاندہی ہوتی ہے، ہم Prompt action لیتے ہیں اس کے اوپر۔ جس طرح انہوں نے گورنمنٹ کالج کے سٹوڈنٹس کی لڑائی کی بات کی، میں نے اس کو خود بھی آج Enquire کیا ہے اور یہ ہوا اس طریقے سے کہ گورنمنٹ کالج میں باہر سے کچھ چار پانچ سو لڑکوں کا گروپ کالج میں Enter ہوا اور باہر سے پولیس بھی ان کو روک نہیں سکی اور انہوں نے جا کر نام جو اندر استعمال کیا، وہ انصاف سٹوڈنٹ فیڈریشن کا استعمال کیا۔ آج میں نے دو بچے ان لڑکوں، جتنے بھی انصاف سٹوڈنٹ فیڈریشن کے کوئی تھے، ان سے میں نے میٹنگ کی، انہوں نے کہا جی، ہم ہر لیول پر جا کر بتانے کو تیار ہیں کہ ہمارا اس لڑائی سے کوئی تعلق نہیں تھا اور وہ Enter ہوئے ایڈمیشن کے ضمن میں لیکن الزام یہ لگایا گیا کہ آئی ایس ایف کے جو لڑکے ہیں، وہ میرٹ کو توڑنا چاہتے ہیں جبکہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، جب گورنمنٹ میرٹ کی پالیسی پہ سختی سے کاربند ہے تو کسی کی کوئی مجال نہیں کہ وہ میرٹ کو توڑ سکے اور جو میرٹ کو توڑے گا اور ہمارے نوٹس میں آئے گا تو ہم نے پہلے کہہ رکھا ہے کہ ہم اس پرنسپل کے خلاف سخت ایکشن لینگے۔ So ایسی کوئی بات نہیں ہے، یہ کوئی چیز بنائی گئی ہے تحریک انصاف کو بدنام کرنے کی خاطر اور اس کو ہم Enquire کر رہے ہیں اور ایک دو روز میں اس کی رپورٹ بھی ہمارے پاس آجائیگی اور آئی ایس ایف کے کسی لڑکے کو اندر خواہ مخواہ زد کو ب کیا گیا جبکہ وہ اس کا حصہ بھی نہیں تھا، یہ باہر سے جو لوگ گئے تھے اور یہ ساری چیز Plot کر کے اور اخبارات میں اس طریقے

So as such، ایک Picture develop کی گئی کہ جیسے یہ کر رہے ہیں تحریک انصاف والے، ایسی بات وہاں پہ کوئی بھی نہیں ہے جناب۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب ڈپٹی سپیکر: کال انٹیشن نوٹسز ہیں، ٹائم بہت شارٹ ہے جی۔

Mr. Syed Jafar Shah, MPA, to please move his call attention No. 54, in the House. Mr. Syed Jafar Shah, please.

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ پولیس سرکل آفس اپر سوات مرکزی مقام مدین میں واقع ہے، مذکورہ دفتر گاؤں کے عین وسط میں مین روڈ سے بہت دور ہے۔ گاؤں میں واقع ہونے کی وجہ سے مقامی لوگوں اور پولیس کے عملے کو سخت مشکلات درپیش ہیں، خاص کر بچوں اور خواتین کو بڑے مصائب کا سامنا ہے، لہذا اسی دفتر کو گاؤں کے درمیان سے ہٹایا جائے اور دیگر موزوں جگہ پر قائم کیا جائے، اسی جگہ کو گرلز سکول یا کالج کیلئے استعمال میں لایا جائے۔ سپیکر صاحب، داسی دہ چہ بالکل د کلی پہ مینج کنبہ دے او سپرک ورتہ، Approach، ورتہ، Access ورتہ ہم بنہ نہ کیبری نو زما بہ دا ریکویسٹ وی چہ پولیس د پیار تمننت پہ دہ بانڈی غور و کبری او۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسرار گنڈاپور صاحب، پلیز۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): سر، اس سلسلے میں محکمے کی جو رپورٹ ہے، وہ یہ ہے کہ یہ چونکہ والی صاحب کے ٹائم پہ تعمیر ہوا تھا اور اس میں اب ایس ڈی پی او کا دفتر اور گھر بھی موجود ہے، تاہم ممبر صاحب سے میری یہ گزارش ہوگی کہ جس وقت بھی ان کیلئے Convenient ہو، میں اپنے دفتر میں ان کو بلا لوں گا اور ہم دیکھ لیں گے، اگر اس کی کوئی Alternate جگہ ہو سکتی ہے تو بالکل سر، We are open to it.

جناب ڈپٹی سپیکر: سید جعفر شاہ، پلیز۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جی۔

Mr. Deputy Speaker: Mr. Shah Husain Khan, MPA, to please move his call attention No. 56, in the House. Mr. Shah Husain Khan, please.

جناب شاہ حسین خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ کی اپنی چھپی ہوئی اور پبلشرز کی کتابوں میں سنگین غلطیوں کی بھرمار کے باوجود اسے سکولوں میں پڑھایا جاتا ہے۔ بعض کتابوں میں یہ غلطیاں دوسرے سال بھی درست نہ ہو سکیں جبکہ پبلشرز کو ان غلطیوں کے باوجود لاکھوں روپے رائلٹی کی مد میں ادا کئے گئے۔ ساتویں جماعت کی سائنس کی کتاب کے تقریباً ہر باب میں کسی نہ کسی شکل میں غلطی موجود ہے اور دوسری جماعت کی ریاضی کی کتاب میں دو کا پہاڑہ مکمل طور غلط ہے، یہ پہاڑہ سکولوں میں دو سالوں سے پڑھایا جا رہا ہے لیکن ابھی تک ٹیکسٹ بک بورڈ والوں نے یہ غلطی درست نہیں کی حالانکہ کتابوں کی چھپائی سے قبل فلمیں تیار ہوتی ہیں جس کے چار پرنٹ ٹیکسٹ بک بورڈ کو بھیجے جاتے ہیں، پھر پرنٹ آرڈر جاری کیا جاتا ہے جسے ماہر مضمون چیک کرتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی کئی دلچسپ غلطیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اس طرح کی غفلت اور لاپرواہی، یہ وہ رویہ ہے جس کے باعث عوام اپنے بچوں کو سرکاری سکولوں کی بجائے پرائیویٹ سکولوں میں داخل کراتے ہیں۔

جناب سپیکر، جناب سپیکر صاحب! دیکھنی دا پہاڑہ لبرہ د دہی ہاؤس د دلچسپی د پارہ ہغہ زہ تاسو تہ لبرہ وایم۔ دا داسی لیکلی دی دوئی چہی "ایک دونہ دونہ، دو دونی چار، تین دونی چہ"، دغہ خانی پورہی تھیک دہ جی، "چار دونی بارہ، پانچ دونی سولہ، چھ دونی بیس، سات دونی چوبیس، آٹھ دونی اٹھائیس، نو دونی بتیس او دس دونی چالیس"۔ دا د دویم جماعت د پبنتو پہ ریاضی کبھی دے جی۔ (تالیں)

بیا بلہ غلطی دا دہ چہی د رعنا لیاقت علی خان تاریخ وفات چہی دے، ہغہ ئے 1990 بنودلے دے خو پہ دغہ مضمون کبھی بیا لیکلی چہی پہ 1994 کبھی دہی دیو دفتر افتتاح ہم کپری دہ، پہ سن 90ء کبھی ئے مہرہ بنولے دے او پہ چورانوے کبھی بیا ہغہی د دفتر افتتاح ہم کپری دہ۔ داسی بیا د اووم جماعت پہ کتاب کبھی لیکلی چہی دا'پاک جاپان فرینڈشپ ٹنل' تہ ئے لیکلی دی چہی دا د پاک چائنا دوستی یو بہترین مثال دے۔ بیا د اووم جماعت د سائنس پہ کتاب کبھی لکھ خنگہ چہی ما اووٹیل چہی پہ ہر باب کبھی خہ نہ خہ شکل کبھی غلطی موجودہ دہ، اوس کہ دا صورتحال وی جی او مونر بیا وایو چہی مونر بہ تعلیمی نظام د ٲول ملک د پارہ یو کوؤ، نو کہ دغسی نظام

وی نو تاسو او وایی چي دا تبدیلی به راشی که نور بگاړ به پیدا کیږی؟ او لکه څنگه چي ما او وئیل چي دغه رویه ده چي د دې رویې د لاندې بیا خلق خپل ماشومان، عوام خپل ماشومان بیا د سرکاری سکولونو په ځای باندې په پرائیویټ سکولونو کښې داخلوی. ډیره مهربانی جی، ډیره شکریه.

جناب ڈیپټی سپیکر: مسٹر عاطف خان، پلیز۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): سپیکر صاحب! دا ممبر صاحب چي کومې نشاندھانې وکړې د غلطیانو، دا بالکل حقیقت دے، دا تهیک خبره ده، کومې کومې دا Already زمونږه په نوټس کښې راغلې ده، دا څه د دوه کالو دی، څه د تیر کال دی او دغه شان نورې هم پکښې د دغه غلطیانې شته. دیکښې چي کوم تاسو ذکر وکړو، تقریباً هغه وخت کښې دا سبجیکټ سپیشلسټس دی او چي مامعلومات وکړل چي دا ولې دا غلطې شوې دی؟ نو وائی چي سبجیکټ سپیشلسټ اووه پوسټس دی او پینځه په هغې کښې نشته، هغه مونږه آرډر ورکړه دے، هغه په خپل هغه Vacancies مو Fill کړل او اوس دا غلطی د پاره مونږه یو Re-review Committee جوړه کړې ده چي دا څومره غلطی چي دی چي دا دغه شی او دا چي کوم تاسو او وئیل چي دا غلطی دی، هغه کتابونه Discontinue شوی هم دی او په کوم کښې چي دا غلطی دی، د هغې د پاره مونږه، Errata ورته وائی چي هغوی ته دغه ولیرلې شی، د ایجوکیشن ډیپارټمنټ د طرف نه هغوی ته خط ولیکلے شی ټیکسټ بک بورډ ته چي په دې دې Page باندې دا دا غلطی ده، هغوی ورسره بیا لوکل، چونکه دا خو کتابونه ډیر زیات Quantity کښې حکومت کتابونه ورکوی، په لکهونو کتابونه وی نو هغه ورته ایشو شی چي یره په دې دې Page باندې دا دا غلطی ده نو هغه ورته ټول ایشو شوی هم دی او دا چي کومه بله تاسو خبره وکړه Re-review Committee مونږه جوړه کړې ده چي د دې ټول بیا دا کومې غلطی چي تاسو او وئیل، د دې نه علاوه پکښې نورې هم ډیرې Basic غلطی دی او دا د اوس نه دی، دا څه د دوه کالونه دی، څه د یو کال نه دی، ان شاء الله تعالیٰ امید دا کوؤ چي کوم دغه ورله مونږ وکړل Steps مو واخستل چي بل کال به ان شاء الله تعالیٰ دا غلطی پکښې نه وی.

ارباب اکبر حیات: سپیکر صاحب! زما یو پوائنٹ آف آرڊر دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی پوائنٹ آف آرڊر باندې لږ، دغه ایجنڊا ډیره جی۔۔۔۔

ارباب اکبر حیات: سر، زه یو خبره کوم په پوائنٹ آف آرڊر باندې، دا دلته زمونږ د دې پریس دا ملگری، دا وروڼه ناست دی، د دوی په باره کښې ما دا خبره کوله خکه چې دوی زمونږ دومره خدمت کوی، زمونږ هره خبره، زمونږه خوبیانې زمونږه خامیانې دوی مونږه ته۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو ته زه تائم در کوم، تائم در کوم جی، پلیز۔

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir, MPA, to please move his call attention notice No. 76, in the House.

جناب فخر اعظم وزیر: شکریه، سپیکر صاحب۔ دا کومه چې ایشو ده، په دې سلسله کښې څه د ډاکومنټس کمے دے نوزه دا غوارم چې دا سبا د پاره ډیفر شی، Kindly زما کال اټنشن نوټس سبا د پاره د ډیفر شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سبا پورې؟

جناب فخر اعظم وزیر: جی او۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تههیک شوہ جی۔

جناب بخت بیدار (وزیر صنعت و حرفت): نه سپیکر صاحب، زه به سبا کراچی ته ځم۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

وزیر صنعت و حرفت: دا خبره چې کوم ده، دا د نن ډسکس شی جی، زما به دا ریکویسټ وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سبا منسټر صاحب کراچی کښې دے۔

وزیر صنعت و حرفت: نه زه کراچی ته ځم، سبا به زه نه یم، نن دا خبره وکړه۔

جناب فخر اعظم وزیر: جی سر، سبا پورې که وشي، ما سره لکه څه ډاکومنټس کمے دے نو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تههیک شو، تههیک شو جی۔

وزير صنعت و حرفت: سڀا به زه نه ٿيڻ بيا به مسئلہ وٺي۔

جناب فخر اعظم وزير: مسئلہ نه ده جي، پارليمانی سيڪريٽري به جواب را ڪري۔

وزير صنعت و حرفت: جناب سڀيڪر صاحب! زمونڙي دي معزز ممبر چي دا ڪومه ايشو را وڙي ده، زه غواڙم چي دا هم نن په دي هاؤس ڪيني ڊسڪس شي نوزه وائيم چي دا اسمبلي ممبران، وزيران صاحبان به هم پوهه شي چي دا دي ڇه وائي، نوزه ريڪويسٽ ڪوم چي دي خبره باندي بحث پڪار ده۔

جناب فخر اعظم وزير: سڀا به نه ٿيڻ و ڪري۔

وزير صنعت و حرفت: نه نن، نن۔

جناب ڊپٽي سڀيڪر: فخر اعظم صاحب، جي۔

جناب فخر اعظم وزير: جناب سڀيڪر! ڇه ڊاڪومنٽس ڪمه ده سر او زما ڪال نوٽس ده سر، نو دا Kindly يو درخواست ده سر چي دا سڀا ڊپارٽ ڊيفر شي سر۔

جناب ڊپٽي سڀيڪر: دا تاسو واپس اخلي جي؟

جناب فخر اعظم وزير: نه واپس نه سر، سڀا پوري چي ڊيفر شي سر۔

جناب ڊپٽي سڀيڪر: بنه جي۔ سڀا ايجنڊا Already هم Approved ده جي، بيا به پرا بلم وي تاسو ته، بيا Next دغه ته به ڇي۔

وزير قانون: سڀا ته نه ڊيفر ڪري ڪنه جي۔

جناب ڊپٽي سڀيڪر: منسٽر صاحب سڀا Available نه ده ڪنه جي۔ جي۔

جناب فخر اعظم وزير: سر، نو سڀا ڊپارٽ ڊيفر شو سر، دا زه يقين لرم سر؟

وزير صنعت و حرفت: سر، زما دا ريڪوسٽ ده چي دا دن ڊسڪس شي۔

جناب فخر اعظم وزير: سر، دا ٽول ڪيبنٽ شته سر، منسٽر لاءِ شته سر، ٽول ڪسان شته سر، پارليمانی سيڪريٽريان بنه ڊير دي سر، ڪسان خوشته سر۔

وزير صنعت و حرفت: سڀيڪر صاحب، لڙ به مهرباني ڪوي، مهرباني به ڪوي معزز رڪن ده، زه نه خاطر ڪوم، ده ده تسلي ڪوم، ده دي ايوان تسلي ڪوم نو دا خبره

ڊيره ضروري ده او زما د محکمې ده، زه لهدا دا وایم چي یره کم از کم مطلب
 دے په دې باندې خپله خبره وکړی او زه به د دې جواب ورکړم۔
جناب ڈپٹی سپیکر: زه جی ریکویسٹ کوم تاسو ته خیر دے، تاسو سبا له پارلیمانی
 سیکرٹری دلته څوک به موجود وی، هغه به دوی ته۔۔۔۔۔

وزیر صنعت و حرفت: نه نه جی، زه ریکویسٹ کوم چي نه دے دا خپل تحریک التواء
 واپس اخلی؟ زه ده ته ریکویسٹ کوم، په دې بحث ضروری دے او خامخا که نن
 وشي نوزه به ستاسو او د دې ټول ایوان شکر یه ادا کوم جی۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Ji, Syed Muhammad Ali Shah, MPA, to
 please move his call attention notice in the House. Syed
 Muhammad Ali Shah, please.

سید محمد علی شاه: مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف
 مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ گورنمنٹ خیبر پختونخوا نے فروری 2012 کے دوران کنٹریکٹ بنیاد پر محکمہ
 بہبود آبادی کے 570 ملازمین جو مختلف Categories پر مشتمل ہیں، جن کو گزشتہ تین مہینوں سے
 تنخواہیں بند ہیں۔ متاثرہ ملازمین نے پشاور ہائی کورٹ سے بھی اس فیصلے کے خلاف رجوع کیا ہے، عدالت نے
 صوبائی حکومت کا فیصلہ معطل کرتے ہوئے تنخواہوں کی ادائیگی کے احکامات جاری کئے لیکن تاحال اس پر
 عمل درآمد نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر صاحب! زہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی پلیز۔

سید محمد علی شاه: دا تیر گورنمنٹ کبني دې محکمہ بہبود آبادی کبني جی 570
 ملازمین په کنټریکت باندې بھرتی شوې دی، اوس د دې تیرو درې میاشتو نه
 تنخواگانی د هغوی بندې دی جی، هغوی د دې خلاف لارل هائی کورټ ته،
 هائی کورټ هم دغه فیصله کړې ده چي یره دوی ته هم په هغه بنیاد باندې خپلې
 تنخواگانی ورکړی۔ نو زما منسټر صاحب دا دے ناست دے، دوی ته دا
 ریکویسٹ دے چي کوم هائی کورټ آرډرز کړی دی، د هغې مطابق د دوی له
 تنخواگانی ورکړی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شکیل صاحب، پلیز۔

جناب شکیل احمد (معاون خصوصی برائے بہبود آبادی): جناب سپیکر! دا 2011-12 کبھی اے دی پی تحت Project based بنیادونو بانڈی سو ایف ڈبلیو سی سنٹرز Establish شوی وو چھی ہغھی کبھی 526 ایمپلائز تہ جاب ور کرے شوے وو۔ ہغہ وخت کبھی انتہائی غلطی دا شوہی وہ چھی کوم اپوائنٹمنٹ لیٹر ہغوی تہ ملاؤ شوے وو، د ہغھی ترمز اینڈ کنڈیشنز Project based وواو ہغوی تہ ئے Basic Pay Scale ہم ور کرے وو۔ بیا پہ جون 2013 کبھی د ہغوی ہغہ کنٹریکٹ چھی وو، د ہغہ پراجیکٹ Life چھی وو ہغہ ختم شو او کلہ چھی پراجیکٹ ختم شی، د ہغھی Jobs ہم ختم شی خو چونکہ دغہ خلقو محنت کرے وو، د ہغوی تریبنگ شوے وو Properly، نو موجودہ حکومت او پاپولیشن ویلفیر ڈیپارٹمنٹ د جون 2014 پورہی ہغھی تہ Extension ور کرے دے او ہغہ بہ خپل کار جاری ساتی، جون 2014 کبھی دغہ ملازمین بہ بیا فارغیبری نو کہ ہغہ وخت کبھی بیا فنانس ڈیپارٹمنٹ مونر تہ Current side بانڈی Vacancies راکرل، Jobs ئے راکرل نو ہغھی کبھی بیا بہ مونر فریش اپوائنٹمنٹ کوؤ۔ ڈیرہ مننہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محمد علی صاحب۔

سید محمد علی شاہ: زہ د شکیل خان شکر یہ ادا کوم جی، زہ دا یو کال خو کم از کم دوی تہ بہ کوم، دا Benefits دی، دا بہ ملاؤ شی او کال پس بہ بیا گورو جی، خدائے د خیر کری کال تہ خولا ڈیر تائم پاتی دے جی۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا صوبائی محتسب مجریہ 2013 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Thank you ji. Item No.8: The honourable Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Ombudsman (Amendment) Bill, 2013, may be taken into consideration at once.

Mr. Israrullah Khan Gandapur (Minister for Law): Thank you, Sir. Sir, I rise to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Ombudsman (Amendment) Bill, 2013, may be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Ombudsman (Amendment) Bill,

2013, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 4 stand part of the Bill. Amendment in Clause 5 of the Bill: Mr. Shah Hussain Khan, MPA, to please move his amendment in sub clause (1) of Clause 5 of the Bill. Mr. Shah Hussain Khan, please.

Mr. Shah Hussain Khan: بسم الله الرحمن الرحيم The Provincial Ombudsman shall hold office for a period of four years or till the age of sixty two years, which ever is earlier and shall not be eligible for any extension in his tenure or for re-appointment as Provincial Ombudsman under any circumstances.

دا ترمیم دے زما جی دہی Bill کبھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی اسرار اللہ گنڈاپور صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: سر، اس میں ڈیپارٹمنٹ کا جو View ہے، وہ یہ ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ چونکہ ہم 'انڈیپنڈنٹ'، احتساب کمیشن لارے ہیں تو اس کا جو Tenure ہے اور اس سب پہ ہم نے Working کی ہے اور By virtue جو شاہ حسین صاحب Propose کر رہے ہیں تو یہ بھی ان کے Term of office سے Related ہے۔ اگر ممبر صاحب سمجھتے ہیں کہ یہ اس بل کیلئے اچھا ہے، مفید ہے تو سر میں زور نہیں دیتا، ٹھیک ہے جی، آپ اس کو Carry کر لیں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 6 to 14 of the Bill,

therefore, the question before the House is that Clauses 6 to 14 stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 6 to 14 stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا صوبائی محتسب مجریہ 2013 کا پاس کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: The honourable Minister for law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Ombudsman (Amendment) Bill, 2013, may be passed. Honourable Minister for Law, please.

Minister for Law: Sir, I rise to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Ombudsman (Amendment) Bill, 2013, may be passed.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Ombudsman (Amendment) Bill, 2013, may be passed with amendments? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendments. Long title and preamble also stand part of the Bill.

قاعدہ 48 کے تحت سوال نمبر 219 پر بحث

Mr. Deputy Speaker: Mufti Said Janan, MPA and Mr. Abdul Sattar Khan, MPA, to please start discussion on Question No. 219, already admitted for discussion, under Rule 48 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mufti Said Janan, MPA, Mr. Sattar Khan, MPA.

جناب عبدالستار خان: تھینک یو، سر۔ سر، شاہ صاحب کے سوال پر کافی اس اسمبلی میں، ہاؤس میں ڈسکشن ہوگئی، بحث ہوگئی پھر تقریباً ایوان کی رائے یہ تھی کہ اس پر مزید ڈیٹیل سے ڈیبٹ کریں یا اس کو ڈسکس کریں، اس پر ہم نے نوٹس دیا تھا، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے لایا اس کو۔ جناب سپیکر، بلدیاتی ادارے پاکستان کے آئین کی ایک ضمانت ہیں۔ اس اسمبلی سے پہلے ہم نے اپنے صوبے کے حوالے سے جو اس وقت گورنمنٹ نے اس کو بہتر سمجھا، ہم نے ایک ایکٹ پاس کیا تھا، 2012 لوکل گورنمنٹ باڈیز ایکٹ جو ہے لیکن اس سے پہلے جو دور رہا ہے مشرف Regime، اس میں انہوں نے اپنے طرز کا ایک بلدیاتی نظام لایا تھا

اس سے قبل 1979 میں ضیاء دور میں ایک بلدیاتی نظام جو اس ملک میں نافذ کیا گیا تھا۔ یقیناً ہر صوبے کی اس ملک میں اپنی ضروریات ہیں، اپنے حالات ہیں، اس حساب سے اداروں کی تشکیل بھی کرنی ہے لیکن ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس ملک کو اپنے منشاء کے نظام کا ایک تجربہ گاہ بنایا گیا ہے اور مجھے افسوس ہے کہ اس طرف خاص کوئی توجہ نہیں دی گئی، نوبت یہاں تک آئی کہ پاکستان کی سپریم کورٹ نے اس کیس کو سنا اور ان کی ڈائریکشنز میں مختلف صوبائی حکومتوں کو۔ آج تحریک انصاف کی حکومت ہے، بلدیاتی اداروں کے بارے میں ان کا ایک بہت بڑا Slogan ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم وسائل کو اور اختیارات کو نجلی سطح تک عوام کو دینے کی بات کرتے ہیں۔ یقیناً ہم بھی اس کی سپورٹ کرتے ہیں لیکن جو Requirement ہے، اس میں قانون سازی کرنا تھی ہم نے، اب ہم جو سنتے ہیں جناب سپیکر، بڑی عجیب بات ہو گی یہ، اس بل کو آرڈیننس کی شکل میں لانا چاہتے ہیں۔ اس اسمبلی کے ہوتے ہوئے اور پہلے ایک قانون موجود ہے، لوکل باڈیز ایکٹ 2012 اس اسمبلی نے پاس کیا ہے، اس کے ہوتے ہوئے یہ آرڈیننس کے ذریعے کرنا، لانا یہ پارلیمانی روایات میں نئی ایک مثال ہو گی۔ جناب سپیکر! صرف دو چیزوں پر قانون سازی ہو گی، یقیناً اس بل میں آئیں گی، ان دو چیزوں پہ میں تجویز اس ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں، جو میری ناقص رائے ہے، تھوڑی بہت میری مطلب اس پہ سٹڈی ہے۔ جناب سپیکر، میں اس کے حق میں ہوں کہ جو بھی بلدیاتی نظام ہو، اس صوبے کے جو حالات ہیں ہمارے، اس میں جو بہتر سمجھتے ہے ہم لیکن اس میں یکساں ہو، یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ وچ کونسل کے لیول پہ یا جو بھی نام یہ دیتے ہیں، ابھی پتہ نہیں کہ کیا نام دیتے ہیں اس کیلئے؟ وہ غیر جماعتی ہو، تحصیل اور ضلع کے لیول پر جماعتی ہو، میں کہتا ہوں کہ یہاں اس نکتے سے ہم یہ ایک بنیادی غلطی کریں گے، نہ یہ سیاسی ہونگے، نہ غیر سیاسی، یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ آدھا تیرا دھا: ٹیر نہیں ہو سکتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر سیاسی کرنا چاہتے ہیں، اگر صوبے کے حالات ہمارے مقامی ماحول، ہماری قومی مزاج سیاسی کیلئے موزوں ہیں تو اس کو سیاسی بنائیں، Party basis پر بنائیں۔ اگر ہم اس کو مناسب نہیں سمجھتے ہیں تو اس کو 'نان پولیٹیکل' بنائیں، Non party basis پہ اس کی تشکیل ہو۔ یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ اس میں کونسلر غیر جماعتی ہو، بعد میں ہمارے اوپر پابندی ہو کہ تحصیل کے لیول اور ضلع کے لیول پر یہ جماعتی ہوگا، یہ نہیں ہو سکتا ہے، یہ ایک غیر فطری بات ہو گی۔ یا تو سیاسی بنانا ہے مستقل طور پر یا غیر سیاسی، یہ دو باتیں

ہیں۔ جناب سپیکر، دوسری بات، گزشتہ ایکٹ میں جو قانون سازی ہوئی تھی، جو قانون سازی ہوئی تھی، اس میں ہم نے بلدیاتی میں ایک میونسپل کمیٹی، جن اضلاع میں جن علاقوں میں میونسپل کمیٹیز نہیں تھیں، جو میرٹ بنتا تھا ان کا، جو شہری علاقے تھے، وہاں پر میونسپل کمیٹیز قائم کی تھیں۔ یہ Proposed Bill جو لارہے ہیں، ان میونسپل کمیٹیز کو ختم کیا جا رہا ہے، تو یہاں پہ ایک بہت بڑا سوال ہو گا۔ میری تجویز بھی ہو گی کہ اس پہ غور کریں، یہ کوئی آسانی صحیفہ نہیں ہے کہ ایک بل ہم نے جو Propose کیا ہے، وہ آخری ہو گا، اس پہ ہمارے ساتھ بھی مشاورت کریں، اپوزیشن کے ساتھ مشاورت کریں، بڑے ماہرین کے ساتھ بھی مشاورت کریں۔ نعرے کی بنیاد پہ پالیسی نہیں ہونی چاہیے، نعرے کی بنیاد پہ قانون سازی نہیں ہونی چاہیے بلکہ بہتر کی تلاش میں، بہتر سے بہتر کی طرف ہمیں جانا چاہیے۔ میں کہتا ہوں کہ میونسپل سروسز شہری علاقوں کی ضرورت ہے، جن شہروں میں ٹاؤن کمیٹیز بنیں گی، یہاں پشاور میں غالباً میٹرو پولیٹن بنے گا، باقی اضلاع میں ٹاؤن کمیٹیز بنیں گی لیکن بعض اضلاع اس صوبے کے ایسے ہیں کہ جہاں پہ ٹاؤن کمیٹیز نہیں بن سکتیں، وہاں میونسپل کمیٹیز بنائی تھیں گزشتہ ایکٹ میں ہم نے، بڑی کوشش کی تھی پورے ہاؤس نے اس میں، تو جب میونسپل کمیٹیز وہاں سے ختم کریں گے، یونین کونسل ختم نہیں ہو گی، وچ کونسل ہو گی تو اس شہری علاقے کو ان اضلاع میں میونسپل سروسز کونسا ادارہ دے گا؟ یہ بہت بڑا سقم ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ اس چیز کو اس بل میں خصوصی طور پر رکھیں کہ جن اضلاع میں، مثال کے طور پر تورغر میں بھی ایک میونسپل کمیٹی بنی تھی کیونکہ وہ ضلع تھا، ضلعی ہیڈ کوارٹر میں اس کی ضرورت تھی، کوہستان میں بنی تھی، بنگرام میں بنی تھی، شانگلہ میں بنی تھی۔ اب اس بل میں جو بات ہمارے سامنے آتی ہے، اس میں اگر ان اداروں کو ختم کریں گے تو وہاں پہ میونسپل سروسز ہم نہیں دے سکیں گے۔ ان دو گزارشات کے ساتھ جناب سپیکر، باقی ساتھی بھی اس پہ بات کریں گے۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا، مجھے سنا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، جناب۔ سید جعفر شاہ، پلیز۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ دا کوم سوال چہ ما پیش کرے وو جی، ہغہ بانڈی بیا دوئی نوٹس 48 Under rule، دیکھنی زہ درہی خبرو یقین دہانی غوارم د منستہر صاحب نہ، بلکہ د خلورو خبرو چہ یو دوئی بنیادی خدو خال لہر غوندہی دہی ہاؤس تہ و بنائی، ہغہ بیان کپری کہ خہ دوئی Propose کپری وی او

خه د د وئ په دماغو کښې وى۔ دويمه خبره دا ده جى چې دا Bill اسمبلي ته چې راځي نو It should come as Bill, not as an Ordinance, as a Bill د راشي او چې د هغې سره بيا هغه حشر ونشي کوم چې پرون د Right to Information چې کوم Access to Information سره وشو چې بيا مونږه په هغه ورځ باندې، خلقو چا کتله هم نه وو او د هغې د پاره مونږه سليکټ کمیټي جوړه کړه او اوس هغه به بڼه طريقه باندې Thoroughly discuss شى او بيا به په Consensus باندې Bill راشي، هاوس به ئے Unanimously approve کړي۔ نوزما به دا تجویز وى چې دا د Bill په صورت کښې راشي اسمبلي ته او د دې د پاره د د مخکښې نه سليکټ کمیټي جوړه شى چې هغه ئے ډسکس کړي May be the Select Committee is comprising the Parliamentary Leaders۔ دريمه خبره جى زما دا ده چې کوم ټي ايم ايز کښې تراوسه پورې پوستنگ د تيرو شپږو مياشتو نه نه دے شوے او مونږ ته دا پته نشته چې بلدياتي نوے قانون به کله Approve کيږي او کله به هغه Implementation ته راځي نو د هغې پورې به هغه ټي ايم ايز Without staff وى او چې هلته عمله نه وى نو هغې نه به خلق متاثره کيږي نوزه و ايم چې هغې کښې د د ستاف بهرتي، Existing TMAs کښې هغه بهرتيانې د اوس وکړے شى او بيا چې قانون راشي، بيا خوبه ورسره گورو ټوله صوبه ده۔ نوزما به اول منسټر صاحب ته دا ريكويست وى چې هغه لږ غوندي د دې هغه کمپوزيشن مونږ ته بيان کړي چې د دې سټرکچر به څه وى؟ لکه څنگه چې زما ورور خبره وکړه، دا خواوس کليئر نه ده چې ويلج کونسل به وى، هغه به سياسي بنياد باندې کيږي، غير سياسي بنياد باندې به کوى؟ جماعتى بنياد باندې به وى، غير جماعتى بنياد باندې به وى؟ نو چې د دغې نه مونږ لږ غوندي خبر شو او دا Should come as Bill, not as an Ordinance۔

جناب ڈپټي سپيکر: تحيک يو، جى۔

جناب جعفر شاه: نو بيا به په هغې مونږ ډيټيل، هاوس به په هغې باندې خبره وکړي۔
تهينک يو۔

جناب ڈپټي سپيکر: جناب عنایت اللہ خان صاحب، پليز۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر۔ اس پہ دو ممبران نے ڈسکشن میں حصہ لیا ہے، محترم جناب عبدالستار خان اور محترم سید جعفر شاہ صاحب جو کہ Movers of the Question ہیں۔ میں تو یہ خدشہ ان کا دور کرنا چاہوں گا کہ یہ آرڈیننس کی صورت میں نہیں، جس طرح Right to Information Act ہوا، اس کو ہم بل کی صورت میں لائیں گے ان شاء اللہ۔ یہ بڑا Important piece of legislation ہے اور ہم نہیں چاہتے ہیں کہ اس کو عجلت میں پاس کر لیں اور یہ ایجنڈیشن کا جو پراسیس ہوتا ہے، اس پراسیس سے گزر رہا ہے، یہ ڈاکومنٹ Mature نہیں ہوا ہے، یہ صرف لوکل گورنمنٹ کے اندر فائنل ہوا ہے، ورکنگ گروپ کی Recommendations ہیں، ان Recommendations کو پھر اسلام آباد کے اندر انٹرنیشنل آرگنائزیشنز اور سول سوسائٹی کی آرگنائزیشنز کے ساتھ شیئر بھی کیا گیا ہے، دو روزہ اس پہ ورکشاپ ہوا ہے، اس پہ ڈسکشن اور ڈیبیٹ ہوئی ہے اور Individually بھی بعض آرگنائزیشنز نے اس پہ ورکشاپ کئے ہیں اور ابھی تک میں یہ نہیں کہہ رہا کہ یہ فائنل ڈاکومنٹ ہے کیونکہ یہ اب لاء ڈیپارٹمنٹ گیا تو لاء ڈیپارٹمنٹ والوں نے بھی اس پہ بریفنگ مانگی ہے۔ پھر سردار اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب نے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو انسٹرکشنز دی ہیں کہ وہ اس بل پہ ان کو، اور میں نے اپنے ڈیپارٹمنٹ کو Further instructions pass on کی ہیں کہ وہ لاء ڈیپارٹمنٹ میں منسٹر لاء کو اس کے اوپر بریفنگ دے۔ ظاہر ہے لاء ڈیپارٹمنٹ کے اندر بھی اس پہ وہ اپنے Input شامل کریں گے اور آگے پھر یہ کیبنٹ جائے گا، فنانس بھی جائے گا، اسٹیبلشمنٹ بھی جائے گا، یہ سارا کیبنٹ کے ساتھ بھی شیئر نہیں ہوا ہے، کیبنٹ کے اندر بھی اس میں ہو سکتا ہے کہ امنڈمنٹس آجائیں گی اور اس کے بعد پھر اسمبلی میں آئے گا اور ظاہر ہے اسمبلی میں عجلت میں اس کو پاس نہیں کیا جائے گا، اس میں ڈسکشن اور ڈیبیٹ کا پورا موقع دیا جائے گا۔ میرا خیال ہے جعفر شاہ صاحب کی ایک بات تو، ایک خدشہ تو دور ہو گیا ہو گا کہ اب یہ آرڈیننس کی صورت میں نہیں آئے گا، بل کی صورت میں آئے گا اور بنیادی خدوخال ویسے اس کے وقتاً فوقتاً اخبارات کے اندر آچکے ہیں، میں نہیں سمجھتا کہ Time constraints کی وجہ سے میں پورا اس کا احاطہ کر سکوں لیکن کچھ چیزیں آپ کے سامنے رکھوں گا، میں اس کو نہیں چھپاؤں گا اور آپ اس کیلئے ابھی سے تیاری کریں جب Law

introduce ہو تو اپنا Input آپ دیں، اس میں اگر امنڈمنٹس موؤ کرنا چاہیں۔ اس وقت آپ کے پارلیمانی لیڈرز کے ساتھ بھی اس کو ڈسکس کیا جاسکتا ہے، یہ سارے راستے Open ہوں گے۔ میرے خیال میں سلیکٹ کمیٹی میں تبھی جائے گا کہ جب سلیکٹ کمیٹی میں جانے کی ضرورت محسوس ہو۔ یہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ، 2012 کا حوالہ عبدالستار خان نے دیا ہے، لوکل گورنمنٹ ایکٹ، 2012 ہمارا یہ خیال ہے کہ Constitution کے اندر لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے تین Provisions کے اندر، ایک آرٹیکل 32 پورا لوکل گورنمنٹ انسٹی ٹیوشنز کے حوالے سے ہے اور آرٹیکل 37 کی (i) Clause یہ پوری اس کے حوالے سے ہے، لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے ہے اور آرٹیکل 140، میرا خیال ہے یہ اس کی Spirit کے مطابق جتنے بھی لوکل گورنمنٹ لازماً Introduce کئے گئے تھے، اس کی Spirit کے مطابق نہیں تھے Because they talk of devolution, financial, political and administrative powers of the district. اور 2012 اور 79ء، یہ Devolution کی بات نہیں کرتے ہیں، یہ لوکل کونسل Establish کرتے ہیں۔ تو اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ پنجاب کے اندر بھی پرانا جو Outgoing Assembly نے ایکٹ پاس کیا تھا، وہ Retain نہیں رکھا گیا۔ سندھ اسمبلی میں بھی نیا ایکٹ آیا، تو ہم بھی Constitution کے مطابق اس کو لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس میں کوشش کی گئی ہے کہ Power کو Devolve کیا جائے جس طرح Constitution کی ڈیمانڈ ہے In accordance with the spirit of the Constitution اور ویلج کونسل کا ادارہ Introduce کیا جا رہا ہے اور یہ اسی Spirit کے اندر ہے کہ Power fragment ہو اور بالکل نچلے لیول پہ چلی جائے اور یہ ویلج کونسل کا Concept یہ ہے کہ Colonial دور سے پہلے ہمارے ویلجز جو تھے، Self contained units تھے، ان کا اپنا نمبر داری کا نظام تھا، سیکورٹی کا نظام تھا، اپنے اندر ایک سسٹم تھا پورا، جرگہ کا نظام تھا اور اس طرح وہ اپنے مسائل خود یونٹ کے اندر حل کرتے تھے لیکن یہ Colonial Natural unit دور کے بعد ختم ہوا Then we have these new administrative units، ہم چاہتے ہیں کہ اسی Natural unit کو دوبارہ بحال کریں تاکہ ویلج کے اندر لوگ مل بیٹھ کر اپنی قسمت کے فیصلے خود کر سکیں، اپنی ڈیولپمنٹ کے حوالے

سے پلان کر سکیں کہ ان کے ویلج لیول پہ جو Local Government Functionaries ہیں، ان کو Accountable کر سکیں، ان سے کام لے سکیں۔ اس لئے یہ بنیادی آئیڈیا ہے اور ویلج کو نسل کیلئے دو ہزار سے لیکر دس ہزار تک آبادی کی Limit رکھی گئی ہے، اس کو کم یا زیادہ کیا جاسکتا ہے، یہ فائنل نہیں ہے، This is not final، اسمبلی کے اندر ڈیبیٹ کے نتیجے میں، کیبنٹ کی ڈیبیٹ کے نتیجے میں اس کو آگے پیچھے کیا جاسکتا ہے۔ یہ اس لئے یہ Limit رکھی گئی ہے کہ اگر دو ہزار سے کم آبادی والے ویلج کو ہم رکھیں گے تو بہت چھوٹی ہو جائے گی اس لئے اس میں Adjacent چھوٹا ویلج بڑے ویلج میں شامل کر کے ویلج کو نسل بنائی جائے گی اور دس ہزار سے بڑھ جائے گا تو وہ بہت بڑھ جائے گی، اس لئے یہ ساڑھے تین چار ہزار کے Range میں ویلجز بن جائیں گے اور اس میں دس سے پندرہ کو نسلرز ہونگے، دو ہزار آبادی والے میں پانچ جزل کو نسلرز اور دس ہزار آبادی والے میں دس جزل کو نسلرز اور باقی خواتین کی وہ 33% نمائندگی، 5% یوتھ کو نسلرز اور Five لیبر اور کسان اور اس طرح 5% مینارٹی کی (نمائندگی)، جس طرح پہلے اس میں رکھی گئی تھیں اور یہ Constitution کے آرٹیکل 32 کی ڈیمانڈ ہے، یہ ساری نمائندگی اس میں رکھنا ہوگی اس لئے یہ ویلج کو نسل کی ساخت ہے اور ویلج کو نسل کو ہم فنڈ بھی دینگے، ویلج کو نسل وہاں کے جو Government functionaries ہیں، ان کو Accountable بھی کر سکے گی، ان کو Monitor اور Supervise بھی کر سکے گی اور ان سے ڈیوٹی بھی لے سکے گی اور اپنے ویلج لیول کی ڈیویلپمنٹل سکیمز اور اس کو پلان بھی کر سکے گی، اگر وہ اس ویلج سے باہر کے لیول کی ہو تو آگے تحصیل کو نسل اور ضلع کو نسل کو Recommend کرے گی۔ یہ ویلج کو نسل کا یونٹ ادھر ہی رہے گا اور یہ غیر جماعتی بنیادوں پر اس لئے اس کی تجویز آئی ہے، اس کو Recommend کیا گیا ہے، یہ Debatable ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ Debatable ہے اور یہ کوئی Closed Chapter نہیں ہے، اس کو اسمبلی میں دوبارہ بھی Debate کیا جاسکتا ہے یعنی ہماری Contention یہ ہے کہ اس لیول پر ہمیں Fragmentation اور Polarization نہیں چاہیے ہوگی۔ ویلج کے لیول پر ہم ایک Natural unit چاہتے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ جرگے کی جو صورت ہے، وہ برقرار رہے اور اسی لیول پر لوگ Decision کریں اور اپنی باہمی Understanding اور کوآپریشن کے ساتھ Decision کریں، اس کے بعد پھر تحصیل کو نسل بنے

گی اور ضلع کو نسل بنے گی۔ یہ جو ویلج کو نسل ہے، یہ Electoral college نہیں ہوگی تحصیل کو نسل کی اور ضلع کو نسل کی، یہ ایک غلط فہمی ہے This will not be an electoral college for Tehsil Council / Zilla Council تحصیل کو نسل کیلئے جو موجودہ یونین کو نسل ہے، اس کی بنیاد پر یہ ایک وارڈ Declare ہوگا، ایک بندہ تحصیل کو نسل کیلئے Elect ہوگا، ایک بندہ ضلع کو نسل کیلئے Elect ہوگا Party based elections، یہ And it will be on the basis of parties، ہونگے اور پھر ان کے تحصیل ناظم اور ضلع ناظم کے الیکشنز اس طرح ہونگے کہ اسی ہاؤس سے بندہ Elect ہوگا، Candidate ہوگا اور وہی ہاؤس اس کیلئے، Respective House، whether it is a Tehsil Council or Zilla Council Electoral college کیلئے ہوگا اور Reserved seats جو Proportion نیچے لیول پر ہے، اسی Proportion کے مطابق Reserved seats جس طرح صوبائی اسمبلی کیلئے Reserved seats پر لوگ منتخب ہوتے ہیں، لسٹ سسٹم پر پولیٹیکل پارٹیز اپنی لسٹ دیتی ہیں، اسی طرح Reserved seats بھی لسٹ سسٹم پر Elect ہونگی، ہر پارٹی جتنی بھی تحصیل کو نسل اور ضلع کو نسل کے اندر سیٹیں جیتے گی، اسی Proportion پر ان کو Reserved seats دی جائیں گی اور تحصیل کو نسل کے اندر اور ضلع کو نسل کے اندر اسی ہاؤس میں سے ناظم اور نائب ناظم Elect ہونگے By Majority اور Horse trading کو روکنے کیلئے Party based elections ہونگے اور ووٹ By division ہوگا تاکہ کوئی، جو خرید و فروخت ہوتی رہی ہے، وہ نہ ہو سکے اور Floor crossing کالاء بھی آئیگا جو پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ کے تحت ساری چیزیں، تاکہ کرپشن کے سارے راستے روکے جاسکیں اور جو Independent ہونگے، جس طرح صوبائی اسمبلی کے اندر ان کو Option ہے کہ تین دن کے اندر اندر یا Duration دی جاتی ہے کہ اس کے اندر اندر پولیٹیکل پارٹی کو Join کریں تو ان کیلئے بھی Option ہوگی۔ اس طرح یہ تینوں ہاؤسز Elect ہونگے، پراونشل فنانس کمیشن بنے گا، اکاؤنٹ فور بحال ہوگا اور لوکل گورنمنٹ کمیشن ہوگا جو کہ سسٹم کو Continuously دیکھے گا اس کو Review کرے گا، اس کے اندر جو پرا بلمز آتے ہیں، ان کو وزٹ کرے گا، Solution نکالے گا اور پراونشل فنانس کمیشن میں اپوزیشن کی بھی نمائندگی ہوگی اور

Party in power کی بھی نمائندگی ہوگی۔ اس طرح جو Elected ناظمین ہیں، وہ اپنے Representatives کو خود Elect کر سکیں گے، جو پرانا نظام تھا ان کو حکومت وقت Nominate کرتی تھی لیکن ہم نے پراونشل فنانش کمیٹیشن میں Recommend کیا ہے کہ جو ناظمین کے نمائندے ہونگے، وہ پچیس ضلعوں کے ناظمین اور تحصیلوں کے ناظمین ان کو Elect کریں گے اور یہ ابتداءً تین سال کیلئے Elect ہونگے، اس سکیم کی Duration ہوگی اور Powers ہم، جو ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان کو Devolve کر رہے ہیں۔ ایک Lacuna جو 2001 کے سسٹم کے اندر رہا تھا کیونکہ اس وقت صوبائی اسمبلیاں نہیں تھیں، صوبائی اسمبلی کے ممبران کا Role defined نہیں تھا، اس سسٹم کے اندر ہم نے اس کو Address کرنے کی کوشش کی ہے کہ جو ڈیڈک ہے، اس کو بحال رکھا جائیگا، ڈی ڈی سی ختم ہوگی، وہ Merge ہوگی ڈیڈک میں۔ ڈیڈک کا چیئرمین ایم پی اے ہوگا اور اس میں ضلع ناظم اور تحصیل متعلقہ تحصیل ناظمین ہونگے، اس طرح ڈپٹی کمشنر اس کا سیکرٹری ہوگا اور جو متعلقہ ڈیپارٹمنٹس ہیں، وہ اس کے ممبران ہونگے، اس کے ساتھ ہونگے جس طرح ڈیڈک کے اندر ہوتا ہے اور وہ مل بیٹھ کر کوآرڈینیشن کے ساتھ فیصلے کریں گے لیکن جو صوبائی اسمبلی کے ممبران کے فنڈز ہیں، وہ ہونگے تو اس میں وہ اس کو وہ Overrule نہیں کر سکیں گے، وہ Overriding effect ان کو نہیں ہوگی اور جو کونسل سے چیزیں پاس ہونگی لیکن یہ جو ڈیڈک ہے، یہ اس کو دیکھ سکے گی کہ کہیں Overlapping تو نہیں ہے، کہیں سکیموں کی Duplication تو نہیں ہے، ٹیکنیکل فنر سیلٹی کو دیکھ سکے گی اور اس طرح یہ ایک فورم بنے گا جہاں ضلع ناظمین اور تحصیل ناظمین اور صوبائی اسمبلی کے ممبران ایک دوسرے کے ساتھ Interact کر سکیں گے، اس چیز کو بھی Address کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور یہ جو ان کی Suggestions آئی ہیں، میں انکو Further ان شاء اللہ کیبنٹ کے اندر بھی ساری یہ رکھوں گا، آپ کا جتنا بھی Feed back آیا ہے، اس کو میں رکھوں گا اور میونسپل کمیٹیوں کا جو کرنٹ سسٹم ہے، سچی بات یہ ہے کہ اس کے نتیجے میں جو کمیٹیاں ہیں، ان کو تو میونسپل سروسز ملتی ہیں لیکن ان سے جو باہر ایریاز ہیں، وہ محروم رہتے ہیں۔ اس لئے جو تحصیلیں بنیں گی، ٹاؤن کمیٹیز بنیں گی، اس میں یہ میونسپل سروسز یہ جو کرنٹ ایریاز ہیں، اس سے آگے بھی ہم Extend کر سکیں گے۔ جو لوگ محروم رہے ہیں، ان کو بھی ہم اپنے ساتھ ملا سکیں گے اور یہ

آئیڈیا ذرا زیادہ Successful آئیگا ان شاء اللہ اور جو جعفر شاہ صاحب نے کہا ہے کہ سٹاف کی کمی ہے تو ان شاء اللہ ان کو دیکھتے ہیں، آپ نے جو سوال اٹھایا تھا، اس کو دیکھتے ہیں، کہیں سٹاف کی کمی ہے تو اس کو ابھی پورا کر سکتے ہیں، اس کا انتظار ان شاء اللہ نہیں کریں گے اور اگر Sanctioned پوسٹیں ہیں اور وہ خالی ہیں، ان کو Fill بھی کر سکتے ہیں اور اگر فوری ایسی ضرورت ہے کہ اس کے بغیر وہ کمیٹی نہیں چل سکتی، اس پر بھی غور کر سکتے ہیں، Creation پر بھی غور کر سکتے ہیں۔ ظاہر ہے اس میں یہ دیکھا جائیگا کہ لوکل گورنمنٹ کی جو سروسز ہیں، اس میں آئیڈیا یہ ہے کہ وہ خود اپنے فنڈز Generate کرتی ہے تو کہیں زیادہ اتنی پوسٹیں تو Create نہیں ہو رہی ہیں کہ وہ حکو متی گرانٹس پر چلیں، پورا وہ اپنا ریویو بنو جزیٹ نہ کر سکیں، اس لئے ان کیلئے بھی مشکل ہوگی کیونکہ ڈیولپمنٹ کیلئے ان کے پاس کچھ نہیں رہے گا، ان ایشوز کو ان شاء اللہ اس سے پہلے بھی ہم دیکھ سکتے ہیں۔ یہ اس کے بنیادی خدو خال ہیں اور جب یہ بل آئے گا تو پھر بھی ان کو موقع دیا جائے گا، اس پر بھر پور ڈسکشن ہوگی۔ میرا خیال ہے کہ جو Rule 48 ہے، اس کا (4) Sub rule یہ کہتا ہے کہ There shall be no voting nor any formal motion in the course of or at the conclusion of such discussion. میرے خیال میں یہ ڈسکشن آج Conclude کرتے ہیں اس پر رولز آف بزنس کے مطابق اور آگے جو یہ بل آئے گا تو ان شاء اللہ اس کے اوپر آگے بھی ہم Open ہیں، ڈسکشن کر سکتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہمارے ساتھ Informally بھی، Informally, I am open بھی اگر میرے ساتھ کوئی آفس کے اندر اسمبلی سے باہر ڈسکشن چاہتا ہے تو یہ ابھی کیبنٹ میں نہیں گیا ہے، میں ان کی Proposal کیبنٹ میں بھی لے سکتا ہوں اور اچھی Proposals کو میں اب بھی ان شاء اللہ Accommodate کر سکتا ہوں۔ Thank you very much, Sir

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، جی۔ سردار بابک صاحب، پلیز
 جناب محمد شیراز: جناب سپیکر، میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔
 (آواز نہیں آرہی)

جناب ڈپٹی سپیکر: شیراز صاحب۔

جناب شیراز خان: جناب، وزیر بلدیات نے جو بلدیاتی نظام کے خدو خال واضح کئے ہیں زبانی، یہ تو زبانی جمع خرچ ہے، میرے خیال میں اگر کتابچہ کی شکل میں معزز ایوان کے ممبران کو یہ پہلے سے مہیا کیا جائے تاکہ یہ اچھی طرح سے اس کو دیکھ سکیں اور اس کی تیاری کر سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ سردار بابک صاحب، پلیز

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ مونر خود منسٹر صاحب ہم شکریہ ادا کوؤ چہ ہغہ چہ کوم کمپوزیشن دے یا چہ کوم خدو خال دی، ہغہ ڊیٹیل کبنی مونر تہ وړاندې کرل اود ہغہ د وینا تر مخہ چہ بہ کومہ اندازہ باندی مونر پوہہ شو، بہر حال دا خوبہ ظاہرہ خبرہ دہ اوس Format پہ داسی سٹیج کبنی دے چہ لاء بہ ئے ہم Vet کوی او بیا خنگہ چہ ہغہ خبرہ وکرہ چہ پارلیمانی سیکرٹریانو سرہ بہ ئے ہم ڊسکس کوؤ، مونر د دې خبرې ہم ڊیرہ زیاتہ شکریہ ادا کوؤ او سپیکر صاحب! ظاہرہ دہ د لاء چہ کلہ دې اسمبلی تہ راشی، بیا بہ پہ ہغی باندی پہ ڊیر ڊیٹیل باندی خبرہ کوؤ خوز مونر بہ د حکومت نہ دا غوبنتنہ وی چہ پہ خائی د دې چہ د دې صوبی د پارہ د بلدیاتو یو سسٹم جوړی، ہغہ پہ اسلام آباد او لاهور کبنی ڊسکس کیڑی، زما خو تجویز دا دے حکومت تہ چہ د دې خپلو ورونہ سرہ او د دې خپلو دوستانو سرہ ڊسکس کری نوزما یقین دا دے چہ تھیک تھاک او بنی بنی مشورې بہ راشی، یوہ خو دا خبرہ۔ بلہ خبرہ دا چہ دا چہ کوم Basic unit دے یا دا د لاندی Bottom side نہ چہ د حکومت دا خواہش لری یا د ہغوی تجویز دے چہ دا الیکشن بہ مونر پہ غیر جماعتی بنیادونو باندی کوؤ اود منسٹر صاحب مطابق چہ ہغہ روایتی یا ٹریڈیشنل جمبہ چہ دہ، پرہ جمبہ چہ دہ، مونر ہغہ بحال کول غوارو، سپیکر صاحب! مونر چہ شاید دا خبرہ ہیرہ نکرو چہ زمونر پہ دی گاونڊ کبنی قبائلی علاقہ دہ، نن د ہغی د تباہی لوئے سبب چہ دے، ہغہ د پولیٹیکل ایکٹ غیر موجودگی دہ ہلتہ، چہ ہلتہ پہ سیاست پابندی دہ۔ سپیکر صاحب، داجمہوریت دے او پہ دې صوبہ کبنی جمہوری حکومت دے، مونر د دې جمہوری حکومت نہ دا غوبنتنہ بہ کوؤ چہ ہسی ہم چہ مونر وگورو پہ دې وطن کبنی سیاست چہ دے، ہغہ بدنام دے، سیاستیان ہم بدنام دی، پہ سیاسی جماعتونو باندی د عامو خلقو اعتماد چہ دے،

هغه هم ډير زيات كم دے او كه دا كوشش وشو چې د هغه Bottom side نه يا د هغه وارډ سائډ نه په غير جماعتی بنيادونو باندې د اليكشن كولو يو كوشش وشو، مونږ به دا گڼو چې داد جمهوريت خلاف به يو سازش وي، سياسي جماعتونه چې دي، د هغې سره به كمزوري شي او زه خونه پوهيږم حكومت د په دې خبره باندې نه يريږي چې نن خو هغوی په حكومت كښې دي، مونږ په اپوزيشن كښې يو، پكار دا ده چې حكومت د اولنئ ورځې نه دا اعلان وكړي، اكر چې د منستر صاحب دا خبره زما ډيره زياته خوبنه شوه چې داډرافټ چې دے، دا لافائل نه دے خو داسې يو كوشش زما په صوبه كښې پكار نه دے چې په سياسي جماعتونو باندې خلق عدم اعتماد وكړي يا خلقو ته يو داسې Window كهلاؤ شي چې د جمبو په نامه باندې، د پرو په نامه باندې، د قبيلو په نامه باندې سياسي جماعتونه چې دي چې هغه كمزوري شي. سپيكر صاحب، دا يواځې زما د ملك نه، په ټوله دنيا كښې دا يو مسلمه تصور دے چې د وطن د مسئلو حل چې دے، دا په جمهوريت كښې دے او د جمهوريت د پاره سياسي گوندونه چې دي، هغه مضبوطول پكار دي. داسې كوششونه خو په تيرو وختونو كښې په دې وطن كښې د بدقسمتي نه آمرانو كړي دي چې په غير جماعتی بنيادونو باندې، او زه يو بل تپوس كوم سپيكر صاحب! چې كله په وارډ باندې يو كونسلر منتخب كيږي، هغه به په غير جماعتی بنياد باندې وي خو چې كله هغه منتخب شي نو بيا به هغه يو سياسي گوند ته ځي، نو دا خو په ډاگه خبره ده چې نن دلته د تحريك انصاف او د اتحاديانو حكومت دے، كونسلران به آزاد منتخب شي بيا به وزير اعلي صاحب يوې يوې ضلعې له وخت وركوي او هغه كونسلرانو سره به ملاويږي او هغوی ته به سبز باغ بنائي، هغوی سره به وعدي كوي او هغه ټوله ضلع چې ده، هغه به يا تحريك انصاف كښې شامليږي يا به قومی وطن پارټي كښې شامليږي او يا به جماعت اسلامي كښې شامليږي. سپيكر صاحب، دا به د Horse trading د پاره او د كريشن د پاره يو ډيره لويه دروازه كهلاؤ شي. پكار دا ده چې مونږ ټول سياسي گوندونه، مونږ ټول سياسي جماعتونه په دې وطن كښې سياسي جماعتونو مضبوطولو د پاره، د كونسلر نه راواخلو چې هغه له خپله انتخابی نخبه وركړو لكه څنگه چې په جنرل اليكشن كښې د هر

سیاسی جماعه خپله نخبه وه، پکار دا ده حکومت چې په دیکبني پهل وکړی، ابتداء وکړی چې که بیت والا نخبه ورکوی څوک، که څوک ورله دیوه نخبه ورکوی، که څوک ورله لالین نخبه ورکوی، که څوک ورله ترازو نخبه ورکوی، که څوک ورله کتاب نخبه ورکوی چې دا سیاسی جماعتونه چې دی، د دې په عوامو کبني جرې مضبوطې شی او د دې وطن سیاسی او جمهوری نظام چې دے، دا دومره مضبوط شی چې په راروان وخت کبني هم دا کوشش څوک ونکړی چې دا ډیموکریسی Derail کړی The one way or the other، یوه خبره سپیکر صاحب- دویمه خبره د Duration، او دا زما تجاویز دی، منسیر صاحب هم په دې خبرو بد نه گنی ځکه چې هغه پخپله دا خبره وکړه چې دا ډرافتنگ فائل نه دے، چې کله د دې صوبائی او یا قومی اسمبلو د پاره، پارلیمان د پاره دورانیه چې ده، دا پینځه کاله ده، زمونږ به دا تجویز وی چې د دې بلدیاتی نظام د پاره، د دې بلدیاتی ادارو د پاره دا Duration چې دے، دا پینځه کاله پکار دے- دریمه خبره، ماته لگی داسې چې دلته به ډیدک هم بحال وی، ایم پی اے صاحب به د ډیدک چیئرمین هم وی، زما د ضلعې ډپتی کمشنر چې دے، دے به د ډیدک جنرل سیکرتری هم وی او بیا دا خبره کیږی چې دا لوکل کونسل، تحصیل کونسل او ضلع کونسل، نو دا Duplication نه دے نو دا بیا څه شے دے؟ که حکومت خواهش لری، دا ډیره غوره خبره ده او پکار هم ده چې دا Legislatures دی چې دا اسمبلی صرف لیجسلیشن ته پاتې شی، د ضلعې تر حده پورې بخت تیارول شویا هغه فنانشل چې کوم مینجمنټ دے، سکیمونو د پاره تجاویز دی یا اے ډی پی جوړول دی، پکار دا دے چې دا ترقیاتی کار چې څومره څومره دے چې دا بیا هغه لوکل با ډیز ته حواله شی، قوم ته هم دا پته ولگی چې دا صوبائی ته څوک راغلی دی، مونږ نه به نه ستن غواړی، نه به را نه ترانسفر غواړی، نه به را نه رو ډ غواړی، نه به را نه سکول غواړی، نه به را نه هسپتال غواړی، نه به را نه روزگار غواړی، مونږ به لیجسلیشن کوؤ، هغه خلق به ترقیاتی کار کوی، دا به ډیره غوره خبری وی او دا به ډیره زیاته بهتره خبره وی- سپیکر صاحب، چونکه Bill هم لا اسمبلئ ته نه دے راغلی خو چونکه تاسو مهربانی نن کړې ده، د ډسکشن د پاره تاسو اجازت ورکړے وو، نو زه به بیا دا تجویز کوم، دا

خواست به حکومت ته هم کوم، منسټر صاحب ته به هم کوم چې پکار دا دے چې نه صرف یواځې د دې صوبې او د دې اسمبلی دننه پارلیمانی لیډران چې وی، دا تاسو کبښنوی بلکه زما تجویز دا دے چې د دې صوبې څومره سیاسی پارټو صوبائی صدران دی یا صوبائی Office bearers دی، پکار دا دے چې دې ډرافټ له تاسو فائنل شکل ورکوی، اسمبلی ته د راوړلو نه مخکښې چې سول سوسائټی ----

(عشاء کی اذان)

جناب سردار حسین: زه سپیکر صاحب! دا خواست د حکومت نه کوم چې په دې صوبه کښې څومره سیاسی گوندونه دی، د هغوی مشران د کبښنوی، سول سوسائټی د کبښنوی، میدیا ته دا ډرافټ ډیر زیات Open کړی ځکه چې کله دا Bill اسمبلی ته راځی نو زما یقین دا دے که په دې باندې څوک تنقید کوی یا د دې څوک تعریف کوی، حکومت ته به یو ډیر زیات ښه خو دا به ورته یو ډیر زیات خصوصی، ځکه چې دا یره زه ځکه څرگندوم چې دوه ورځې وشوې چې زموږ وزیر اعلیٰ صاحب په ډی آئی خان کښې هلته ناست دے نو هلته په ډی آئی خان / ټانک کښې، ټانک کښې خوالیکشن هم دے او مونږ ته دا خبره کیږی چې وزیر اعلیٰ صاحب د ډی آئی خان په دوره دے نو بیا خو په دې مونږ هم پوهیږو چې په گاونډ کښې الیکشن وی او چیف ایگزیکټیو هلته ناست وی نو څه له ناست وی؟ نو بیا مونږ د دې خبرې نه اندیښنه څرگندوو چې دا کونسلران چې دی چې دا بالکل په جماعتی بنیادونو باندې راشی چې سبا دا نه وی چې بس وزیر اعلیٰ هاؤس ته هغه آزاد کونسلران را غونډیږی او بیا په تحریک انصاف کښې د شمولیت اعلان کوی نو بیا به دې نه یوه ډیره لویه هلږ بازی جوړیږی۔ ډیره زیاته مهربانی او ډیره زیاته شکریه۔

جناب ډپټی سپیکر: جناب سردار صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹا: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ میں بڑا مشکور ہوں آپ کا کہ آپ نے مجھے ایک انتہائی اہم مسئلہ پر جو اس اسمبلی میں زیر بحث ہے، مجھے بھی بولنے کی اجازت دی۔ جناب سپیکر صاحب، یہ جس طرح وزیر بلدیات صاحب نے فرمایا ہے کہ اس کی جو بنیاد ہے، ہم غیر جماعتی بنیادوں پہ رکھیں گے، جو

کو نسلرز اور ناظمین کا الیکشن ہوگا، تو جناب، میں وزیر بلدیات صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ آج اس ملک کے اندر نہ جنرل ضیاء الحق مرحوم کا دور ہے اور نہ ہی جنرل مشرف کا دور ہے تو آپ کیوں یہ غیر جماعتی کر رہے ہیں؟ یہ تو جمہوری حکومت خیبر پختونخوا میں الحمد للہ موجود ہے تو آپ جمہوریت کے اندر آمریت کو پروان چڑھانے سے گریز کریں، یہ میری تجویز ہے اور پھر دوسری، (قطع کلامی) میں اس وقت خیبر پختونخوا میں موجود ہوں جناب، جب پنجاب میں جائیں گے تو پنجاب کی بات کریں گے، تو دوسری جناب، جو میرا خدشہ ہے جناب سپیکر صاحب، جس طرح وزیر بلدیات صاحب نے فرمایا کہ جو بلج کو نسل ہوگی، یہ دو ہزار سے لیکر دس ہزار نفوس پر مشتمل ہوگی تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ کہیں وزیر بلدیات صاحب کی اپنی جماعت اور تحریک انصاف کی جماعت کے جو علاقے ہونگے، یونین کو نسلز ہونگی، وہ دو ہزار آبادی کے نفوس پر مشتمل ہو جائے اور جہاں پہ پوزیشن کے لوگ ہوں، وہ دس ہزار پہ وہاں بنائی جائے تو Kindly اس کا Criteria ذرا ایک منتخب کر لیں مہربانی کر کے تاکہ سب کیلئے ایک ہی بلج کو نسل کا وہ ہو جائے اور تیسری گزارش جناب سپیکر صاحب، میری یہ ہے وزیر بلدیات صاحب سے کہ انہوں نے بڑی وضاحت سے جو یونین کو نسل کے ممبر اور ناظمین منتخب ہو کے جائیں گے اور تحصیل ناظم کا اور ضلع ناظم کا فنکشن بڑی تفصیل سے انہوں نے بیان کیا اور ڈی ڈی سی کا بھی انہوں نے حوالہ دیا، تو میں یہ گزارش کروں گا کہ ذرا ممبر صوبائی اسمبلی کا بھی فنکشن، اس بل کی منظوری کے بعد ذرا آپ منسٹر صاحب! ممبر صوبائی اسمبلی کے اختیارات کی بھی وضاحت کر دیں کہ ہم یہاں پہ کس لئے آئے ہیں؟ تو میری یہ گزارش ہوگی آپ سے، حکومت سے کہ خدا را یہ خیبر پختونخوا ہے جناب، پاکستان کا صوبہ ہے، یہ European country نہیں ہے، یہ لندن نہیں ہے، یہاں پہ لندن والا نظام تب لائیں جب بالکل اس طرح کی ترقی اس صوبے کے اندر آپ کر چکیں تب لائیں۔ اب لوگوں کے پاس نہ پانی کی سہولت ہے، نہ سکول ہیں، میں آپ کو بتاؤں کہ ٹاٹیں تک سکول کے اندر، پرائمری سکولوں میں ٹاٹیں موجود نہیں ہیں، ڈیسک / بنچ موجود نہیں ہے، صحت کیلئے کوئی سہولیات موجود نہیں ہیں۔ میں نے کل بھی یہاں پہ بات کی ہے، میں نے کال اٹنشن نوٹس، سپیکر صاحب نے کہا تھا کہ آپ لے آئیں، آج میں نے جمع کرا یا تھا، نہیں آیا ہے۔ میرے حلقے میں کانگو وائرس جیسی ایک مہلک بیماری آئی ہے، میں خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ جو کچھ وزیر صحت صاحب نے کیا

اس کیلئے، وہ اس اسمبلی کے سارے لوگ جانتے ہیں، میں بھی جانتا ہوں لیکن میں نے وہاں پہ کہا جی کہ یہاں پہ کوئی شخص پوائنٹ سکورنگ نہ کرے جنازے کے اوپر، صوبائی حکومت نے بڑا تعاون کیا ہے میرے ساتھ، وزیر صحت صاحب الرٹ رہے ہیں پورا دن اور سارا محکمہ، تو جناب، یہاں پہ صحت کی سہولت نہیں ہے سپیکر صاحب، یہاں پہ سڑکیں نہیں ہیں، تو کس طریقے سے ہمیں آپ کہہ رہے ہیں کہ جی بس ممبر صوبائی اسمبلی آئے اور لیجسلیشن کر کے واپس گھر کو چلا جائے؟ جو ممبران حکومتی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کو میں سمجھتا ہوں کہ یہ خطرے کی گھنٹی آپ کیلئے ہے، ذرا سوچنے پہ آپ دھیان دیں یہاں پر، آپ میں سے کیوں 32 پارلیمانی سیکرٹری فوری طور پر رکھے گئے ہیں؟ یہ چیزیں سوچنے کی ہیں جناب عالی، یہ جس طریقے سے وزیر بلدیات صاحب نے اس بل کی تشریح کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ممبر صوبائی اسمبلی کے پاس کچھ بھی نہیں رہے گا اور میں یہ گزارش کروں گا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید محمد علی شاہ صاحب۔

سید محمد علی شاہ: ڀ یرہ مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔ زہ Repetition کول نہ غوارم جی، بنہ پورہ Detailed بحث پہ دې باندې وشو جی، کومې مینخ ته چې بابک صاحب ہم پہ تفصیل خبرې وکړې، نورو ممبران صاحبانو ہم بنہ پہ تفصیل خبرې وکړې چې کوم هغه نچور دے جی، خلور خبرې دی، یو د Tenure خبره پکښې راغله جی، یو د ویلج کونسل چې کوم الیکشن دے هغه سیاسی بنیاد باندې کول غواړی، د جماعتی بنیاد باندې جی، دریمه خبره چې ډسکشن وشي ټول میډیا سره وشي، اپوزیشن سره وشي او عام خلقو سره ډسکشن وشي۔ دا خلور خبرې دی، درې خلور خبرې دی، زما پہ خیال منستر صاحب مخامخ ناست دے، دیکښې خو مونږ ته پکښې څه حرج نه بنکاری جی، نو پکار دے چې دې Bill اسمبلی ته راوړو نه مخکښې جی چې دې درې خلورو خبرو باندې بنه پوره تفصیلی بحث وشي او یو مشترکہ 'بل' دلته راوړو او په اتفاق باندې به انشاء اللہ تعالیٰ اپوزیشن او چې کوم جماعتی بنچر والا دی نو په مشترکہ دغه باندې ان شاء اللہ تعالیٰ دا Bill پاس کړو Unanimously۔ ډیره مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا صاحب د خبرہ و کپری۔ تاسو ته پليز، مولانا صاحب، مولانا صاحب، مختصر کوئی خبرہ کوشش و کپری، Proposal و بنائی بہتر بہ وی، Repetition نہ گریز کوئی جی۔

جناب محمد عصمت اللہ: بہت شکر یہ جی۔ انتہائی ایک اہم مسئلے پر جس کے ساتھ صوبے کا مستقبل وابستہ ہے، بحث ہو رہی ہے جناب سپیکر، لیکن جناب سپیکر، سب سے بنیادی بات یہ ہے کہ جس نظام کی طرف بھی ہم جا رہے ہیں تو خلوص کے ساتھ جانا چاہیے۔ یہاں پر بات ہو گئی کہ یہ غیر جماعتی ہو یا جماعتی ہو؟ بہت ساتھیوں نے جماعتی اور غیر جماعتی سے سیاسی اور غیر سیاسی کا لفظ استعمال کیا، تو میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ذرا یہ بتاؤں کہ یہ سیاست یا سیاسی ہونے سے ہم کیوں ڈرتے ہیں؟ حالانکہ جناب سپیکر، یہ عربی گرامر کا لفظ ہے اور یہ ساس، بیسوس اور سوسا باب سے نکلا ہے اور اس کا مطلب ہے اصلاح کرنا اور سنوارنا، تو ہم کسی کو غیر سیاسی بنا کر کیا ہم غیر مصلح بنانا چاہتے ہیں؟ تو پھر تو یہ اس کا مصداق بنے گا کہ یفسیدون فی الارض ولا یصلحون یہ زمین میں فساد چاہتے ہیں، اصلاح نہیں چاہتے ہیں، لہذا یہ سیاست کے لفظ سے اور جماعت کے لفظ سے ہمیں نہیں ڈرنا چاہیے اور جناب والا، پھر ہمارے لئے تو کوئی مشکل نہیں ہوگی لیکن ہماری برسر اقتدار جماعت، تحریک انصاف، یہ ادھر میجارٹی میں ہے، حکومت میں ہے اور پنجاب میں یہ اپوزیشن میں ہے، تو پنجاب میں ان لوگوں کا یہ مطالبہ ہے کہ یہ جماعتی بنیادوں پر ہونا چاہیے، اس پر وہ احتجاج بھی کرتے ہیں اسمبلی میں کیوں غیر جماعتی بنیاد پر ہو رہا ہے؟ اور پھر یہاں تک کہ وہ عدالتوں میں جانے کی بھی دھمکی دے رہے ہیں، تو ایسا نہ ہو کہ کسی ایک صوبے میں تحریک انصاف ایک نظام کے خلاف عدالت چلی جائے اور اس صوبے میں تحریک انصاف کے خلاف اپوزیشن والے عدالت میں چلے جائیں تو یہ ایک عجیب ماجرا ہو گا جناب سپیکر اور ایک عجیب تماشہ ہو گا اس ملک میں، تو لہذا یہ بات اور اس میں پھر آگے جا کر اندیشے بھی ہیں، ان کے ضمیر خریدنے کا، ان کی آزادی سلب کرنے کا بھی اندیشہ ہے جیسا کہ بابک صاحب نے فرمایا اور میرے دیگر ساتھیوں نے فرمایا، تو لہذا جماعتی بنیادوں پر ہونا چاہیے اور ان کو ایک نشان الاٹ کرنا چاہیے اور بنیاد سے، جیسا کہ ہم پر پابندی ہے، ہم اپنی پارٹی کو چھوڑ کر دوسری طرف نہیں جاسکتے ہیں لیکن جناب والا، آپ نے بھی دیکھا ہو گا، ہم نے بھی دیکھا ہے، PILDAT کی ایک رپورٹ بھی آئی ہے جس نے ہماری صوبائی حکومت کو 'منفی اعشاریہ چار' پر لے آیا ہے اور بلوچستان

کو 'منفی اعشاریہ بارہ' پر لے آیا ہے تو لوگ ضرور کہیں گے کہ یہ لوگ PILDAT کی رپورٹ وغیرہ، یہ عالمی اداروں کی رپورٹ کی وجہ سے کوئی خطرہ محسوس کرتے ہوئے یہ غیر جماعتی کی طرف چلے گئے اور کل کیلئے ان سب کو حکومتی پارٹی میں لا کر وہ اپنا، تو اس سے میری عرض یہ ہوگی جناب سپیکر کہ چونکہ تحریک انصاف کا ایجنڈا یہ نہیں ہے، تحریک انصاف کا ایجنڈا 'انصاف' ہے اور انصاف میں پھر یہ باتیں انصاف کے ساتھ زیب نہیں دیتی ہیں جناب سپیکر، اور دوسری بات یہ ہے کہ اس میں پھر بنیاد سے، پرائمری سطح سے یہ پورا ملک ایک پروگرام کے ساتھ وابستہ ہوگا، ایک مشن اور ان کا ایک پروگرام کے ساتھ وابستہ ہوں گے تو جو بھی آجائے، کوئی مسئلہ نہیں ہے جناب سپیکر۔ اب وفاق مسلم لیگ نون کی حکومت ہے، یہاں پر پی ٹی آئی کی حکومت ہے، اگر ایک ضلع میں کسی اور جماعت کی حکومت آجاتی ہے تو ہم کیوں برداشت نہ کریں؟ ہمیں اس ملک میں ایک دوسرے کو برداشت کرنے کو رواج دینا ہوگا جناب سپیکر۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ انتہائی اہم بل ہے، اس کو مشتہر کرنا چاہیے۔ جیسا کہ ایک بل ہم لائے تھے ایم ایم اے دور میں، "حسبہ بل"، اس کو ہم نے پہلے سے مشتہر کیا تھا جناب سپیکر، یہ نشتر ہال کس لئے بنا ہے؟ وہ تو اس لئے بنا ہے کہ ان جیسے بل میں سول سوسائٹی کو، عوامی نمائندوں کو، میڈیا کو، اس فن کے ماہرین سب کو بلایا جائے اور سب کی رائے اس میں شامل کی جائے اور اس کے بعد اسمبلی میں لایا جائے اور اس کو پاس کرایا جائے۔ تو میرے خیال میں اس میں عجلت نہیں کرنی چاہیے کیونکہ عجلت میں جو کام ہوتا ہے، اس کے ثمرات اور فوائد اچھے نہیں ہوتے ہیں جناب سپیکر۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک۔ وزیر بلدیات صاحب سے گزارش کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب عسکر پرویز: سر، یہ ایک ریکویسٹ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز سر۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: عسکر پرویز صاحب! ریکویسٹ ہے، ٹائم بھی پورا ہے۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): رولز آف بزنس چھی کوم۔۔۔۔۔

جناب عسکر پرویز: ایک ضروری بات میں بھی اقلیت کی جانب سے کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں جی، آپ۔ عنایت صاحب! معافی چاہتے ہیں۔

وزیر بلدیات: دریا کو کوزے میں بند کریں، ماشاء اللہ۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی عسکر پرویز صاحب، پلیز۔

جناب عسکر پرویز: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ ایک دو چار چھوٹے چھوٹے کونسلرز ہیں، میں زیادہ ٹائم نہیں لیتا۔ مسٹر صاحب نے بڑی تفصیل سے یہ وچ کو نسل اور ضلع کو نسل کے خدو خال بیان کئے ہیں لیکن اس میں انہوں نے کہیں پر بھی یہ نہیں بتایا کہ ان ساری وچ کو نسلز میں اور یہ جو ضلعی کونسلز ہونگی، ان میں اقلیتوں کا کیا کردار ہوگا، ان میں ان کی کیا Seats ہونگی، کیا کوٹہ ہوگا؟ اس بارے میں بھی انہوں نے کچھ بریف نہیں کیا۔ دوسرا جیسے نلوٹھا صاحب نے کہا ہے کہ ڈیڈ کی کمیٹی بحال رہے گی اور ڈیڈ کا جو سسٹم مجھے یہ نظر آرہا ہے کہ اس میں تو مطلب ایک عام 'الیکٹڈ' ممبر کا بھی کوئی کردار نہیں رہے گا، تو یہ جو Reserved seats والی خواتین ہیں اور جو اقلیتی ممبرز ہیں، ان کا تو اس میں بالکل کسی قسم کا کوئی کردار باقی رہے گا ہی نہیں کیونکہ ہمارے پاس تو پورے صوبے کا ایک جو 'الیکٹڈ' ممبر ہے، اس میں تو صرف ایک ڈیڈ چیئرمین شپ کے ساتھ، چیئرمین کے طور پر کام کر سکتا ہے لیکن جو ہمارے اقلیتی ممبران ہیں اور جو فیملی ممبرز ہیں، ان کے پاس تو کوئی ایک ضلع نہیں ہے، ہم لوگوں نے تو کوہستان سے لیکر مردان، ڈی آئی خان، بنوں ہر جگہ پہ کام کرنا ہوتا ہے، تو ہم لوگوں کا اس میں کیسے وہ ہوگا؟ اور دوسرا یہ جو کونسلز بنتی ہیں، ان کا جو بجٹ ہوتا ہے، وہ تو Already بہت چھوٹا ہوتا ہے، تو یہ ہمارے ممبران صوبائی اسمبلی کا تو بجٹ کافی بڑا ہوتا ہے اور اس کے اوپر یہ بھروسہ نہیں کر رہے ہیں تو وہ جو پندرہ بیس لوگوں کی جو یہ کونسل، وچ کونسل یا ضلعی کونسل ہونگی، اس کو جب یہ بیس سے پچیس لاکھ کا بجٹ دیں گے تو اس کا کیا Criteria ہوگا کہ اس میں تمام جو طریقہ کار ہے، وہ شفاف طریقے سے ہوگا؟ اس کو ذرا بتادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جناب عنایت اللہ خان صاحب، پلیز۔

وزیر بلدیات: سر، میں سمجھتا ہوں کہ میری Communication میں پرالیم ہے، Probably میں Communicate properly نہیں کر سکا۔ میرا خیال ہے کہ اس میں بہت سے پوائنٹس ایسے Raise ہوئے ہیں جو Already میں نے Address کئے تھے لیکن میں دوبارہ ان کو Repeat کروں گا۔ دو

باتوں کی طرف توجہ دینا چاہوں گا کہ اس وقت 2012 کا جو ایکٹ تھا، وہ بھی Non party basis پر تھا، ایک پولیٹیکل پارٹی کے دور میں اس کو Non party basis پہ مطلب وہ الیکشنز ہونا تھے اور جو پنجاب کا ہے وہ بھی Non party basis پہ ہے اور میرے خیال میں یہ جو خیبر پختونخوا کے اندر ایکٹ لایا جا رہا ہے، یہ بڑا Progressive ہے اور میں نے بتا دیا Categorically کہ یہ تحصیل کو نسل اور ضلع کو نسل بالکل پارٹی بنیادوں پر ہوگی اور جو بابک صاحب نے Horse trading کی بات کی ہے، That village council is not an electoral college، وہ Electoral college ہی نہیں ہے تو اس میں Horse trading کیسے ہوگی؟ Electoral college ضلع کو نسل کیلئے وارڈ کی Basis پہ، یونین کو نسل کے وارڈ کی Basis پہ لوگ Elect ہونگے، الگ لوگ Elect ہونگے، اس طرح ضلع کو نسل اور تحصیل کو نسل کیلئے، تو وہی لوگ پارٹی بنیاد پر منتخب ہونگے، تو میرے خیال میں اس میں تو Horse trading کی پھر گنجائش ہی نہیں رہے گی اور یہ جو بابک صاحب نے کہا ہے کہ پراونشل اسمبلی کے ممبران کی لیجلیشن پہ توجہ ہے، It's music to my ears اور میرا خیال ہے کہ میں اور بابک صاحب اس چیز پہ ایک Page پہ ہیں لیکن I am sure کہ اس ہاؤس کے میجران اس پہ Agree نہیں کرتے ہیں، اگر میجرانٹی Agree کرتے ہیں، میں بالکل اس کے حق میں ہوں، انہوں نے جو Statement دی ہے، یہ میرے لئے بڑا وہ ہے لیکن اس کے ساتھ ہی نلوٹھا صاحب نے کہا کہ بھئی آپ ڈیڈک کے ساتھ کیا کر رہے ہیں؟ ادھر سے آواز آئی ڈیڈک کے ساتھ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا کہ ڈیڈک بحال رہے گی، ڈی ڈی سی ختم ہوگئی ہے، صوبائی اسمبلی کا ممبر ڈیڈک کا چیئرمین ہوگا اور اس میں ضلع کو نسل کے ناظم اور تحصیل ناظمین جو ہیں، اس کے ممبران ہونگے اور اس کے اندر پھر جو کام ڈی ڈی سی کر رہی تھی، وہ ڈیڈک کرے گی۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں اور میں نے یہ کہا کہ یہ Open ہے، یہ Open ہے، اس پہ آگے بھی ڈسکشن اور وہ ہو سکتی ہے، میڈیا کے ساتھ، اس پہ آٹھ دس ہماری میٹنگز پشاور کے اندر ہونیں، اسلام آباد میں، یعنی میرا زیادہ وقت اسی لوکل گورنمنٹ کے اوپر جو ورکنگ گروپ بنا تھا، اس میں میرا گزشتہ تین مہینوں کے اندر زیادہ وقت اس نے Consume کیا ہے، مسلسل اس پہ میٹنگز ہوتی رہی ہیں اور میں نے کوئی چیز میڈیا سے نہیں چھپائی ہے۔ جب بھی میں نکلا ہوں، جو ڈسکشنز ہوتی ہیں، اس کو میں میڈیا کے سامنے Open کیا ہے،

اس پہ Statements بھی دی ہیں، میڈیا کو انٹرویوز بھی دیئے ہیں، اگر ہم Sacred document اس کو بنانا چاہتے تھے تو ہم بنا سکتے تھے، ہم اس کو ہاؤس میں بھی Disclose نہ کرتے، ہم نے کسی بھی سٹیج پہ، اس ورکنگ گروپ کے اندر این جی اوز کے نمائندے بھی، سول سوسائٹی نے اس کے اوپر ورکشاپ بھی کئے ہیں، اس لئے اس کو Open کیا گیا ہے لیکن میرے خیال میں یہ جو ہاؤس ہے، یہ سب سے زیادہ Effective اور Better forum ہے اور اس کے سامنے آئے گا تو آپ کو پورا موقع دیا جائے گا، اس پر ڈسکشن اور ڈیبیٹ ہو سکے گی۔ میں نے کوشش کی ہے، Tenure کا بھی معاملہ جو ہے، اس کو بھی Re-visit کیا جاسکتا ہے، یہ کوئی Closed چیزیں نہیں ہیں، وولج کو نسل کو پارٹی بنیادوں پہ بنانے کا مسئلہ ہے، اس پہ بھی ڈسکشن ہو سکتی ہے۔ میں نے پہلے کہا ہے کہ Debatable ہے، ہمارا ایک Point of view ہو سکتا ہے کہ اس ہاؤس کی میجاریٹی اس کے ساتھ Agree نہ کرے، اس کو بھی Re-visit کیا جاسکتا ہے۔ یہ ہم وولج کو قبائلی بنیادوں پہ تقسیم نہیں کرنا چاہتے، ہم چاہتے کہ وولج کی طرح رہے، وولج کے اندر لوگ وولج کی طرح مل کے رہیں اور اس کو Intact رکھیں، اس کی Unity کو بحال کریں۔ اگر اس ہاؤس کے ممبران سمجھتے ہیں کہ اس کو بھی پارٹی بنیادوں پر ہونا چاہیے تو اس کو بھی پارٹی بنیادوں پہ کیا جاسکتا ہے، اس کے بارے میں کوئی Hard line نہیں Draw کی گئی ہے، اس لئے اس کو دوبارہ، مطلب میرا خیال ہے کہ یہ جو ڈسکشنز ہوتی ہیں، یہ آپ کی وساطت سے میں ان سے گزارش کروں گا کہ کافی ہیں اور آگے ان شاء اللہ اس پہ جب اسمبلی میں آئے گا تو اس پر بھرپور ڈسکشن بھی کریں گے، ضرورت پڑی تو پارلیمانی لیڈرز کے ساتھ بھی اس کو اس وقت ڈسکس کریں گے، سیلیکٹ کمیٹی جو بھی اس وقت صورت بنی ان شاء اللہ اور ان کو پورا موقع دیا جائے گا۔ تھینک یو، سر۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. The Sitting is adjourned till 3.00 p.m. of tomorrow.

(اسمبلی کا اجلاس بروز بدھ مورخہ 18 ستمبر 2013 بعد از دوپہر تین بجے تک ملتوی ہو گیا)

